RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامۃ ابی الحسین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی
المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عز الدین رحمہ اللہ

جسمین ابتدائے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب وعجم کا اور نبی صلعم وخلفائے راشدین
ونبی امیہ ونبی عباس اور نیز تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا
بیان ۱۲۳۱ھ تک ایسی شرح وبسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار صفحون مین
یہ کتاب ختم ہوگی

Checked
1984

جلد ہشتم

جسمین حضرت ابوبکر الصدیق کی خلافت بابرکت اور مرتدین عرب کے قلع وقمع اور
ابتدائی فتوحات اسلامیہ کا ۱۲ جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری یعنے روز وفات ابوبکر تک کا
بیان ہے

اور جس کا مولوی محمد عبد الغفور خان متوطن رامپور نے مترجم شستہ علوم وفنون سرکار نظام
کے

عربی سے اردوئے سلیس مین ترجمہ کیا

مطبع یوسفی حیدرآباد مین چھاپی گئی

اس مطبع مین صرف دو فارم ابتدا اور تین فارم درمیانی انتہا کے طبع ہوئے بقیہ کل مطبع فیاض وکن مین

CHECKED

تقریظ

ریحتہ کلک گہر سلک قدوۂ آل مرتضوی بدۂ خاندان مصطفوی ابلغ الفصحا افصح البلغا
مولوی سید مرتضی صاحب نبیرہ دی غازیپوری ناظم سررشتہ علوم وفنون سرکار نظام

وہ کون شخص ہی جون تاریخ کے فوائد عظیمہ سی واقف نہین ہی زبان اردو مین اگرچہ اکثر تواریخ عربی وفارسی
وانگریزی کا ترجمہ ہوگیا ہی اور اس زبان مین اب بڑا ذخیرہ اس فن کا موجود ہی لیکن اس سی بھی انکار نہین ہوسکتا کہ
ابتک اردو مین مسلسل تاریخ تمام انبیا خلفا وسلاطین اسلام کی ایک کتاب مین مثل تاریخ کامل کے مجتمع نہین ہوئی مگر تاریخ کامل
ایسی ضخیم کتاب بارہ ۱۲ جلدون مین تھی کہ اوس کے ترجمہ پر ہمت کرنا مشکل تھا۔

یہ کہنا شاید مبالغہ نہوگا کہ اسکا ترجمہ کرنا ایسا مشکل کام تھا جسکے انجام کی مہیب صعوبت طائر بلند پرواز عزم وخیال کو مقصود عن الکمال و
منقوض السلاح کردینی والی تھی اور قلم بجائے حرکت قسری کے نقطہ سکون ابدی پر منقطع السبیل او مفقود الدلیل ہائم وحائر تھا مداد سائل
خوف سے جامد اور صریر خامہ اس فزع اکبر سے خامد تھی مگر مترجم باذل اور منحدق فاضل موسوی محمد ۱۲ عبد الغفور خان صاحب رامپوری نے
اس عظیم الشان مہم کے طی کرنہین ایسی حیرت انگیز سعی جمیل کو ظاہر فرمایا ہی جس نے اس کوہ کوکاہ اور اس بسیط ابسط کو مسرکز نقطہ
نگاہ سی کم کردیا ہی یہ ترجمہ بعض مقامات سی مین نے دیکھا اسکے سلاست الفاظ اور تسہیل ترکیب ایسی ہی جس سے اصلی مقصود تاریخ نگاری
کا (عام فہم ہونا) بوجہ اتم حاصل ہی ہندوستان کے عامۂ اہل اسلام کے لئے یہ ترجمہ وہ نعمت غیر مترقب ہی جسکی صعوبت حصول کی وجہ سے
یہ کہنا شاید مبالغہ نہوگا کہ اسکا تصور بالوجہ بھی محالات کے مماثل تھا اور جسکی صورت تمنا بنانیکے لئے بھی اس زمانہ مین کئی قرن درکار تھے
اس ترجمہ سی تاریخی معلومات مسلمانون کے کسقدر ترقی کرجاوینگے اور اپنی اسلاف قوم کے بے مانند عزم وحزم وررزم ونظم وفضل علم
کس جلدی اور سہولت سے مطلع ہوجاوینگے اور سوچہ سی اونکی قوت ممیزہ انپر اضمحلال حال کا احساس کرکے کم سی کم اونکی نفوس
آنی ارادۂ زندگانی پر آمادہ کردیگی اور پھر یہ ممکن ہی کہ کوئی تازہ روح اونکی مردہ قلوب مین ایسی جلوہ فرما ہو جو اونکو
بہت جلد ساحل نجات تک پہونچادی اور اپنی اصلاح معاش ومعاد سی کسی سابق ترقی کا خواب ہی دیکھنے لگین ؎
فیض روح القدس ارباز مدد فرماید ۔ دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا می کرد ۔ مجھے یقین ہی کہ عامہ اہل اسلام ہند مین شاید کوئی
ایسا بخت انسان بالقوہ وحیوان الفعل ہوگا جو اس کتابکی قدر کرے یقینی تمام دوائر وطبقات ناس مین مثل عروس متجلی کے متجلی ہوگی

اور ہر ایک اسکی صحبت کا ہزار جان سی مشتاق ہوگا ؂

فہرست مضامین تاریخ کامل ابن الاثیر الجزری

جلد ہشتم

خلافت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	تقریظ	۲
	فہرست ہذا	۳
۱	حضرت عمر کی بیتابانہ باتین اور حضرت ابوبکر کا ان کو اور سب لوگون کو سمجھانا۔	۱۷
۲	رسول اللہ کی وفات پر مکہ والون کا ارتداد کے طرف مائل ہونا اور سہیل بن عمرو کا انہین سمجھانا۔	۱۹
	حدیث سقیفہ بنی ساعدہ اور حضرت ابوبکر کی خلافت	
۳	سقیفہ بنی ساعدہ مین حضرت ابوبکر کی بیعت	۲۰
۴	ابوسفیان حضرت علی کو خلافت کیلئے آمادہ کرنا اور ان کا انکار۔	۲۱
۵	خزرج کا سعد کو خلافت کیلئے تجویز کرنا اور عمر کا ابوبکر کو انصار مین لیجانا اور خلافت پر انصار اور مہاجرین کی بحث اور خباب کی مخالفت مہاجرین سے اور بشیر کی تائید سے ابوبکر کا خلیفہ مقرر ہونا۔	۲۳
۶	سعد بن عبادہ کا ابوبکر کی بیعت نہ کرنا اور علی اور زبیر	

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	وغیرہ بنی ہاشم کا اون سے بیعت کرنا	۳۳
۷	حضرت ابوبکر کی عام بیعت اور اونکا خطبہ	۳۴
	نبی صلعم کی تجہیز و تکفین	
۸	رسول اللہ کا غسل اور کفن اور قبر کا مقام اور عمر وغیرہ	۳۵
	اسامہ بن زید کے لشکر کی روانگی	
۹	حضرت ابوبکر کا اسامہ کے لشکر کو روانگی کے لئے تیار کرانا	۳۷
۱۰	لوگون کا اسامہ کے ٹوٹنے کی اور انصار کا اسامہ کی بجائے کسی سن رسیدہ کے تقرر کی درخواست کرنا۔	۳۸
۱۱	حضرت ابوبکر کا اسامہ کو وصایا کرکے روانہ کرنا اور حضرت عمر کو اون سے مانگ لینا۔	۳۹
۱۲	اسامہ کی واپسی اور اوس سے مسلمانون کا فائدہ۔	۴۰
	اسود عنسی کے حالات یمن مین	
۱۳	رسول اللہ کے عمال یمن اور حضرموت مین	۴۱
۱۴	اسود کا ملک یمن سے مسلمانونکو نکالکر تمام ملک کا مالک ہونا	۴۲
۱۵	مسلمانون کی کمزوری اور جشنس اور قیس اور فیروز اور داذویہ کی سازش اسود کے قتل کے لئے۔	۴۳
۱۶	جشنس کا آزاذ زوجہ اسود کو بھی سازش مین شریک کرنا	۴۵
۱۷	ان سازش کرنے والون کا	

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	مکان مین نقب لگانا اور اندر جانا اور فیروز کا اسود کو قتل کرنا۔	۴۸
۱۸	مسلمانونکی اور اسودیون کی آپس مین لوٹ کھسوٹ اور صنعا مین مسلمانون کا تسلط	۵۰
۱۹	اسود کی قتل کی خبر رسول اللہ کو پہونچنا۔	۵۱
۲۰	بی بی فاطمہ اور عبداللہ بن ابی بکر کی وفات اور یزدگرد کی تخت نشینی اور اسلم مولے عمر بن الخطاب۔	۵۲

ردۃ کے حالات

۲۱	حضرت ابوبکر کا وجود اسلام کے لئے ایک نعمت ہونا	۵۳
۲۲	عرب کا ارتداد اور اسد و غطفان اور طی کا طلیحہ کے تابع ہونا۔	۵۳
۲۳	قضاعہ کلب اور قین اور سعد ہذیم پر رسول اللہ کے عامل اور اسامہ کا انکو لوٹنا۔	۵۵

طلیحۃ الاسدی کا حال

۲۴	طلیحہ کی نبوت اور اوس کی اتباع اور رقوت	۵۵
۲۵	مرتدین کا زکوۃ دینے سے انکار اور اسپر حضرت ابوبکر کا اون سے لڑنا اور مرتدین کا حملہ مدینہ پر اور مسلمانون کا اونہین شکست دیکر تعاقب کرنا۔	۵۷
۲۶	اسامہ کی واپسی اور ابوبکر کا ابرق مین جاکر بنی عبس اور بنی ذبیان کو شکست دینا	۵۹
۲۷	حضرت ابوبکر کا فوج کو امر مین	

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
	منقسم کرکے مرتدین کی تنبیہ کیلئے روانہ کرنا اور مرتدین کو اسلام لانے کے لئے فرمان بھیجنا۔	٦٠
٢٨	خالد کا بنی طی پر جانا اور تاخت کی دھمکی دینا اور عدی کی وساطت سے اونہیں پھر مسلمان کرنا۔	٦١
٢٩	عکاشہ اور ثابت کی شہادت اور خالد کا بنی طی سے مدد لینا اور عدی کی سادہ مزاجی۔	٦٣
٣٠	خالد کی چڑھائی طلیحہ پر اور عینیہ کا طلیحہ کی جھوٹی نبوت کو دیکھکر میدان جنگ سے چلدینا اور مرتدین کی شکست۔	٦٤
٣١	طلیحہ کا اسد اور غطفان کے اسلام لانے پر اور عینیہ کا گرفتار ہوکر مسلمان ہونا اور طلیحہ کی بیعت حضرت عمر سے اور شہادت	٦٥

بنی عامر اور ہوازن اور سلیم کا ارتداد

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
٣٢	بنی عامر کی روانگی اور طلقمہ کا ارتداد اور تعقاع کی اونٹ پر تاخت اور اوس کے اہل وعیال کی گرفتاری اور اسلام۔	٦٧
٣٣	بنی عامر کا اسلام اور بنی اسد وغطفان وغیرہ کے مجرموں کو حضرت خالد کا سزا دینا	
٣٤	ام زمل کا ارتداد اور غلط و شوکت اور خالد کا لڑکر اسے قتل کرنا۔	٧٠
٣٥	فجاءۃ کا ارتداد اور طریقہ کا اسے گرفتار کرنا اور ابوبکر کا اسے جلانا	〃
٣٦	ایرشجرہ کا ارتداد اور اسلام	٧١

عمرو بن العاص کا عمان سے آنا

٣٧	قرہ کا انکار زکوۃ سے اور عمرو کا	

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	مدینہ مین اوسکے ارتداد کی خبر بیان کرنا اور علی عثمان وغیرہ کا خوف اور قریش کا رعب داب عربون پر اور قرہ کی گرفتاری اور اسلام۔	۷۳
	بنی تمیم اور سجاح	
۳۸	بنی تمیم بن قیس کا ارتداد اور زبرقان وصفوان کا اسلام کی تائید کرنا۔	۷۵
۳۹	سجاح نبیہ کا بنی تغلب بنی نمر بنی زیاد بنی شیبان وغیرہ کو لیکر بلاد تمیم پر آنا اور مالک اور وکیع کا ارتداد اور رباب پر آنا	۷۷
۴۰	سجاح کا ارادہ یمامہ پر اور مسیلمہ کا اوس کی خاطرداری کرنا اور مسیلمہ کی شریعت۔	۷۹
۴۱	سجاح کا حملہ یمامہ پر اور مسیلمہ سے نکاح اور اوس کا مہر اور آخری وقت مین اوس کا اسلام۔	۸۰
	مالک بن نویرہ	
۴۲	مالک کی پشیمانی اور وکیع وسماعہ کا مکرر اسلام مین داخل ہونا	۸۳
۴۳	انصار کی نافرمانی خالد کی اطاعت سے اور بددلی سے ساتھ جانا	۸۴
۴۴	خالد کا بطاح مین جانا اور مالک کا اپنی فوج توڑ دینا۔	۸۵
۴۵	مالک کی گرفتاری اور ایک دھوکہ سے اوس کا قتل	〃
۴۶	مالک کے قتل کے باعث عمر کی شکایت خالد کی نسبت اور خالد کا عذر	۸۷
۴۷	ابوبکر کا متمم کو دیت دینا اور عمر کا اوسکی تسلی کرنا۔	۸۸

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	مسیلمہ اور اہل یمامہ	
۴۸	عکرمہ کی شکست مسیلمہ سے اور ابوبکر کا اوسے اور شرحبیل کو دشمنون پر بھیجنا۔	۹۰
۴۹	خالد کی روانگی مسیلمہ پر اور شرحبیل کی مسیلمہ سے شکست اور اہل بدر کی عظمت۔	۹۱
۵۰	مسیلمہ کی نبوت کے لیے نہار الرجال کی گواہی اور مسیلمہ کی نبوت کی باتین۔	۹۲
۵۱	خالد کا مسیلمہ کے پاس پہونچنا اور مجاعہ کو گرفتار کرنا۔	۹۵
۵۲	لڑائی کا آغاز اور کشت و خون کا سخت ہنگامہ۔	〃
۵۳	حضرت خالد کی دانائی اور دلیری سے مسیلمہ کی شکست۔	۹۷
۵۴	مسیلمہ کا باغ مین پناہ لینا اور	
۵۵	مجاعہ کا اپنی قوم کی ہمدردی کے واسطے خالد کو دھوکہ دیکر نرم شرائط پر صلح کرانا۔	۹۸ ۱۰۰
۵۶	حضرت ابوبکر کا قران کو جمع کرنا	۱۰۲
۵۷	اکابر صحابہ کے نام جو یمامہ کی لڑائی مین شہید ہوئے تھے	۲۰۳
	اہل بحرین کا ارتداد	
۵۸	بحرین کے قبیلہ بکر اور عبدالقیس کا ارتداد اور جارود کے سبب سے عبدالقیس کا مسلمان ہونا۔	۱۰۵
۵۹	بحرین کے مشرکین اور مرتدین کا مسلمانون کو محصور کرنا اور انکا ابوبکر سے مدد مانگنا۔	〃
۶۰	حضرت ابوبکر کا علاء کو مرتدین بحرین کے دفعیہ کے لئے بھیجنا	

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	اور بے آب دانہ بیابان مین سے اون کا گذر	۱۰۷
۶۱	علاء کا حملہ حجر پر اور وہان سے مسلمانون کو چھڑانا اور شنوذ کو قتل کرنا۔	۱۰۹
۶۲	علاء کا سمندر کو پایاب عبور کرکے دارین پر قبضہ کرنا۔	۱۱۱
۶۳	ایک راہب کا اسلام لانا	۱۱۳
	عمان اور مہرہ والون کا ارتداد	
۶۴	مذکورہ لڑائیون کی تاریخ اور خالد کی فتح ربیعہ پر	۱۱۳
۶۵	حضرت ابوبکر کا لقیط کے دفعیہ کے لئے حذیفہ اور عرفجہ اور عکرمہ کو جیفر اور عیاذ کی مدد کے واسطے بھیجنا اور عمان کی فتح	۱۱۴
۶۶	عکرمہ کا سخریت کو مسلمان کرنا اور مصیح کو شکست دیکر مہرہ مین اسلام پھیلانا۔	۱۱۶
	یمن کا ارتداد	
۶۷	عک اور اشعریین کا ارتداد اور عناب اور عثمان کا جندب اور حمیضہ کو شکست دینا	۱۱۷
۶۸	طاہر کا عک کو شکست دینا اور نجران والون کے معاہدہ کی تجدید اور بجیلہ کے فساد کا فرو ہونا۔	۱۱۸
	یمن کا مکرر ارتداد	
۶۹	قیس کا مرتد ہوکر داذویہ کو قتل کرنا اور فیروز دیشنس کا بچکر نکل جانا	۱۱۹
۷۰	فیروز کو عقیل اور عک سے مدد ملنا اور فیروز کا قیس کو شکست دینا	۱۲۱

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۷۱	فروہ کا اسلام اور عمرو کا ارتداد اور عکرمہ اور مہاجر کا مرتدین کے دفعیہ کو جانا اور قیس اور عمرو کا گرفتار ہو کر پھر مسلمان ہونا	۱۲۲
	حضرموت اور کندہ کا ارتداد	
۷۲	مہاجر سے رسول اللہ کی ناراضی اور پھر اوسے کندہ پر عامل مقرر کرنا	۱۲۴
۷۳	کندہ کا حضرموتیوں سے بار برداری کے اونٹ طلب کرنا اور اسپر فساد اٹھنا۔	۱۲۵
۷۴	زیاد کے ایک اونٹنی صدقہ مین پکڑ لینے کی وجہ سے بنی معاویہ کا ناراض ہو کر صدقہ دینے سے انکار کرنا۔	۱۲۶
۷۵	زیاد کا بنی معاویہ پر شبخون مارنا اور چار دن ملوک بلعنبر کا قتل	۱۲۸
۷۶	اشعث کا بنجیر مین پناہ گیر ہونا اور معاہدہ کر کے دروازہ قلعہ کو کھول دینا اور مسلمانون کا قلعہ کو فتح کرنا۔	۱۲۹
۷۷	مہاجر کا اشعث کو باندھکر ابوبکر کے پاس بھیجدینا اور ابوبکر کا اوسے چھوڑ دینا اور عکرمہ کے ساتھیون کی غنایم مین شرکت۔	۱۳۱
۷۸	حضرت عمر کا عربون کو لونڈی غلام بنانے سے آزاد کرنا۔	۱۳۴
	۱۲ سنہ ہجری	
	خالد بن الولید کا عراق کو جانا اور حیرہ کی صلح	
۷۹	حضرت خالد کا حملہ حدود فارس پر اور بانقیا اور باروسما اور لیس اور حیرہ والون کی اطاعت۔	۱۳۵

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۸۰	مثنے عیاض اور خالد کی روانگی حفیر کو اور ہرمز کا مقابلہ کرآنا	۱۳۶
۸۱	خالد کا کاظمہ مین پہونچنا اور ہرمز کو قتل کرنا اور اہل فارس کی شکست۔	۱۳۸
۸۲	ابلہ کی فتح اور اوسمین اختلاف اور حصن المراۃ پر قبضہ اور مسلمانون کا کاشکار نسے سلوک	۱۳۹
	وقعۃ المثنی	
۸۳	قارن کا ہرمز کی مدد کو آنا اور قارن اور قباد اور انوشجان کا قتل اور فارس والونکی شکست	۱۴۰
	وقعۃ الولجہ	
۸۴	خالد کی اندرزغر سے ولجہ مین لڑائی اور رکین کی فوج نکلنے پر	
	مسلمانون کی فتح۔	۱۴۱
	وقعۃ الیس جو فرات کے کنارہ ایک مقام ہے	
۸۵	عرب کے نصرانیون کا اہل فارس کو خالد کے برخلاف بلانا۔ اور جابان کا الیس مین آکر فوج جمع کرنا۔	۱۴۳
۸۶	لشکر کا جابان کی صلح کو نہ ماننا اور خالد کا حملہ اور مسلمانونکی فتح اور عربون کا روٹیون کو نہ پہچاننا۔	۱۴۴
۸۷	خالد کا انغیشیا کو غارت کرنا اور حضرت ابوبکر کی زبان سے خالد کی تعریف۔	۱۴۶
	فرات بادقلی کی لڑائی اور حیرہ کی فتح	
۸۸	خالد کا حملہ حیرہ پر اور فرات	

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	بادقلی کا قتل اور آزادیہ کا بھاگنا اور حیرہ والون کا لڑائی ملتوی کرنا	۱۴۶
۸۹	عمرو بن عبدالمسیح کا ایلچی ہوکر آنا اور اوسکی گفتگو خالد سے۔	۱۴۸
۹۰	کرامہ بنت عبدالمسیح کا شویل کو دیا جانا اور اوسکا آزاد ہونا	۱۵۰
۹۱	حیرہ والون پر جزیہ کی تعداد وغیرہ	۱۵۱

حیرہ کی فتح کے بعد کا حال

۹۲	خالد کا سرحدی انتظام اور زمینداردن کی اطاعت۔	۱۵۲
۹۳	خالد کا خط اہل فارس کو اور فرخ زاد کا کارپرداز مقرر ہونا۔	〃
۹۴	جریر بن عبداللہ البجلی کا خالد کے پاس آنا۔	۱۵۴

انبار کی فتح

۹۵	انبار کا محاصرہ اور شیرزاد کا قلعہ خالی کرنا اور انبار اور کلوادی کی فتح	۱۵۴

عین التمر کی فتح

۹۶	خالد کی روانگی عین التمر کو اور عقہ کا مہران سے خالد کی لڑائی کی اجازت لینا۔	۱۵۵
۹۷	عین التمر کی فتح اور عقہ کا قتل اور سیرین نصیر اور حمران۔	۱۵۶

دومۃ الجندل کا واقعہ

۹۸	عیاض کا خالد سے مدد مانگنا اور خالد کا دومۃ الجندل کو جاکر فتح کرنا۔	۱۵۷
۹۹	زرمہر اور روزبہ فارسیون اور ہذیل اور ربیعہ عربون کا خالد کے برخلاف اٹھنا۔	۱۵۹

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	جنگ حصید و خنافس	
۱۰۰	زرمہر اور روزبہ کا قتل اور حصید و خنافس پر مسلمانوں کا قبضہ	۱۶۰
	جنگ مضیح	
۱۰۱	خالد کا حملہ ہذیل پر اور عبدالعزیٰ اور حرقوص کا قتل اور حضرت عمر کی ناراضی خالد سے۔	۱۶۱
	ثنی اور زمیل کی لڑائی	
۱۰۲	خالد کا ربیعہ اور عتاب پر شبخون مارنا اور ثنے اور زمیل پر قبضہ	۱۶۳
	جنگ فراض	
۱۰۳	خالد کا حملہ رومیوں پر اور رومیوں فارسیوں اور تغلب	

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	اور ایاد اور نمر قبائل کا اونسے لڑنا اور مسلمانوں کی فتح۔	۱۶۴
۱۰۴	خالد کا حضرت ابوبکر کے بلا اجازت حج کرنا اور اضحاب ذات السلاسل۔	۱۶۶
۱۰۵	سوق بغداد مسکن قطربل تل عقرقوف اور بادوریا تا حیت	۱۶۷
۱۰۶	متفرق حوادث	〃
	سنہ ۱۳ ہجری	
	فتوح الشام کا بیان	
۱۰۷	خالد بن سعید کا شام کی طرف روانہ ہونا۔	۱۶۸
۱۰۸	خالد بن سعید کا شام کے عربوں کو متفرق کرنا اور باہان سے لڑنا۔	۱۶۹

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۰۹	حضرت ابوبکر کا شام پر فوجین بھیجنا اور عمرو بن العاص اور یزید بن ابی سفیان اور ابوبکر کی نصائح۔	۱۷۰
۱۱۰	ابوعبیدہ کا تقرر شام پر اور ابوامامہ کا عربہ اور واسن مین رومیون پر تاخت کرنا اور خالد بن سعید کی شکست اور شہر جبیل اور معاویہ کی روانگی شام کو۔	۱۷۴
۱۱۱	ہرقل کی فوجون کی کثرت کو دیکھکر مسلمانون کا یکجا جمع ہونا	۱۷۶
۱۱۲	مسلمانون اور رومیون کے لشکرگاہ اور رومیون کا مسلمانون کی تاسس کے لئے لڑائی مین دیر کرنا	۱۷۷
۱۱۳	خالد بن الولید کو شام کے جانیکا حکم اور اونکی فوج۔	۱۷۸
۱۱۴	خالد کی روانگی شام کو اور حدود اور مضیح کی غارت اور قراقر سے سوی کو رافع کے ساتھہ جانا	۱۷۹
۱۱۵	خالد کی قرتیین حوارین قصم اور مرج راہط پر تاخت اور اون کا عقاب رایت۔	۱۸۲
۱۱۶	خالد کا حدود شام مین داخل ہوکر بصری کو فتح کرنا اور رومیون سے اول لڑائی۔	۱۸۳
۱۱۷	فریقین کے فوجونکی تعداد وغیرہ	۱۸۴
۱۱۸	امرای فوج اسلام کا ایک دوسرے کے ماتحت نہ ہونا اور خالد کی رائے کے بموجب	

خالد بن الولید کی روانگی عراق سے شام کو

جنگ یرموک

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	سب امراکا اونکو امیر الامرا یا سپہ سالار بنانا۔	۱۸۵
۱۱۹	فریقین کی صف بندی اور خالد کی جرأت دلانیوالی باتیں	۱۸۷
۱۲۰	لڑائی کا آغاز اور حضرت ابوبکر کے مرنے کی خبر۔	۱۸۸
۱۲۱	جرجہ رومی کا خالد کے ہاتھ پر اسلام اور مسلمانوں میں شامل ہوکر رومیوں سے لڑنا	۱۸۹
۱۲۲	گھسان کی لڑائی اور آخر کار مسلمانوں کی فتح۔	۱۹۰
۱۲۳	عکرمہ اور اونکے بیٹے عمرو کی شہادت اور عبداللہ بن الزبیر کی ایک روایت ابوسفیان کی نسبت۔	۱۹۲
۱۲۴	شکست کی خبر سنکر ہرقل کا اپنی حفاظت کا بندوبست کرنا۔	۱۹۳
۱۲۵	بعض شہدائے یرموک کے نام	″

مثنیٰ بن حارثہ کا حال عراق میں

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۲۶	مثنیٰ کی طرف ہرمز جادویہ کا آنا اور شہریزان کا بادشاہ ہونا اور مرنا اور مثنیٰ کی اور اوسکی مراسلت اور مثنیٰ کا ہرمز کو شکست دینا۔	۱۹۴
۱۲۷	فارس پر دخت زنان کی حکومت ومعزولی پھر شاپور کی حکومت اور پھر آزرمی دخت کا شاپور اور فرخ زاد کو قتل کرکے بادشاہ ہونا	۱۹۵
۱۲۸	مثنیٰ کا حضرت ابوبکر کے پاس آنا اور مدد کی درخواست کرنا اور حضرت ابوبکر کا عمر سے اوسکی وصیت کرنا	۱۹۶

جنگ اجنادین

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۲۹	جنگ اجنادین اور مسلمانوں کی	

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ
	فتح اور جنگ اجنادین اور یرموک کی تاریخ	۱۹۸
۱۳۰	اجنادین کی لڑائی کے بعض شہداء کے نام۔	۱۹۹
	حضرت ابوبکر کی وفات	
۱۳۱	حضرت ابوبکر کی وفات اور تجہیز و تکفین	۲۰۰
۱۳۲	حضرت عمر کا نوحہ کو منع کرنا اور ابوبکر کا حلیہ اور انکے ماں باپ اور اہل و عیال	۲۰۲
	حضرت ابوبکر کے قضاۃ عمال اور کتاب	
۱۳۳	ابوبکر کے عمال وغیرہ کے نام اور اونکی مہر اور ابوقحافہ کی موت	۲۰۴
	ابوبکر کے بعض حالات اور مناقب	
۱۳۴	رسول اللہ کا ابوبکر کی تعریف کرنا اور اونکی خلافت کی طرف اشارہ اور ابوبکر کا اپنا مال فی سبیل اللہ خرچ کرنا	۲۰۵
۱۳۵	علی کا ابوبکر کو لڑائی سے روکنا اور ابوبکر کا مسلمانوں پر اپنا مال خرچ کرنا اور یہ کہ علی سے	۲۰۶
۱۳۶	ابوبکر کے بیت المال کا خالی ہونا اور اونکا محتاج کی خدمت کرنا اور عائشہ کو تقسیم میراث کی وصیت اور نفقہ کا بچا ہوا بیت المال میں واپس کرنا۔	۲۰۷
۱۳۷	ابوبکر کی بی بی کی خواہش پوری کرنے کے لئے اور اونکا نفقہ کم کیا جانا۔	۲۰۹
۱۳۸	حضرت ابوبکر کا بکریاں چرانا اور دودھ دہنا اور تجارت چھوڑ کر بیت المال سے نفقہ لینا اور اونکا وصیت کرنا	۲۱۰
	ابوبکر کا عمر ابن الخطاب کو خلیفہ مقرر کرنا	
۱۳۹	عبدالرحمن اور عثمان کے مشورہ سے حضرت ابوبکر کا خلافت کیلئے حضرت عمر کو منتخب کرنا	۲۱۲
۱۴۰	ابوبکر کا عثمان کے ہاتھ سے عہدنامہ خلافت عمر کیلئے لکھوانا اور جلسۂ عام میں اسکو پڑھوانا	۲۱۳
۱۴۱	حضرت ابوبکر کی آخری وصایا حضرت عمر کو	۲۱۵

تمت

۲۱۶

خلافت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۱ حضرت عمر کی بیتابانہ باتین اور حضرت ابوبکر کا اون کو اور سب لوگون کو سمجھانا

جس وقت رسول اللہ کا انتقال ہوا ہے تو حضرت ابوبکر اوسوقت سنح مین تھے۔ اور حضرت عمر رسول اللہ کے پاس موجود تھے۔ جب رسول اللہ کا انتقال ہوگیا حضرت عمر اس غم وغصہ مین بیتاب ہوکر اٹھے۔ اور نکل کر کہنے لگے۔ کہ منافق لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا۔ واللہ وہ ہرگز مرے نہین ہین بلکہ وہ ایسے ہی اپنے رب کے پاس چلے گئے ہین جیسے موسی بن عمران چلے گئے ہین۔ واللہ وہ لوٹ کر پھر آئین گے۔ اور جو لوگ اون کو مرا بتاتے ہین اون کے ہاتھ اور پیر قطع کرین گے۔

اسی مین رسول اللہ کی وفات کی خبر سنکر حضرت ابوبکر دوڑتے ہوے آئے

اور عمر یہی گفتگو کر رہے تھے اونہون نے جاکر رسول اللہ صلعم کو دیکھا۔ وہ بی بی عایشہ کے حجرہ مین ایک گوشہ مین کپڑے سے ڈھکے ہوے تھے۔ ابوبکر نے آپ کا چہرہ کھول کر دیکھا۔ اور کہا آپ پر سے میرے ماں باپ قربان ہون۔ آپ زندگی مین اچھے تھے اور اب مرنے کے بعد بھی اچھے ہین۔ جو موت کہ اللہ تعالی نے آپ کی تقدیر مین لکھی تھی وہ تو آپ کو نصیب ہوگئی۔ پھر منہ کو کپڑے سے ڈھک دیا۔ پھر باہر نکل کر آئے۔ دیکھا تو عمر وہی باتین کہہ رہے تھے۔ ابوبکر نے اون سے کہا کہ چپ رہو۔ یہ کیا باتین کرتے ہو۔ مگر وہ ایسے جوش اور غصہ مین بپتا تھے کہ اونہون نے کچھہ نہ سنا۔ اور اپنی کہے گئے۔ حضرت ابوبکر لوگون کے سامنے آئے۔ اور بولنے لگے۔ جب مخلوق نے ابوبکر کو بولتے دیکھا تو حضرت عمر کو چھوڑ کر سب لوگ اون کے پاس کو چلے گئے۔ حضرت ابوبکر نے پہلے تو اللہ تعالی کی حمد وثنا کی۔ پھر کہا بھائیو! جو شخص کہ محمدؐ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمدؐ تو مر گئے (اوسکا دین بھی مر گیا لیکن جو لوگ کہ اللہ تعالی کی پرستش کرتے ہین سو وہ اللہ حی لایموت ہے۔ وہ کبھی نہین مرے گا (اوس کا دین بھی زندہ ہے) پھر یہ آیت پڑھی۔

وما محمدٌ الا رسولٌ قد خلت من قبلہ الرسل افا زمات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیجزی اللہ الشاکرین (اور محمدؐ صلعم اس سے بڑھ کر اور کیا ہین کہ خدا کے ایک رسول ہین اور بس۔ اون سے پہلے اور بھی بہت رسول ہو گزرے ہین۔ کیا محمدؐ صلعم مر جائین یا مارے جائین تو تم الٹے

پیرون کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے - اور جو الٹے پیرون کفر کی طرف لوٹ جائے گا
وہ خدا کا تو کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گا اور جو لوگ اسلام کی نعمت کا شکر کرتے ہین اون کو
خدا عنقریب جزا ئے خیر دیگا) جس وقت ابوبکر نے یہ باتین کہین اور یہ آیت پڑھی
تو لوگون کی اوس وقت یہ حالت ہوگئی - کہ گویا یہ آیت ابوبکر سے ہی سنی تھی پہلے
سنی ہی نہ تھی (یعنی سب کے خیال مین خوب جم گئی) اور حضرت عمر کہتے ہین - کہ جب
یہ بات مین نے سنی تو حیرت سے مجھ پر سکتہ کا عالم ہوگیا اور پیر کانپنے لگے یہانتک کہ
مجھ مین کھڑے رہنے کی طاقت نہ رہی - اور زمین پر گر پڑا - اور مجھے معلوم ہوگیا
کہ رسول اللہ صلعم بیشک مر گئے -

۲ رسول اللہ کی وفات پر مکہ والون کا ارتداد کی طرف مائل ہونا اور سہیل بن عمرو کا انہین سمجھانا

جب رسول اللہ صلعم کی وفات ہوگئی - اور اسکی
خبر مکہ مین پہونچی جہان پر کہ رسول اللہ کی طرف سے
عتاب بن اسید بن ابی العاص بن امیہ عامل تھے تو انہون نے اس خبر کو چھپایا -
مگر یہ خبر کب چھپنے والی تھی - سب جگہ مشہور ہوگئی اور مکہ مین گڑبڑی مچ گئی - اور
یہ نوبت پہونچ گئی - کہ وہان کے باشندے مرتد ہونے کے قریب ہوگئے یہ حالت
دیکھکر سہیل بن عمرو خانہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہوے - اور انہین چلا کر پکارا
کہ جس سے سب لوگ جمع ہوگئے - پھر انہون نے کہا - ارے مکہ والو تم ایسے
نہ ہو کہ سب سے پیچھے تو ایمان لائے اور سب سے پہلے مرتد ہوجاؤ - واللہ یہ امر
(یعنی دین اسلام کا معاملہ) تمام اور کامل ہونے والا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلعم
نے فرمایا تھا مجھے یاد ہے کہ ایک روز وہ تن تنہا اسی جگہ جہان مین کھڑا ہون
کھڑے فرما رہے تھے کہ تم لوگ لا الہ الا اللہ کہو تمام عرب تمھارے روبرو سر

جھکادین گے ۔ اور تمام عجم تمہین جزیہ دین گے ۔ واللہ تم لوگ کسری اور قیصر کے خزانہ فی سبیل اللہ خرچ کروگے اوسوقت لوگ کوئی کوئی تو اونکی بات سچ سمجھتے تھے اور کوئی کوئی ہنستے تھے اس مین سے ایک حصہ تو تم دیکھ چکے کہ سچ ہوگیا ۔ واللہ جو حصہ اوسکا باقی رہا ہے ۔ وہ بھی تم ضرور دیکھ لوگے ۔

اس گفتگو کا یہ اثر ہوا کہ لوگ مرتد ہونے سے رہ گئے ۔ جس وقت کہ سہیل بن عمرو بدر کی لڑائی مین گرفتار ہوئے تھے تو یہی پیشین گوئی تھی جو رسول اللہ نے اونکی نسبت حضرت عمر سے بیان کی تھی ۔ جس کا ذکر اوپر آچکا ہے ۔

حدیث سقیفہ بنی ساعدہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت

۳ سقیفہ بنی ساعدہ مین حضرت ابوبکر کی بیعت اور بعض لوگون کی تاخیر

جب رسول اللہ صلعم کی وفات ہوگئی ۔ تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوے کہ سعد بن عبادہ سے بیعت کرین ۔ اور اونہین خلیفہ رسول اللہ بنائین (سقیفہ ایک چبوترہ کو کہتے ہین جس پر کچھ سائبان ڈال لین اور ساعدہ ایک قبیلہ کا نام ہے ۔ سقیفہ بنی ساعدہ سے مراد بنی ساعدہ کی چوپال ہے) جب یہ بات حضرت ابوبکر کو معلوم ہوئی تو وہ انصار کے پاس گئے ۔ اور حضرت عمر اور ابوعبیدہ بن الجراح کو بھی ہمراہ لے گئے اور اون سے جاکر کہا کہ تم لوگ یہ کیا کرتے ہو (خلافت قریش مین ہونا چاہیئے) اونہون نے کہا کہ ایک امیر ہم (انصار) مین سے ہو اور ایک امیر تم (قریش) مین سے ہو ۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ (یہ بات ٹھیک نہین ہے کہ دو شخص امیر ہون معاملات اس طرح درست نہین رہ سکتے ۔ ایک ہی شخص امیر ہونا چاہیئے) ہم (مہاجرین)

مین سے امیر ہون اور تم (انصار) مین سے وزیر ہوا کرین۔

پھر حضرت ابوبکر نے کہا۔ کہ مین تو عمر اور ابوعبیدہ امین الامت مین سے کسی ایک سے راضی ہون۔ چاہے ان مین سے کسی کو خلیفہ بنا دو۔ حضرت عمر نے کہا۔ کہ تم مین کون ایسا ہے جو اوس شخص کے قدمون کے پیچھے رہنے سے خوش ہو جنہین رسول اللہ صلعم نے خود آگے کیا ہے۔ اور یہ کہکر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے بیعت کر لی۔ اور اور لوگون نے بھی بیعت کر لی۔

انصار نے کہا یا یون کہو بعض انصار نے کہا کہ ہم تو بجز علی کے اور کسی کی بیعت نہ کرین گے۔ راوی کہتا ہے۔ کہ علی اور بنی ہاشم اور زبیر اور طلحہ نے حضرت ابوبکر کی بیعت نہ کی۔ اور زبیر نے کہا کہ مین تلوار اوسوقت تک میان مین نہ کرون گا۔ جب تک کہ لوگ علی سے بیعت نہ کر لین۔ حضرت عمر نے کہا کہ اوسکی تلوار چھین لو۔ اور اوس کے پتھر مارو۔ پھر حضرت عمر آئے۔ اور اون سب سے بیعت کر الی۔ ایک روایت مین یہ بھی ہے۔ کہ جب حضرت علی نے سنا کہ لوگون نے حضرت ابوبکر سے بیعت کی ہے تو نہایت جلدی سے باہر نکلے۔ کہ قمیص کے سوا اون کے بدن پر ازار اور چادر بھی نہ تھی۔ اور آکر بیعت کر لی۔ بعد ازان ازار اور چادر منگا کر پہنے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ امیر المومنین نے حضرت ابوبکر سے چھ مہینے کے بعد بیعت کی ہے۔ واللہ اعلم (امیر المومنین سے مراد حضرت علی ہین۔ یہ لقب حضرت عمر نے اپنے واسطے اختیار کیا تھا۔ مگر شیعہ لوگ حضرت علی کو اکثر اسی لقب سے پکارا کرتے ہین)

۴ ابوسفیان کا حضرت علی کو خلافت کیلئے آمادہ کرنا مگر انکا انکار کرنا

کہتے ہین کہ جب لوگ حضرت ابوبکر کی بیعت پر مجتمع ہو گئے

اور اون سے بیعت کرنے لگے - تو ابوسفیان یہ کہتے ہوئے آئے - کہ یہ گڑبڑی جو مین دیکھتا ہون اسے آل عبد مناف بغیر خون کے فرو ہوتی ہوئی معلوم نہین ہوتی تمہارے امور اور معاملات مین ابوبکر کو کیا دخل ہے - وہ دونو ضعیف اور ذلیل علی اور عباس کہان گئے - قریش کے ایک ادنی اور اقل حی مین اس امر خلافت کا کیا حال ہو رہا ہے - پھر حضرت علی سے کہا کہ اپنا ہاتھ پہیلا مین تجھ سے بیعت کرتا ہون - واللہ اگر تو چاہے تو تمام مدینہ کو سوار اور پیدلون سے بھر دیتا ہون - حضرت علی علیہ السلام نے اس بات کو نہ مانا (علی کے لئے بجائے رضی اللہ عنہ کے علیہ السلام کہنا جو انبیا کے لئے مخصوص ہو گیا ہے شیعون کے یہان مروج ہے) اور اونہون نے پھر یہ شعر متلمس کا پڑہا -

ولن یقیم علی خسف یراد بہ	الا الاذلان عیر الحی والوتد

اگر کسی ظلم کا ارادہ کسی پر کیا جائے تو اس کا محل بجز دو ذلیلون کے اور کوئی نہین کرتا ہے ایک تو کسی حی کی بار برداری کے جانور ہین اور دوسری میخ ہے

ھذا علی الخسف مربوط برمتہ	وذا یشج فلا یبکی لہ احد

یہ جانور تو بیچارہ مجبور گلے مین رسی بندہے تاکہ لے جائین اور میخ بھی ایسی ہی ہے کہ اوسکا سر کھلتے ہین مگر اوسپر کوئی بھی نہین روتا ہے

اس پر حضرت علی نے اونہین جھڑک دیا - اور کہا - کہ اس سے تمہارا یہ ارادہ ہے کہ فتنہ برپا کرو - واللہ تم نے اسلام کے برخلاف مدتون جھگڑے اٹھائے تھے مجھے آپ کی نصیحت کی کوئی حاجت نہین ہے (حقیقت مین بات یہ ہے کہ ابوسفیان ایک ایسے شخص تھے کہ اونکی عرب مین خوب چلتی تھی - اور اون کے مقابلہ مین کوئی ایسا نہ تھا کہ ٹھہر سکتا - مگر اون کی قدرت ایزدی اور نبوت کے روبرو کچھ

نہ چل سکی - اور اون کو اسلام کے روبرو سر جھکانا پڑا - اور اب امر خلافت ایسے ہاتھون مین چلا گیا تھا - کہ جو ابو سفیان سے بھی زیادہ دانشمند اور سرچشمہ نبوت کے سچے فیض یافتہ تھے - اگر ابو سفیان اسلام مین پیچھے نہ رہ جاتے تو نبوت کے بعد خلافت اونہین کا حصہ تھا -)

۵ خزرج کا سعد کو خلافت کے لئے تجویز کرنا اور عمر کا ابو بکر کو انصار مین لیجانا اور خلافت پر انصار اور مہاجرین کی بحث اور خباب کی مخالفت مہاجرین سے اور بشیر کی تائید سے ابو بکر کا خلیفہ ہونا -

ابن عباس کہتے ہین کہ مین عبد الرحمن بن عوف سے قرآن شریف پڑھا کرتا تھا - اسی مین حضرت عمر حج کو تشریف لے گئے - اور ہم بھی اون کے ساتھ حج کو گئے - وہان مجھ سے عبد الرحمن نے کہا - کہ مین امیر المومنین کے پاس منی مین گیا تھا - وہان اون سے ایک شخص نے کہا - کہ مین نے فلان شخص کو یہ کہتے سنا ہے کہ اگر حضرت عمر کا انتقال ہو جائے تو مین فلان شخص سے بیعت کرون گا - اس پر حضرت عمر نے کہا - کہ آج شام کو مین لوگون کے سامنے خطبہ کرونگا اور اونہین ایسے شخصون سے پرہیز کرنے کو کہون گا - کہ جو لوگون سے اون کے امر (خلافت) کو غصب کرنا چاہتے ہین - عبد الرحمن کہتے ہین کہ مین نے اون سے کہا امیر المومنین یہ حج کا موسم ہے ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے ہین - اور ایک بڑا حلقہ ہوتا ہے اور ایسے ہی لوگ آپ کی مجلس مین کثرت سے آتے رہتے ہین - مجھے اندیشہ ہے کہ اس مقام پر آپ جو الفاظ کہین لوگ اونہین محفوظ اور یاد نہ رکھ سکین اور اونہین کچھ کا کچھ کہہ کر اڑا دین - آپ کو چاہئے کہ مدینہ مین جانے تک ٹھہر جائین - اور وہان جب خاص رسول اللہ کے اصحاب اکٹھے ہون تو آپ اون سے

وہ باتین کہین جو آپ کہنا چاہتے ہین - وہ آپ کی باتون کو یاد رکہین گے - اور اوسکا ٹہیک ٹہیک مطلب سمجہین گے - حضرت عمر نے اس رائے کو پسند کیا - اور کہا واللہ مین جس وقت مدینہ پہونچونگا تو سب سے پہلے یہی کام کرون گا -

ابن عباس کہتے ہین کہ جب مین مدینہ آیا - تو جمعہ کے روز مجہے عبدالرحمن کی گفتگو یاد ہوئی - اور مین نے دیکہا کہ جب حضرت عمر منبر پر تشریف لیگئے - تو اونہون نے پہلے اللہ تعالی کی حمد وثنا کی - اور پہر رجم کا اور کچہہ منسوخات قرانی کا ذکر کرنیکے بعد فرمایا - کہ مین نے آپ لوگون مین سے ایک شخص کو کہتے ہوے سنا ہے - کہ اگر امیر المومنین مرجائین تو مین فلان شخص سے بیعت کرونگا سو جو لوگ کہتے ہین کہ ابوبکر کی بیعت ایک فتنے کے طور پر ہوئی تھی وہ دہوکے مین نہ رہین - فی الواقع وہ تھی تو ایسی ہی - لیکن اللہ تعالی نے اوسے فتنہ سے محفوظ رکھا - یہ تو تم لوگ خوب جانتے ہو کہ ابوبکر کے مثل ہم مین ایسا کوئی نہین ہے کہ جس کی طرف سب کی گردنین اٹہتی ہین - اور اونکو چہوڑکر بڑے بڑے لوگ اوسکی طرف مائل ہوتے ہون جسوقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی ہے تو وہ ہم سب مین بہتر اور بڑے تھے - تب بہی علی اور زبیر نے ہم سے تخلف کیا اور بی بی فاطمہ کے گہر مین ہم سے مخالفت کی - اور انصار بہی ہم سے الگ ہوگئے مہاجرین نے ابوبکر کی طرف رجوع کیا - اوسوقت مین نے اون سے کہا - کہ چلو ہم اپنے انصار بہائیون کے پاس چلین - چنانچہ ہم اون کی طرف گئے - راستہ مین ہمین انصار کے دو صالح آدمی ملے - ایک کا نام عویم بن ساعدہ تھا - اور دوسرے کا معن بن عدی اونہون نے ہم سے کہا لوٹ جاؤ اور اپنے معاملہ کا فیصلہ اپنے آپسمین جاکر کرلو

حضرت عمر کہتے ہین کہ پھر ہم انصار کے پاس گئے۔ وہ اوسوقت بنی ساعدہ کے سقیفہ مین مجتمع تھے۔ اور اون کے درمیان ایک شخص کپڑون مین لپٹا ہوا بیٹھا تھا۔ مین نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ کہا سعد بن عبادہ ہین۔ اور کچھہ بیمار ہورہے ہین۔

اس پر ایک اون مین سے اٹھا اور اللہ تعالی کی حمد وثنا کی۔ اور پھر کہا ہم انصار ہین اور اسلام کے لشکر ہین۔ اور اے معشر قریش تم لوگ ہمارے درمیان رہتے ہو۔ تمہاری قوم کے کچھہ لوگ ہمارے پاس چلے آئے تھے۔ مگر اب وہ ہم سے ہماری حکومت کو ہی غصب کرنے لگے۔

پھر جب وہ خاموش ہوگیا۔ تو مین نے جو چند باتین اپنے دل مین سوچ رکھی تھین کہ ابوبکر سے پہلے اونہین بیان کرونگا اون کے کہنے کا ارادہ کیا۔ جبھی مین نے چاہا کہ کچھہ کہون کہ ابوبکر نے مجھے کہا ذرہ ٹھیرو۔ اور خود اٹھے۔ اور اللہ تعالی کی حمد وثنا کے بعد وہ سب باتین بیان کردین جو مین نے اپنے دل مین سوچی تھین بلکہ اون سے بھی بہتر طریق پر بیان کیا اور کہا اے معشر الانصار جو تم اپنی فضیلت کا ذکر کرتے ہو بیشک تم ایسے ہی ہو۔ اس مین کوئی کلام نہین ہے۔ لیکن عرب لوگ اس امر خلافت کا مستحق قریش کو سمجھتے ہین وہ عرب مین اپنے مقام اور نسب کے لحاظ سے بڑے شریف ہین پھر اونہون نے میرا اور ابوعبیدۃ بن الجراح کا ہاتھ پکڑا۔ اور کہا کہ مین تو بیعت کے لئے ان دونو مین سے کسی سے راضی ہون۔ واللہ ابوبکر نے جتنی باتین کہی تھین اون مین سے مین نے کسی بات کو بجز اس کے مکروہ نہ جانا۔ مین اس بات

کو اس قدر برا سمجھتا ہون - کہ اگر میری کسی ایسی بات پر گردن بھی مار دیجائے جس سے مین گناہ مین ماخوذ نہ ہوؤن تو مین اس کو اس سے بہتر سمجھتا ہون کہ اوس قوم پر مین امیر مقرر کیا جاؤن جن مین ابوبکر بھی موجود ہون -

پھر جب ابوبکر اپنی بات پوری کہہ چکے - تو انصار مین سے ایک شخص اٹھکر کہنے لگا - کہ اَنَا جُذَیْلُھَا الْمُحَکَّکُ وَعُذَیْقُھَا الْمُرَجَّبُ (مین اس معاملہ مین ایک جُذَیل محکک اور عُذَیق مُرجب کی طرح ہون - جُذَیل اور عُذَیق تصغیر تعظیم کے صیغہ ہین جُذَیل اوس چھوٹے سے لکڑ کو کہتے ہین جو شتر خانہ مین کھڑا کر دیا کرتے ہین کہ خارش والے اونٹ اوس سے اپنی خارش کھجا کر اور بدن کو رگڑ کر تشفی کر لیا کرین - اور عذیق کھجور کے اوس چھوٹے سے درخت کو کہتے ہین جو میوہ سے بھرا ہوا ہو اور محکک اور مرجب باب تفعیل سے مفعول کے صیغہ ہین - محکک وہ لکڑی جس سے کھجا دین اور مرجب وہ درخت جو کسی لکڑی کے سہارے کھڑا ہو - مطلب یہ ہے کہ مین ایک ایسا شخص ہون جسکی رائے معاملات مین کافی ہے اور) اسی سے جو رائے مین دیتا ہون اوس کو ماننا چاہئے - وہ یہ ہے کہ ایک امیر تم مین سے ہو اور ایک امیر ہم مین سے مقرر کیا جائے -

اس پر آوازین بلند ہوئین اور شور و غوغا ہونے لگا - جب مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہین خلاف نہ پڑ جائے - تو مین نے ابوبکر سے کہا کہ ہاتھ پھیلاؤ - مین تم سے بیعت کرتا ہون - اونہون نے ہاتھ پھیلایا اور مین نے اونکی بیعت کی - پھر اور لوگون نے بھی اون سے بیعت کی -

پھر ہم نے سعد بن عبادہ کو پامال کر ڈالا۔ اس پر کسی نے اون مین سے کہا کہ تم نے سعد کو قتل کر دیا۔ مین نے کہا اللہ تعالی نے سعد کو قتل کیا۔ اللہ میرے نزدیک تو ابو بکر سے کوئی شخص بھی بیعت کے لئے بہتر اور قوی نہین ہے۔ مجھے اس امر کا خوف ہوا۔ اگر مین لوگون کو ایسی حالت مین چھوڑ جاؤن۔ اور اسوقت بیعت کا معاملہ طے نہ ہو۔ تو وہ ایسا نہین کہ کہین ہمارے پیچھے کسی سے بیعت کر بیٹھین۔ اسوقت یا تو ہم کو اپنی مرضی کے خلاف اونکی اطاعت کرنا پڑے گی یا یہ ہوگا کہ ہم اون سے مخالفت کرین گے۔ اگر ہم نے مخالفت کی تو ضرور فساد ہوگا

ابو عمرۃ الانصاری بیان کرتے ہین۔ کہ جس وقت نبی صلعم نے وفات پائی تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوے اور سعد بن عبادہ کو مکان سے نکالکر لائے کہ اونہین اپنا امیر بنائین۔ اسوقت وہ مریض تھے۔ اونہون نے آکر اللہ تعالی کی حمد و ثنا کے بعد بیان کیا۔ کہ اے معشر انصار تم سابق الایمان اور ایسی فضیلت والے ہو۔ کہ عرب مین کوئی ایسا شخص نہین ہے محمد صلعم اپنی قوم مین دس برس سے زیادہ رہے۔ اور اونہین ایمان کی دعوت کرتے رہے۔ اس عرصہ مین اتنے تھوڑے آدمی اون پر ایمان لائے کہ وہ خود اپنے پیغمبر کی حمایت نہ کر سکتے تھے اور نہ اونہین اون کے دین کے اعزاز کی اور دفع ظلم کی طاقت تھی۔ اسی مین اللہ تعالی نے تم کو فضیلت دینا چاہا۔ تو اوسوقت اوس نے تم پر اپنا کرم کیا اور ایمان تمہین عطا فرمایا۔ اور تم اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان لائے۔ اور اوسکی اور اوس کے اصحاب کی حمایت کی اور اوسکا اور اوس کے دین کا اعزاز کرنے لگے۔ اور اوس کے دشمنون پر جہاد کے واسطے کمر باندھی۔ چنانچہ تم نے

اوس کے دشمنون پر سب سے زیادہ سختی کی - کہ جس سے عرب لوگ طوعاً و کرہاً اللہ کے
کامون کے لئے سیدھے ہوگئے - اور دور دور تک اونہون نے دبکر اطاعت
اختیار کی - اور تمہاری تلوارون کے سبب سے عربون نے اللہ کے رسول کے قدمون
کے نیچے سر جھکا دیا - اب اللہ کے رسول نے وفات پائی - اور وہ مرتے دم تک
تم سے راضی تھا - اس لئے چاہئے کہ کسی کو یہ کام نہ دو - اس کام کا تمام اختیار
تمہارے ہی واسطے ہے اور کسی کا اس مین کچھہ حق نہین ہے - اس پر سب نے
بالاتفاق جواب دیا - کہ تمہین خدا توفیق دے تمہاری راے بالکل درست ہے ہم
چاہتے ہین کہ یہ امر خلافت تیرے ہی ہاتھہ مین دین - اور تجھے ہی اپنا ولی بنائین
کیونکہ تو ایسا شخص ہے کہ تیرے حکم و قضا سے سب مسلمان راضی اور خوشنود ہین
پھر اونہون نے آپس مین رد و بدل شروع کی - اور قریش کے مہاجرین نے
اس سے مخالفت کی - اور کہا کہ ہم لوگ مہاجرین اور رسول اللہ کے اول اصحاب اور
اون کے عشیرہ اور اولیا سے ہین - اس پر اون مین سے کچھہ لوگ کہنے لگے - کہ ایک
امیر ہم مین سے ہو اور ایک امیر تم مین سے ہو - اس کے بغیر ہم کبھی راضی نہونگے
یہ سنکر سعد بن عبادہ نے کہا - کہ یہ بات پہلے ہی چھوٹ گئی - کام درست ہونا دشوار ہے
اس مین یہ خبر حضرت عمر نے سنی - اور نبی صلعم کے مکان کو آئے - جہان
ابوبکر تجہیز و تکفین کے کام مین مصروف تھے حضرت عمر نے گھر مین آدمی بھیجکر ابوبکر
سے کہا - کہ ذرہ میرے پاس باہر آؤ - اونہون نے وہان سے کہلا بھیجا کہ مین تو کام
مین مشغول ہون - حضرت عمر نے کہا کہ ایک نیا معاملہ اٹھہ کھڑا ہوا ہے - جس مین
آپ کی سخت ضرورت ہے حضرت ابوبکر یہ سنتے ہی نکل کر باہر آئے - تو اون سے عمر نے

یہ سارا حال بیان کیا - اور پھر دونو جلدی جلدی سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف چلے - اور ابو عبیدہ بھی اون کے ہمراہ گئے -

حضرت عمر کہتے ہین کہ جب ہم اون کے پاس پہونچے - تو اوس سے پہلے ہی مین نے اپنے دل مین کچھہ باتین سوچ لی تھین - کہ جب مین وہان پہونچونگا تو یہ یہ کہون گا - جب مین نے چاہا کہ کچھہ کہون تو ابو بکر نے مجھ سے کہا کہ ذرہ ٹھیرو اور جو باتین کہ مین نے سوچی تھین وہ سب اور بہت اچھی طرح سے بیان کردین اونہون نے اول تو اللہ کی حمد و ثنا کی - اور پھر کہا کہ اللہ تعالی نے ہمارے درمیان سے اپنے رسول کو جو اپنی امت کے افعال کا شہید اور شاہد تھا مبعوث فرمایا تاکہ وہ لوگ جو کتنے ہی لکڑی اور پتھر کے معبودون کی پرستش کرتے تھے اُنہین چھوڑ کر اپنے خدائے واحد کی عبادت کرنے لگین - یہ بات عربون کو نہایت ناگوار گذری کہ وہ اپنے آبا و اجداد کا دین چھوڑین - اور اس نئے مذہب کو قبول کرین - مگر خدا تعالی نے اپنے رسول کی قوم مین سے مہاجرین اولین کو یہ توفیق بخشی اور اونہون نے اوس کے رسول کی تصدیق کی اور اوسکی اقتدا کے لئے موجود ہو گئے - اور جو جو ایذائین اونکی قوم نے اونھین دین اور اوسکے تکذیب کی اسپر اونہون نے بخوبی صبر و تحمل کیا - حالانکہ اوسوقت تمام لوگ اوس کے مخالف تھے - اور شیر کی طرح اون پر حملہ کرتے تھے - مگر باوجود اتنی قلت تعداد کے اور لوگون کی دشمنی کے اوس سے ہرگز جدا نہ ہوئی - اس لئے وہ ہی لوگ اونمین سب سے اول ہین جنہون نے دنیا مین اللہ تعالی کی عبادت کی ہے - اور اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لائے ہین - اور وہ ہی اوس کے اولیا اور عشیرہ ہین اور

اوس کے بعد اس کا اختیار اپنے ہاتھ مین لینے کے لئے احق ہین - اس مین جو شخص اون سے منازعت کرے وہ ظالم ہے - اور اے معشر انصار آپ لوگون کے دین مین جو فضیلت ہے اور اسلام مین جو آپ لوگون نے سبقت کی ہے اوس سے کوئی انکار نہین کر سکتا ہے - اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے اپنے دین کا اور اپنے رسول کا انصار تمہین بنایا ہے - اور اپنے رسول کی ہجرت تمہارے طرف کرائی ہے - اس لئے مہاجرین اولین کے بعد ہمارے نزدیک تمہاری منزلت کا اور کوئی شخص نہین ہے - اسوجہ سے ہم مین امیر ہونا چاہئین - اور آپ لوگون مین سے وزیر ہونا ضرور ہین - چاہئے کہ تم تمام مشورون مین شریک ہو و اور کوئی کام تمہاری مشاورت بغیر نہ کیا جائے -

اس پر حباب بن المنذر بن الجموح کھڑے ہوے - اور انصار سے مخاطب ہو کر کہا - کہ یہ کام تمہارا ہے - تم اسے اپنے قبضہ مین لے لو - کیونکہ اور سب لوگ تمہارے ظل حمایت مین ہین - کسی کی اتنی جرأت نہین ہے جو تمہارے خلاف مین کھڑا ہو - لوگ تمہارے رائے بغیر کوئی کام نہین کر سکتے ہین - تم لوگ صاحب عزت ہو اور تمہاری تعداد بھی بہت ہے - اور دلیری اور دلاوری بھی تمہارا ہی حصہ ہے - لوگون کی نظرین تمہارے افعال کی طرف اوٹھتی ہین - چاہئے کہ تم آپس مین مخالفت نہ کرو - نہین تو تمہارے کامون مین فساد پڑ جائے گا وہ لوگ بجز اس کے اور کچھ نہین مانتے جو اونہون نے تم کو سنا دیا ہے (اے مہاجرین) اس لئے ہم مین سے ایک امیر ہو اور ایک امیر تم مین سے ہو -

حضرت عمر نے کہا - ہرگز نہین - دو امیر کبھی ایک جگہ جمع نہین ہو سکتے -

واللہ عرب لوگ اس سے کبھی راضی نہ ہون گے۔ کہ تم امیر بنائے جاؤ۔ اور نبی تم مین سے نہ ہو۔ اور اس بات سے انکار کرین گے کہ جن لوگون مین نبوت تھی وہ ہی لوگ اوس کے خلیفہ مقرر کئے جائین۔ اب جو شخص کہ ہم سے محمد صلعم کی سلطنت کو چھینے۔ تو اوس کے واسطے ہمارے پاس یہ ظاہری حجتین موجود ہین کیونکہ ہم اوس کے اولیا اور عشیرہ والے ہین۔

حباب بن المنذر نے کہا۔ اے معشر انصار تم مالک اور امیر بن جاؤ۔ اور اس شخص کی اور اوس کے ساتھیون کی باتین مت سنو۔ یہ لوگ چاہتے ہین کہ اس معاملہ خلافت مین جو تمہارا حصہ ہے اوسے چھین لین اگر تمہاری رائے کو نہ مانین تو اونہین اس ملک سے نکالدو۔ اور ان کامون کی ولایت پر اپنا قبضہ کرلو اس خلافت کے واسطے تمہین لوگ احق ہو۔ اس دین کی جو لوگون نے اطاعت کی ہے وہ تمہاری شمشیرون کے زور سے کی ہے۔ مین جذیل محکک اور عذیق مرجب ہون۔ اور شیرون کی جھاڑی مین شبل (شیر کے بچہ) کا باپ ہون (یعنی مین ایسا ہون کہ میری رائے قابل تعمیل و پذیرائی ہے اور جو مین کہتا ہون یہی کرنا چاہیئے) واللہ اگر تم چاہتے ہو تو مین اون لوگون کی پھر وہ ہی پہلی حالت کردونگا۔

حضرت عمر نے کہا تو خدا تجھے غارت کرے۔ حباب نے کہا مجھے نہین بلکہ خدا تجھے غارت کرے۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا۔ اے معشر انصار تم لوگ وہ ہو۔ کہ جنہون نے اس دین کی سب سے اول نصرت کی ہے۔ تمہین چاہیئے کہ وہ لوگ مت بنو جنہون نے اس دین کو سب سے اول بدلا۔ اور بگاڑا ہو۔

اس پر بشیر بن سعد جو نعمان بن بشیر کے باپ تھے اٹھے اور کہا۔ اے معشر انصار میری تو یہ رائے ہے۔ کہ اگرچہ ہم مشرکین پر جہاد کرنے سے اور سابق الاسلام ہونے سے صاحب فضیلت ہین مگر اوس سے ہمارا مقصود بجز اس کے اور کچھ نہین تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کرین۔ اور اپنے نبی کی اطاعت بجا لائین۔ اور اپنی ذات کے لئے ثواب حاصل کرین۔ یہ ہمین نہ چاہیئے کہ اوسے لوگون پر ہم سربلندی کا زینہ بنائین اور دنیا کی جستجو کرین۔ یاد رکھو کہ محمد صلعم قریش سے تھے اور اونکی خلافت کے لئے اونہین کی قوم زیبا ہے۔ اور وہ ہی اولی اور احق ہے مجھے خدا کی قسم ہے کہ مین اون سے اس معاملہ مین کبھی جھگڑا نہ کرون گا۔ اللہ سے ڈرو اور تم لوگ اون سے مخالفت نہ کرو۔

پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ عمر اور ابو عبیدہ موجود ہین۔ ان مین سے تم لوگ جس سے چاہو بیعت کر لو۔ اور ابو عبیدہ نے کہا۔ واللہ یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ تمہارے ہوتے ہم والی بنین۔ تم افضل المہاجرین اور نماز رسول اللہ کے خلیفہ ہو اور نماز مسلمانون کے دین مین سب سے اول و افضل چیز ہے۔ جب اس مین تم خلیفہ ہوے تو اور سب جگہ تمہین کو خلیفہ ہونا زیبا ہے۔ اپنا ہاتھ پہلا دو ہم تمہاری بیعت کرتے ہین۔ جب ان دونو نے چاہا کہ ابوبکر کی بیعت کرین اور آگے بڑھے تو بشیر بن سعد جھپٹے اور بڑھکر اون کی سب سے اول بیعت کر لی۔

جب حباب بن المنذر نے دیکھا کہ بشیر نے ابوبکر سے بیعت کر لی۔ تو اونہون نے چلا کر کہا۔ کہ تو نے رشتہ دارون کی مخالفت کی۔ اور اپنے ابن عم کی امارت کو پسند نہ کیا اور اوس سے نفسانیت کی۔ بشیر نے کہا نہین یہ بات نہین ہے بلکہ یہ بات ہے کہ مین

مہاجرین کا حق چھیننا نہین چاہتا۔

پہر جب بنی اوس نے دیکھا۔ کہ بشیر خزرج کی مخالفت کی۔ اور خزرج کو سعد کے امیر بنانے سے کیا مطلب ہے تو اون مین سے ایک دوسرے نے آپس مین کہا۔ جن مین اسید بن حضیر اون کے نقیب اور سردار بھی تھے واللہ اگر خزرج ایک مرتبہ والی بن گئے۔ تو اونہین اس سے تم پر ہمیشہ کو فضیلت ہو جائے گی۔ اور پہر وہ تم کو اسمین سے کچھہ بھی کبھی حصہ نہ دین گے۔ اٹھو اور چلو ابو بکر سے بیعت کر لو۔ اس سے وہ اٹھے اور اونہون نے ابو بکر سے بیعت کر لی۔ اور سعد کا اور نیز خزرج کا جو ارادہ تھا وہ سب درہم برہم ہو گیا اور چارون طرف سے لوگون نے دوڑ دوڑ کر ابو بکر سے بیعت کر لی۔

۶ سعد بن عبادہ کا ابو بکر سے بیعت نہ کرنا اور علی اور زبیر وغیرہ بنی ہاشم کا اون سے بیعت کرنا۔

پہر سعد بن عبادہ اپنے گھر کو پلٹ کر چلے گئے اور اوسکو کتنے ہی دن گذر گئے۔ پہر حضرت ابو بکر نے اون کے پاس آدمی بہیجا کہ جیسے اور لوگون نے اون کی بیعت کر لی ہے چاہئیے وہ بھی اونکی بیعت کر لین سعد نے کہا واللہ مین تو اوس وقت تک بیعت نہ کرون گا کہ جب تک میرے ترکش مین تیر موجود ہین۔ اگر تم زبردستی کرو گے۔ تو مین تم پر اپنے تیر چلاؤنگا۔ کہ ترکش خالی ہو جائے۔ اور اپنے رمح کے سنان کو خون مین رنگون گا۔ اور پہر تلوار لون گا اور اپنے اہل بیت اور توابع کو لیکر تم سے لڑونگا گو تمہارے ساتھ تمام جن و انس جمع ہو جائین مین تو تم سے خدا کے پاس جانے تک بیعت کرنے والا نہین۔ حضرت عمر نے کہا کہ سعد سے بیعت لینا چاہئیے

بشیر بن سعد نے کہا۔ کہ سعد اب ضد پر آگیا ہے۔ اور انکار کر رہا ہے۔ وہ مارا جائے گا مگر بیعت نہ کرے گا اگر وہ مارا گیا۔ تو اوس کے ساتھ اوس کے اہل بیت اور عشیرہ والے بھی مارے جائین گے۔ اگر تم اون کو اپنی حالت پر رہنے دو تو کوئی حرج نہین ہے وہ ایک اکیلا شخص ہے۔ اس لئے قریش نے اونہین بے بیعت لئے چھوڑ دیا۔

بنی اسلم نے بھی آکر حضرت ابوبکر کی بیعت کر لی۔ اس سے اونہین بڑی قوت حاصل ہوگئی۔ اور پھر اور لوگون نے بھی اون کی بیعت کر لی۔

کہتے ہین کہ عمرو بن الحریث نے سعید بن زید سے پوچھا۔ کہ حضرت ابوبکر کی لوگون نے کب بیعت کی۔ سعید نے کہا جب رسول اللہ کی وفات ہوئی۔ لوگون نے اس امر کو مکروہ سمجھا کہ ایک دن بھی بغیر امیر کے رہین۔ اور اسی لئے اوسی روز اون سے بیعت کر لی۔ تاکہ جماعت مین کچھہ فرق نہ آئے۔

زہری نے بیان کیا ہے کہ علی اور بنی ہاشم اور زبیر نے حضرت ابوبکر سے چھہ مہینے تک بیعت نہ کی جب بی بی فاطمہ کا انتقال ہوگیا۔ تو اوس کے بعد اونہون نے بھی حضرت ابوبکر سے بیعت کر لی۔

۷ حضرت ابوبکر کی عام بیعت اور اون کا خطبہ

جب حضرت ابوبکر سے لوگون نے بیعت کی تو دوسرے روز منبر پر جا کر بیٹھے۔ اور عام لوگون نے آ آکر اون سے بیعت کی پھر اونہون نے خطبہ کیا۔ اور پہلے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر کہا بھائیو مین تمہارے اوپر والی مقرر ہوا ہون۔ اگر مین اچھے کام کرون تو تم میری اعانت کرو۔ اور اگر مین کچھہ برائی کرون تو تم مجھے سیدھا راستہ بتا دو۔ کیونکہ صدق ایک امانت ہے

اور اوس کے برخلاف کذب خیانت ہے اگر مین تم مین سے کسیکا حق نہ دون تو وہ کتنا ہی ضعیف کیون نہو میرے نزدیک قوی ہے۔ اور اگر کسی سے مین حقدار کا حق نہ لاؤن تو وہ کیسا ہی قوی کیون نہو میرے نزدیک ضعیف ہے انشاء اللہ تعالے تم مین سے کسیکو نہ چاہیئے کہ جہاد سے منہ پھیرے۔ کیونکہ کوئی قوم ایسی نہین ہے کہ وہ جہاد کو چھوڑے اور خدا اوس کو ذلیل نہ کرڈالے جبتک مین خدا و رسول کی اطاعت کرون۔ اوس وقت تک تم بھی میری اطاعت کرو اور جب مین اللہ اور رسول کی نافرمانی کرون تو اوسوقت میری اطاعت تم پر فرض نہین ہے۔ اٹھو آؤ نماز پڑہین اللہ تم پر رحمت کرے۔

نبی صلعم کی تجہیز و تکفین

۸ رسول اللہ کا غسل اور کفن اور قبر کا مقام اور عمر وغیرہ۔

جب حضرت ابوبکر کی بیعت ہوچکی تو لوگ رسول اللہ صلعم کی تجہیز و تکفین کی طرف متوجہ ہوے۔ اور شنبہ کے روز آپ کو دفن کردیا۔ بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کا جنازہ تین روز تک بغیر دفن کے رکھا رہا۔ مگر اول روایت زیادہ صحیح ہے رسول اللہ کے غسل مین علی اور عباس اور عباس کے دو نو بیٹے فضل اور قثم اور نیز اسامہ بن زید اور شقران رسول اللہ کے مولی شریک تھے۔ اور انکے ساتھ اوس بن خولی الانصاری بھی آگئے تھے جو صحابہ بدری تھے۔ عباس اور اون کے بیٹے تو رسول اللہ کو کروٹین بدلاتے اور اسامہ اور شقران پانی ڈالتے تھے۔ اور حضرت علی اونہین نہاتے جاتے تھے۔ اور رسول اللہ قمیص پہنے ہوے تھے اور علی کہتے جاتے تھے بابی انت و امی ما اطیبک حیا و میتا رسول اللہ مین کسی نے کوئی ایسی نجاست وغیرہ کی چیزین نہ دیکھین

جیسے مردون مین ہوا کرتی ہین - جب نہلانے کی تجویز ہوئی تو اس امر مین اختلاف ہوا - کہ آیا رسول اللہ کو آپ کے کپڑون مین ہی غسل دیا جائے یا برہنہ کر لیا جائے اس مین سب پر ایک خواب کا سا عالم چھا گیا - اور کسی کہنے والے نے کہا کہ رسول اللہ کو آپ کے کپڑون مین ہی غسل دو - چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا - مگر اس کہنے والے کا حال نہ معلوم ہوا کہ کون تھا - اور رسول اللہ کو کفن مین کپڑون کا دیا گیا - دو صحاری تھے اور ایک چادر جبرہ (یمنی چمپنیٹ) کی تھی (صحار یمن مین ایک قریہ ہے وہان کے کپڑے مشہور تھے) ان کپڑون مین آپ کو لپیٹ دیا تھا - پھر جب دفن مین بھی لوگون کی رائے مین اختلاف ہوا - تو حضرت ابوبکر نے کہا مین نے رسول اللہ کو کہتے ہوے سنا ہے کہ نبی جہان وفات پایا کرتے ہین وہین اون کو دفن کیا جاتا ہے - اس لئے فرش اٹھا کر جہان آپ کی وفات ہوئی تھی اوسی جگھ آپ کو دفن کر دیا گیا - آپ کی قبر ابوطلحہ انصاری نے کھودی تھی - اور نماز کے لئے اول مردون کے گروہ گروہ آئے اور نماز پڑھی - پھر اسی طرح عورتین پھر لڑکے پھر غلام آئے - اور سب نے نماز ادا کی - آپ کو چارشنبہ کی شب کو دفن کیا تھا - اور قبر مین علی بن ابی طالب اور فضل اور قثم عباس کے بیٹے اور شقران اترے تھے - اس پر اوس بن خولی الانصاری نے علی سے کہا - کہ رسول اللہ صلعم سے ہم بھی تو فیض اٹھانے کے حقدار ہین - ہم کو بھی قبر مین اترنے کی اجازت دیجئے - علی نے اونہین بھی اجازت دی - اور وہ بھی قبر مین اترے -

مغیرہ بن شعبہ دعوی کیا کرتے تھے - کہ مین رسول اللہ کے زمانہ مین سب سے چھوٹا تھا - مین نے عمداً اپنی انگوٹھی قبر مین ڈالدی - اور اوس کے نکالنے

کے واسطے اندر اُترا۔ (کہ مین بھی ثواب مین داخل ہوجاؤن) اس کی نسبت حضرت علی سے عراق والون نے سوال کیا۔ اونہون نے کہا مغیرہ محض جھوٹ کہتا ہے ہم سب مین چھوٹے اوسوقت قثم بن عباس تھے۔

اس باب مین بھی اختلاف ہے کہ جس روز رسول اللہ مرے ہین تو آپ کی عمر کیا تھی۔ ابن عباس اور بی بی عایشہ اور معاویہ اور ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ آپ کی عمر ترسیٹھ برس کی تھی۔ اور نیز ابن عباس نے اور وغفل بن حنظلہ نے کہا ہے کہ پینیٹھ برس کی عمر تھی۔ اور عروۃ بن الزبیر کا قول ہے کہ آپ کی عمر ساٹھ برس کی ہوئی تھی۔

اسامہ بن زید کے لشکر کی روانگی

۹ حضرت ابوبکر کا اسامہ کے لشکر کو روانگی کے لئے تیار کرانا۔

ہم یہ اوپر ذکر کرچکے ہین۔ کہ نبی صلعم نے اسامہ بن زید کو امیرلشکر مقرر کیا تھا اور اونہین حکم دیا تھا۔ کہ وہ اوسے لیکر شام کو جائین۔ اور اس لشکر مین مدینہ والے اور اوس کے گرد کے لوگ جمع کئے تھے۔ جن مین حضرت عمر بن الخطاب بھی تھے ابھی لشکر جانے نہین پایا تھا۔ کہ اسی مین نبی صلعم کی وفات ہوگئی۔ اور عرب کا ہر ایک قبیلہ عامۃً یا خاصۃً مرتد ہوگیا۔ اور منافقین کا نفاق کھل گیا۔ اور یہود اور نصرانیون نے بھی شرارت شروع کی۔ اور نبی صلعم کے فقدان اور مسلمانونکی قلت تعداد اور اعدا کی کثرت سے مسلمانون کا ایسا حال ہوگیا۔ کہ جیسے بارش کی رات مین بکریون کا حال ہوتا ہے۔ اسواسطے جب لوگون نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر بدستور سابق اسامہ کی روانگی کی طرف مائل ہین تو اونہون نے اون سے کہا۔

کہ یہ لوگ یعنی اسامہ کا لشکر ہی اسلام کی فوج ہین اور عرب کی جو حالت ہو رہی ہے اوسے آپ دیکھتے ہین - کہ وہ آپ کے برخلاف سرکشی پر مستعد ہین آپ کو یہ مناسب نہین ہے کہ مسلمانون کی جماعت کو اس نازک وقت مین کہین متفرق کر دین - اور اپنے سے دور انہین بھیجدین - حضرت ابوبکر نے کہا - واللہ اگر مجھے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اسامہ کے لشکر کے جانے سے مجھے کوئی درندہ پھاڑ ڈالیگا تب بھی تو مین اسامہ کے لشکر کو ضرور ہی بھیجون گا - اور رسول اللہ نے جس بات کا حکم دیا ہے اوسے پورا ہی کر کر رہون گا -

پھر آکر لوگون کے سامنے خطبہ کیا - اور انہین غزا کے واسطے تیار ہونے کا حکم دیا - اور کہا - کہ جو اسامہ کے لشکر کے آدمی ہین اپنے لشکرگاہ جرف کی طرف چلے جائین - وہ سب اون کے حکم کے بموجب نکل کر لشکر مین شامل ہو گئے - اور حضرت ابوبکر کے پاس وہ ہی باقی رہ گئے جو ان قبائل مین سے اپنے اپنے ملکون کو ہجرت کر کے چلے گئے تھے - وہ لوگ اپنے اپنے قبائل کے گردگشت کرتے رہے کیونکہ اونکی تعداد بہت ہی تھوڑی تھی -

۱۰ اسامہ کے لوٹنے کی اور انصار کا اسامہ کی بجائے کسی سن رسیدہ شخص کے تقرر کی درخواست کرنا

جب لشکر کے سب آدمی اپنے لشکرگاہ جرف مین جمع ہو گئے - اور اونکی تعداد پوری ہو گئی تو اسامہ نے حضرت عمر بن الخطاب کو جو اون کے ساتھ لشکر مین تھے حضرت ابوبکر کے پاس بھیجا - اور یہ کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ مین ان سب کو لیکر آپ پاس لوٹ آون - اور کہا کہ میرے ساتھ بڑے بڑے لوگ ہین اور تمام اکابر اس لشکر مین شریک ہین مجھے خلیفہ رسول اللہ اور حرم رسول اللہ کا اور مسلمانون کا

بڑا اندیشہ ہے کہ کہین مرتد آکر اونہین تباہ و برباد نہ کر ڈالین۔

سوائے اس کے جو لوگ اسامہ کے ساتھ انصار مین سے تھے اونہون نے عمر بن الخطاب سے یہ بھی کہدیا کہ آپ جائیے اور حضرت ابو بکر خلیفہ رسول اللہ سے ہماری طرف سے کہئیے کہ ہم چاہتے ہین کسی ایسے کو ہم پر امیر لشکر مقرر کیجئے جو اسامہ سے عمر مین زیادہ ہو۔

پھر حضرت عمر اسامہ کی اجازت سے حضرت ابو بکر کے پاس گئے۔ اور جو کچھ اسامہ نے کہا تھا وہ اون سے بیان کیا۔ حضرت ابو بکر نے کہا۔ کہ اگر مجھے یہ بھی خوف ہو کہ مجھے کتے اور بھیڑیے پھاڑ کر کھا جائین گے تب بھی تو مین اسامہ کو ضرور بھیجون گا۔ اور جو حکم نبی صلعم نے کیا ہے اوسے کبھی رد نہ کرونگا۔ چاہئے میرے پاس اس شہر مین میرے سوا ایک آدمی بھی نہ رہے۔

پھر حضرت عمر نے کہا انصار چاہتے ہین کہ آپ کسی ایسے شخص کو امیر لشکر مقرر کیجئے جو اسامہ سے عمر مین بڑا ہو۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر بیٹھے سے اوچھل پڑے اور حضرت عمر کی داڑھی پکڑ کر کہا تیری ماں تجھے روئے ابن الخطاب رسول اللہ نے تو اسامہ کو امیر لشکر کیا ہے اور تو مجھ سے کہتا ہے کہ مین اوسے معزول کر دون یہ کبھی نہین ہو سکتا ہے۔ لشکر کا امیر اسامہ ہی رہے گا۔

۱۱ حضرت ابو بکر کا اسامہ کو وصایا کے روانہ کرنا اور حضرت عمر کو اون سے مانگ لینا

پھر حضرت ابو بکر مدینہ سے نکلکر لشکر مین آئے۔ اور اونہین روانہ کیا۔ اور اونکی مشایعت کی خود تو پیدل چلتے تھے اور اسامہ سوار تھے۔ اسامہ نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ یا تو آپ سوار ہو جائیے یا مجھے اجازت دیجئے کہ مین اتر پڑون۔ حضرت ابو بکر نے کہا

واللہ نہ تو مین تجھے اترنے دونگا۔ اور نہ مین سوار ہونگا۔ میرا کیا نقصان ہے کہ ایک ساعت کے لئے اپنے قدم فی سبیل اللہ گرد آلود کرلون۔ غازی کے واسطے ہر قدم پر جو وہ غزا کے لئے رکھتا ہے سات سو نیکیان لکھی جاتی ہین۔ اور سات سو درجہ اوس کے بلند ہوتے ہین۔ اور سات سو بدیان اوسکی نامہ اعمال سے محو کردی جاتی ہین۔

پہر حضرت ابوبکر لوٹنے لگے تو اسامہ سے کہا۔ کہ اگر تمہارے نزدیک مناسب ہو تو عمر کو میری اعانت کے لئے میرے پاس چھوڑ دو۔ اسامہ نے اونکو اجازت دیدی

پہر حضرت ابوبکر نے اسامہ کو وصیت کی۔ کہ تم کسی امر مین کسی سے خیانت نہ کرو۔ اور نہ کسی سے غدر و فریب کرو۔ اور نہ اپنے کامون مین حد سے بڑہ جاؤ۔ اور نہ کسی کے ناک کان کاٹو۔ اور نہ بچون بڑے بوڑہون اور عورتون کو قتل کرو۔ اور نہ خرماستان کو کہودو۔ اور جلاؤ اور نہ کسی پہلدار درخت کو کاٹو۔ اور نہ بکری گاے اور اونٹون کو ذبح کرڈالو۔ قریب ہے کہ تمہارا گزر ایسے لوگون پر ہوگا کہ جو صوامع اور معابد مین عزلت گزین ہوگئے ہین۔ چاہئے کہ اون سے اور اون کے مال و اسباب وغیرہ سے کچھہ پرخاش نہ کرو۔ اور تم لوگ اسی طرح ایسے لوگون سے بھی ملوگے جو اپنے سرون کے درمیان منڈاتے ہون گے۔ اور گرد کے بال پگڑی کی طرح چھوڑتے ہون گے۔ اونہین تم تلوارون سے مارو۔ تاکہ وہ اللہ کے نام کی برکت سے مندفع ہوجائین۔ اور اسامہ کو یہ بھی وصیت کی کہ وہ سب باتین بجالانا جو رسول اللہ صلعم نے تم سے کرنے کو کہا تھا۔

۱۲ اسامہ کی واپسی اور اوس سے مسلمانون کا فائدہ

پہر اسامہ روانہ ہوے۔ اور بنی قضاعہ کے اون

قبائل سے لڑے جو مرتد ہو گئے تھے۔ اور اونہین خوب لوٹ کھسوٹ کر آئے کوئی چالیس روز اور بعض کے نزدیک ستر روز اونہین اس جانے اور آنے مین لگے۔ اس اسامہ کے لشکر کی روانگی سے مسلمانون کا نہایت ہی بڑا فائدہ ہوا۔ کیونکہ جب عربون نے اون کی لشکر کشی کا حال سنا تو وہ کہنے لگے کہ اگر مسلمانون مین قوت نہ ہوتی تو وہ اس لشکر کو باہر نہ بھیجتے۔ اور اس وجہ سے اونہون نے وہ بہت سی مخالفتین نہ کین جن کے کرنے کا وہ ارادہ کر رہے تھے

اسود عنسی کے حالات یمن مین

۱۳ رسول اللہ کے عامل یمن اور حضرموت مین

اس شخص کا نام عیہلہ بن کعب بن عوف العنسی بنون تھا۔ عنس قبیلہ مذحج کا ایک بطن ہے۔ اور اوس کا لقب ذوالخمار (اوڑھنی والا) تھا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ ایک عمامہ باندھے رہتا اور ایک چادر اوڑھے رہتا تھا۔

جس وقت باذان اور یمن والے مسلمان ہو گئے تو نبی صلعم نے تمام یمن کی حکومت اوسے ہی دیدی تھی اور تمام مخالیف (یمن کے قریون اور اضلاع) پر اوسے ہی امیر بنا دیا تھا۔ چنانچہ وہ اسی طرح اپنے مرنے تک وہانکا حاکم رہا۔ لیکن جب باذان مر گیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے اپنے امرا یمن مین جا بجا بھیجدیے اور نجران پر عمرو بن حزم کو اور نجران اور زبید کے درمیان کے علاقہ پر خالد بن سعید بن العاص کو اور ہمدان پر عامر بن شہر کو اور صنعا پر شہر بن باذان کو اور عک اور اشعریین پر طاہر بن ابی ہالہ کو اور مارب پر ابو موسی کو اور جند پر یعلی بن امیہ کو مقرر کر دیا۔ اور معاذ کو معلم بنا یا۔ کہ وہ یمن اور حضرموت

کے علاقون مین جا بجا پہرا کرتے تھے اور نیز رسول اللہ نے حضرموت کے علاقہ
پر زیاد بن لبید الانصاری کو اور سکاسک اور سکون پر عکاسہ بن ثور کو اور بنی
معاویہ بن کندہ پر عبد اللہ یا مہاجر کو عامل کیا تھا۔ مگر اس عبد اللہ یا مہاجر کے تقرر
کے قریب ہی رسول اللہ بیمار ہو گئے۔ اور ادن کا جانا ملتوی رہگیا۔ آخر کو حضرت
ابو بکر نے ادنہین اپنی جگہ پر روانہ کیا۔ غرض جسوقت رسول اللہ نے وفات
پائی ہے تو اوسوقت یمن اور حضرموت مین آپکے عامل یہی لوگ تھے۔

۱۴ اسود کا ملک یمن سے مسلمانون کو نکالکر تمام ملک کا مالک ہو جانا۔

اول جو اسود کاذب سے متعرض ہوا وہ شہر اور فیروز اور داویہ تھے۔ جس وقت رسول اللہ صلعم
اپنے حجۃ الوداع سے واپس آئے۔ اور اس سفر کی ماندگی سے کچھ بیمار ہو گئے
اور اوسکی خبر اوس کو ہوئی تو اوسی وقت اوس نے نبوت کا دعوی کیا۔ یہ شخص
بڑا شعبدہ باز تھا اور اپنے لوگون کو عجیب عجیب کرتب دکھایا کرتا تھا۔ اس سے
مذحج اس کے مطیع ہو گئے۔ جو روتین اسلام مین ہوئین ہین ادن مین اسود کی روت
سب سے اول ہوئی ہے۔ اور یہ واقعہ خاص رسول اللہ صلعم کے عہد کا ہے۔

یہ اسود نجران پر چڑھ آیا۔ اور وہان سے عمرو بن حزم اور خالد بن سعید کو نکالدیا
اور (اس کا وزیر) قیس بن عبد یغوث بن مکشوح بھی فروۃ بن مسیک پر چڑھ دوڑا
جو مراد پر عامل تھے اور ادنہین وہان سے نکالدیا۔ اور جہان وہ رہا کرتے تھے
وہ رہنے لگا۔ ادہر اسود نجران سے صنعا کو روانہ ہوا۔ یہان شہر بن باذان نے
اوس کا مقابلہ کیا۔ مگر اسود کے خروج سے پچیس دن کے بعد شہر مارا گیا۔ یہ دیکھکر
معاذ وہان سے بھاگے۔ اور مارب مین جاکر ابو موسیٰ سے مل گئے۔ یہان سے

ابو موسی اور معاذ دونون حضرموت کو چلے گئے - اب رہے وہ لوگ جو مذحج مین سے اپنے اسلام پر قایم رہے وہ فروہ کے پاس چلے آئے - اور یمن کا ملک کل اسود کے قبضہ مین چلا گیا - اور وہان جو امیر تھے وہ طاہر بن ابی ہالہ کے پاس چلے گئے مگر عمرو اور خالد مدینہ کو چلے آئے - اور طاہر کوہستان عک اور کوہستان صنعا مین چلے گئے - اور اسود مشرق مین صحرائی حضرموت سے مغرب کو طائف تک اور شمال مین بحرین احساتک اور جنوب مین عدن تک کا مالک ہوگیا - اور اوس کی حکومت ملک مین اسقدر جلد پھیل گئی - کہ جیسے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک آگ لگ جاتی ہے - جس روز اوسکی لڑائی شہر سے ہوئی ہے اوس روز اوس کے ساتھ صرف سات سو سوار تھے - اور ان کے علاوہ سانڈنی سوار بھی کچھ اور اوس کے ساتھ تھے - مگر اب اوسکی حکومت خوب مضبوط ہوگئی - مذحج مین اوس کا خلیفہ عمرو بن معدی کرب تھا اور جند پر قیس بن عبد یغوث کو اوس نے مقرر کر رکھا تھا - اور فیروز اور داذویہ کو ابنائے فارس کی حکومت سپرد تھی - اور اسود نے شہر بن باذان کے مارے جانے کے بعد اوسکی بی بی سے نکاح کر لیا تھا - جو فیروز کے چچا کی بیٹی تھی -

۱۵ مسلمانون کی کمزوری اور حشنش ابن قیس اور فیروز اور داذویہ کی سازش اسود کے قتل کے لئے

اب جو مسلمان حضرموت مین تھے اون کو یہ خوف ہوا کہ کہین اسود اون پر کچھ فوج نہ بھیجدے - یا کوئی اسود کے ہی طرح اور کذاب وہان بھی نہ اٹھہ کھڑا ہوا - اس لئے معاذ نے یہ حکمت کی کہ قبیلہ سکون مین نکاح کر لیا - جس سے وہ لوگ ان کے ساتھ عطوفت سے پیش آنے لگے -

اسی مین سکون کے اور اون مسلمانون کے پاس جو مین مین تھے رسول اللہ کا فرمان آیا جس مین آپنے اسود سے قتال کے لئے حکم دیا تھا۔ اس لئے معاذ اوسکی تعمیل کرنے کے لئے مستعد ہوے اور مسلمانون کے دل قوی ہو گئے یہ فرمان نبی صلعم کے پاس سے وبربن یخنس الازدی لایا تھا۔ جشنش دیلمی نے بیان کیا ہے کہ جب ہمارے یعنی جشنش فیروز اور داودیہ کے پاس نبی صلعم کے فرامین آئے۔ جس مین آپنے فرمایا تھا کہ اسود کو یا تو لڑ کر قتل کر دین یا دھوکہ سے مار ڈالین۔ اور اون لوگون سے جو اپنے دین پر برقرار ہین خط و کتابت کرین۔ تو ہم نے ان پر عمل کیا۔ مگر معاملہ بڑا ٹیڑھا ہو گیا تھا۔

اسی مین معلوم ہوا۔ کہ اسود قیس بن عبد یغوث سے کچھ بدظن ہو گیا ہے۔ ہم نے آپس مین کہا۔ کہ قیس کو اپنی جان کا اوس سے اندیشہ ہو گیا ہے۔ اگر ہم اوس سے بات چیت کرین تو وہ ہم سے فوراً مل جائے گا۔ اس لئے ہم نے اوسے ہمارا شریک ہونے کے لئے کہا۔ اوس نے فوراً منظور کر لیا۔ اور ہم نے اور لوگون سے بھی خط و کتابت کی۔ اسود کو اوس کے شیطان نے اس کی کچھ خبر دیدی۔ اوس نے قیس کو بلایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ اوس کے شیطان نے کہا ہے کہ قیس کو مار ڈال۔ کیونکہ وہ دشمنون سے مل گیا ہے۔ اس واسطے قیس نے قسم کہائی۔ کہ آپ کی عظمت میرے دل مین اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ ایسی باتون کا مجھے کبھی خیال بھی ہونا دشوار ہے۔

اس کے بعد قیس ہمارے پاس آیا۔ اور بولا۔ اے جشنش اے فیروز اے داودیہ اور جو جو باتین کہ اسود سے اور اوس سے ہوئی تھیں وہ سب اوس نے

ہم سے کہدین۔ ہم تو یہان یہ باتین کر ہی رہے تھے کہ اسی مین اسود نے ہمین بلایا۔ اور ہمین دھمکیان دین۔ مگر ہم نے اوس سے بڑی عذر و معذرت کی۔ اور جیسے تیسے اوس سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔

ابھی تک اوس کا شبہ ہماری طرف سے رفع نہین ہوا تھا۔ اور ہم اوس سے اندیشناک ہو رہے تھے کہ اسی مین ہمارے پاس عامر بن شہر اور ذی زود اور ذو الکلاع اور ذی ظلیم کے پاس سے خطوط آئے۔ جن مین اونہون نے لکھا تھا کہ ہم تمہاری امداد و نصرت کو موجود ہین۔ ہم نے بھی اونہین خط لکھے اور اون سے کہا کہ اوسوقت تک کوئی کام نہ کرو کہ ہم اپنا کام مضبوط کر لین۔ اون کے پاس رسول اللہ صلعم کے فرمان آئے تھے۔ اسی سبب سے اونہون نے ہمین بہڑکایا تھا۔ اور اسیطرح رسول اللہ نے نجران والون کو بھی لکھا تھا۔ اونہون نے بھی اوس کی تعمیل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ جب یہ بات اسود کو معلوم ہوئی تو اوسکو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو گیا۔

۱۶ حبشن کا آزاد زوجہ اسود کو بھی سازش مین شریک کرنا۔

حبشن کہتے ہین کہ مین اسود کی بی بی آزاد کے پاس گیا جس سے اسود نے اوس کے شوہر شہر بن باذان کے قتل کے بعد نکاح کر لیا تھا۔ اور اوس کو مین نے اپنے ساتھ اس سازش مین شریک ہونے کے لئے کہا۔ اور اوس کے شوہر کے قتل اور اوس کے خاندان کی ہلاکت کا ذکر کیا۔ اور اوس کے قبیلہ کی عورتون کی فضیحت و رسوائی کا بیان کیا۔ اس سے وہ بھی ہماری شرکت کے لئے راضی ہو گئی۔ اور کہنے لگی۔ واللہ اللہ تعالی نے کوئی آدمی ایسا نہین پیدا کیا جو مجھے اسود سے

بڑھکر برا لگتا ہے۔ وہ کم بخت نہ تو کوئی خدا تعالیٰ کا ہی حق ادا کرتا ہے اور نہ اوسے
کسی محرم سے ہی پرہیز ہے تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو اوس کا مجھے حال بتانا مین
تمہاری مدد کرون گی۔ جشنس کہتے ہین کہ مین وہان سے نکل کر آیا اور فیروز
اور داودیہ اور قیس کو اس کی خبر دی۔

وہ کہتے ہین کہ اسی مین اسود کے پاس سے ایک آدمی آیا اور قیس کو بلایا
قیس مذحج اور ہمدان کے دس آدمی لیکر اسود کے پاس گیا۔ اس سے اسود کو
یہ جرأت نہ ہوئی کہ ان دس آدمیون کے ہوتے ہوئے وہ قیس کو مار ڈالے
اور اوس سے کہنے لگا کہ کیا مین نے تجھ سے سچ سچ نہین کہدیا۔ مگر تو مجھ سے جھوٹ
ہی کہتا ہے وہ یعنی اوس کا شیطان کہتا ہے کہ تو قیس کا ہاتھ مت قطع کر وہ تیری
گردن مار یگا قیس نے کہا یہ تو حق نہین ہے تیرا ساتھی اور تو اللہ کا رسول ہے
جو تجھے منظور ہے اوس کا مجھے حکم کر مین اوسکی تعمیل کرونگا۔ نہین تو مین اپنے کو
ہلاک کر ڈالون گا۔ کیونکہ ایک موت بہت موتون سے کہین آسان ہے۔
مین اکیلا اگر مر جاؤن تو اس سے بہتر ہے کہ تو اور تیرے ساتھی وغیرہ ماری جائین
اس سے اسود کا دل نرم پڑ گیا۔ اور اوسے چھوڑ دیا۔ قیس وہان سے نکل کر
باہر آیا۔ اور ہمارے پاس ہوتا ہوا گیا۔ بیٹھا نہین مگر یہ کہہ گیا کہ تم اپنا کام کرو۔

پھر اسود کچھ آدمیون کے ساتھ نکل کر باہر آیا۔ اور ہم اوس کی تعظیم کیلئے
کھڑے ہو گئے۔ دروازہ پر کوئی سو گائین اور اونٹ تھے اونہین اوس نے
ذبح کیا۔ پھر فیروز کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ فیروز جو بات کہ تیری نسبت
مین نے سنی ہے کیا وہ سچ ہے۔ اور حربہ اوس کے برابر کر کے کہا۔ میرا ارادہ تھا

کہ مین تجھے ذبح کرڈالون - فیروز نے کہا - تو نے تو ہمین اپنا سسرالی بنایا اور اوس سے ہمین فضیلت بخشی ہے اگر تو نبی نہ ہوتا تو ہم اپنے نصیب تیرے ہاتھ بڑی سی بڑی قیمت کو بھی کبھی فروخت نہ کرتے - تیری اطاعت مین دین اور دنیا ہمین دونو حاصل ہوتے ہین - اسود نے کہا کہ تو اس کی قسم کہا کہ تو سچ کہتا ہے - اس لئے اوس نے قسم کہائی - اسی مین کسی شخص نے اسود سے فیروز کی چغلی کہائی - فیروز اس بات کو سن رہا تھا اور اسود کہہ رہا تھا کہ مین اوسے اور اوس کے رفیقون کو کل مار ڈالون گا - پھر منہ جو پھیرا دیکھتا کیا ہے کہ وہان تو فیروز بھی موجود ہے - فیروز نے اوسے قسم یاد دلائی - پھر اسود تو اندر چلا گیا اور فیروز لوٹ آیا اور ہم سے سارا حال بیان کردیا -

پھر قیس کو ہم نے بلایا - اور جب وہ آیا تو ہم سب نے یہ مشورہ کیا - کہ مین اسود کی عورت کے پاس جاؤن اور اوس سے اپنے ارادہ کا حال بیان کرون - اور اوس مین جو وہ رائے دے - اوسے معلوم کرون - چنانچہ مین اوس کے پاس گیا - اور اوس سے اپنے ارادہ کا حال ظاہر کیا - اوس بی بی نے کہا - کہ اسود خوب ہوشیار ہے قصر مین کوئی جگہہ اس مکان کے سوا ایسی نہین ہے کہ جہان پہرہ چوکی والے نہ ہون - اس مکان کی پشت فلان فلان طرف کو ہے - اگر تم اس طرف شام کو آؤ - اور وہان سے نقب لگاؤ - تو وہان تمہین کوئی آدمی نہ ملے گا - اوسوقت تم جو چاہو کرسکتے ہو - کوئی اوسکا بچانے والا نہ ہوگا - اور وہان تم کو چراغ اور ہتیار بھی رکھے ہوے ملین گے -

اسی مین اسود اپنے کسی کمرہ سے نکل کر باہر آیا - اور مجھے اوس نے دیکھ لیا

اور پوچھا کہ تو یہان کیون آیا۔ اور میرے سر پر ایک ایسا دھکا مارا کہ جس سے مین گر گیا۔ وہ بڑا طاقت ور شخص تھا۔ یہ دیکھتے ہی اوس کی بی بی ایسی چلا پڑی کہ وہ حیران ہو گیا۔ اوس کی بی بی نے کہا۔ کہ یہ میرے چچا کا بیٹا ہے۔ اور مجھ سے ملنے کو آیا ہے تو اوس کے ساتھ اس طرح پیش آتا ہے۔ اس سے اسود نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور مین اپنے دوستون کے پاس چلا آیا۔ اور اون سے سارا حال بیان کر دیا۔ کہ اب اپنا بچاؤ ضرور ہے اور بھاگنے کا سامان کرنا چاہئے

اسوقت ہم تو اپنی ان باتون کا ذکر کر رہے تھے۔ اور نہایت پریشانی کی حالت مین تھے۔ کہ آزاد کا آدمی میرے پاس آیا۔ اور مجھ سے کہا کہ جو بات میرے اور تیرے درمیان قرار پا گئی ہے اوس مین سستی نہ کرنا۔ مین نے اوس کے جواب مین کہدیا کہ ہرگز سستی نہ کرین گے۔ اور اوسکی ہر طرح تشفی کر دی

۱۰۴ ان سازش کرنے والون کا مکان مین نقب لگا کر اندر جانا اور فیروز کا اسود کو قتل کرنا

پھر ہم نے فیروز سے کہا۔ کہ آزاد کے پاس چل اور اوس سے بالمشافہ چلکر تو بھی اس بات کو پکا کر لے۔ چنانچہ وہ گیا۔ اور اوس سے بات چیت کی۔ جب آزاد نے اوس سے بھی وہ باتین کین جو مجھ سے کی تھین تو اوس نے کہا کہ ہم ان اندرونی مکانون مین نقب لگائین گے۔ جب فیروز اندر گیا۔ اور آزاد کے پاس ملاقاتی کے طور پر جا کر بیٹھا تو اتنے مین اسود بھی وہان آ گیا۔ اور دوسرے مرد کو اپنی بی بی کے پاس بیٹھا دیکھکر اوسے غیرت آ گئی۔ اس پر اوسکی بی بی نے اوس سے کہا کہ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ اور میرے قریب کا رشتہ دار اور محرم ہے اس پر اسود نے اور تو کچھ نہ کہا۔ مگر فیروز کو وہان سے نکالدیا۔

جب شام ہوئی تو ہم نے اپنا کام شروع کیا - اور اپنے ساتھیون کو
اوس سے خبردار کر دیا - اور ہمانیون اور حمیریون نے جو ہمین لکھا تھا اوسکے
سبب سے ہم نے جلدی کی - اور مکان مین نقب لگایا - اور اوسمین گھس گئے
وہان چراغ ایک کونڈے کے نیچے رکھا ہوا تھا - اسوقت ہم سب کو
فیروز پر بڑا بھروسہ تھا کیونکہ ہم سب مین وہ ہی بڑا زبردست اور قوی تھا
اوس سے ہم نے کہا اب جو کچھہ کرنا ہے جلدی سے کر وہ ہمارے ساتھ ہی
آگے بڑھا - اسوقت ہم ایسے موقع پر ٹھہرے رہے کہ پہرہ والون کے اور
اوس کے درمیان مین تھے - تاکہ اوسکو کچھہ نقصان نہ پہونچے - جب وہ
دروازہ کے قریب گیا تو اوسے بڑے زور کے خراٹون کی آواز آئی -
اور دیکھا کہ آزاد وہان بیٹھی ہوئی ہے - جب فیروز دروازہ پر جاکر کھڑا ہوا -
تو اسود کو اوس کے شیطان نے اُٹھا کر بٹھا دیا - اور وہ اپنے شیطان
کی طرف سے بولنے لگا - کہ فیروز مجھہ سے اور تجھہ سے کیا واسطہ ہے جو تو یہان
آیا ہے - فیروز کو اسوقت یہ اندیشہ ہوا کہ اگر اسوقت موقع کو چھوڑ کر لوٹ آیا -
تو وہ بھی ہلاک ہو جائے گا اور وہ عورت بھی مارے جائے گی -

اس لئے اوس نے فرتی کی - اور بعجلت تمام اسود سے لپٹ گیا - فیروز
ایک اونٹ کی طرح لنبا جوان تھا اوس نے اسود کا سر پکڑ کر اوسے مارا اور
گردن توڑ دی اور اوس کی پیٹھہ پر اپنا گھٹنا ایسا مارا کہ اوسکی پیٹھہ توڑ ڈالی
پھر اٹھا - کہ نکل کر باہر آئے - آزاد نے اوس کا دوڑ کر دامن پکڑ لیا - وہ یہ
سمجھی ہوئی تھی کہ فیروز نے ابھی اوسے قتل نہین کیا ہے - فیروز نے اوس سے

کہا کہ مین نے اوسے مار ڈالا ہے۔ اور تیر اوسپر سے چھڑا دیا ہے پھر فیروز نکلا اور ہم سے کہا کہ مین نے اسود کو مار ڈالا۔ اس پر ہم بھی اندر دوڑے دیکھا تو ایسے خرخر کرتا ہے کہ جیسے بیل ڈکارتا ہو۔ مین نے چھری سے اوس کا سر کاٹ لیا۔

یہ گڑبڑ سن کر محل کے پہرہ والے دوڑے۔ اور پوچھا کہ یہ کیا ہے آزاد نے کہا کہ پیغمبر پر وحی نازل ہوئی اس سے وہ خاموش ہو کر چلے گئے۔

۱۸ مسلمانون کی اور اسودیون کی آپس مین لوٹ کھسوٹ اور صنعا مین مسلمانونکا تسلط

اب مین اور فیروز داذویہ اور قیس نے بیٹھکر آپس مین مشورہ کیا کہ اپنے باقی رفیقون کو اس کی کیونکر خبر دین۔ اور یہ تجویز کی کہ اس کی ندا کرین۔ جب صبح ہوئی تو ہمارے اور ہمارے اصحاب کے درمیان جو شعار تھا اوس کی ندا کی۔ اس سے مسلمان اور کافر دونو گھبرا اٹھے۔ پھر ہم نے اذان کہی۔ اور مین نے کہا اشھد انّ محمّدا رسول اللہ وان عیھلۃ کذّاب (یعنی محمدؐ خدا تعالی کے سچے رسول ہین اور عیہلہ جھوٹا ہے) اور اونکی طرف اسود کا سر پھینک دیا۔

اسپر اسود کے لوگون نے اور اوس کے پہرہ والون نے ہمین گھیر لیا اور لوٹنا کھسوٹنا شروع کر دیا اور بہت سے ہمارے پکڑ لئے اور مال لوٹ لیا۔ اس پر ہم نے بھی صنعا والون سے کہدیا کہ اون کے پاس اسود کے آدمیون مین سے جو لوگ ہون وہ اونہین پکڑ لین۔ چنانچہ انہون نے بھی پکڑ لئے۔ جب اوس کے اصحاب نکل کر باہر گئے۔ تو اون کے ستر آدمی مفقود تھے۔

اس لئے اونہون نے ہمارے پاس اون کے دینے کا پیغام بھیجا۔ اور ہم نے بھی اپنے بچون کے واپس کرنیکے لئے اون سے کہا۔ کہ اگر تم اونہین چھوڑ دوگے تو ہم بھی تمہارے آدمیون کو چھوڑ دین گے۔ چنانچہ طرفین نے ایک دوسرے کے آدمی چھوڑ دئے۔ اور وہ ہم سے کچھ بھی نہ لیسکے اور یہان سے نکل کر صنعا اور نجران کے درمیان پھرنے لگے۔ اور نبی صلعم کے اصحاب اپنے اپنے علاقون مین پہر بدستور سابق چلے آئے۔ اسوقت نماز ہمین معاذ بن جبل پڑہایا کرتے تھے۔

۱۹ اسود کے قتل کی خبر رسول اللہ کو پہونچنا

پھر ہم نے رسول اللہ صلعم کو یہ سب حال لکہکر بھیجا۔ یہ واقعہ آپکے ایام حیات کا ہی تھا۔ وہان آپ کو اوسی رات خبر پہونچ گئی تھی۔ جب ہمارے قاصد مدینہ پہونچے تو رسول اللہ وفات پا چکے تھے۔ اوسکا جواب ہمین حضرت ابوبکر نے دیا۔ ابن عمر کہتے ہین۔ کہ جس رات کو اسود مارا گیا تھا۔ رسول اللہ کو اللہ تعالی کے یہان سے اوسی رات خبر ہوگئی تھی۔ چنانچہ آپنے فرمایا تھا۔ کہ عنسی مارا گیا۔ اوسے ایک مبارک شخص نے جو مبارک خاندان سے ہے قتل کیا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ اوسے کس نے قتل کیا ہے آپنے فرمایا فیروز نے۔

کہتے ہین کہ اس عنسی کا جھگڑا اول سے آخر تک سب تین مہینے رہا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ چار مہینے کے قریب قریب اوسکا جھگڑا باقی رہا تھا۔ بشیر مدینہ مین اوسکے قتل کی خبر لیکر آخر ربیع الاول مین پہونچا۔ اسوقت رسول اللہ کی وفات ہوچکی تھی۔ حضرت ابوبکر کو یہ پہلی ہی بشارت پہونچی تھی۔ اسوقت وہ مدینہ مین ہی تھے

فیروز نے بیان کیا ہے کہ جب ہم نے اسود کو قتل کیا تو ہماری علمداری بدستور سابق بہر ہوگئی۔ اور ہم نے معاذ بن جبل کو بلایا۔ اور اونہون نے آکر ہم کو نماز پڑہائی اسوقت ہم سب بے خوشی منا رہے تھے کہ اب کوئی ایسی بات نہ رہی جسے ہم بُرا سمجھتے ہین۔ صرف یہی چند سوار اسود کے باقی ہین جن کو اب ہم ٹہکانے لگا دین گے۔ مگر اسی مین ہمین خبر آئی کہ رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا۔ اس خبر کے پہونچتے ہی تمام معاملہ درہم برہم ہوگیا۔ اور تمام ملک مین گڑبڑی پہیل گئی۔

۲۰ بی بی فاطمہ اور عبداللہ بن ابی بکر کی وفات اور یزدگرد کی تخت نشینی اور اسلم مولی عمر بن الخطاب

۱۱ھ ہجری مین بی بی فاطمہ بنت نبی صلعم کی وفات بھی تیسری رمضان کو ہوگئی۔ اسوقت اون کی عمر کوئی انتیس برس کی تھی کہتے ہین کہ وہ نبی صلعم کی وفات کے تین مہینے بعد اور بعض کے قول کے بموجب چھ مہینے بعد مری ہین۔ اونہین حضرت علی اور اسما بنت عمیس نے غسل دیا۔ اور عباس بن عبدالمطلب نے نماز پڑہائی۔ اور قبر مین عباس اور اون کے بیٹے فضل اور علی نے اتارا تھا۔

اسی سنہ مین حضرت عبداللہ بن ابی بکر الصدیق کا بھی انتقال ہوگیا۔ اون کے طائف مین ایک تیر آکر لگا تھا (جس کا ذکر اوپر آچکا ہے) اسوقت وہ رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ یہ تیر اون کے ابو محجن نے مارا تھا۔ اسوقت اوسی زخم نے عود کیا۔ اور شوال مین اونکا انتقال ہوگیا۔

اسی سال مین جسمین حضرت ابو بکر خلیفہ ہوے ہین بلاد فارس مین یزدگرد بادشاہ ہوا تھا۔

اور اسی سنہ مین حضرت عمر بن الخطاب نے اپنے مولی اسلم کو مکہ مین اشعریون سے مول لیا تھا۔

ردّہ (یعنی اسلامی بغاوت) کے حالات

۲۱ حضرت ابوبکر کا وجود اسلام کیلئے ایک نعمت ہونا

عبداللہ بن مسعود کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم کے بعد ہماری ایسی حالت ہوگئی تھی کہ اگر اللہ تعالی کی عنایت سے اوسوقت حضرت ابوبکر نہ ہوتے تو ہم سب تباہ وہلاک ہوجاتے۔ حضرت ابوبکر نے یہ ارادہ کرلیا۔ کہ ہم اونٹ کے بچون اور دودہ کے جانورون کے لئے نہ لڑین بلکہ ہم عربی کہانے کہائین۔ اور اوسوقت تک کہ ہمین یقین کامل ہو (یعنے مرتے دم تک) ہم اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہین۔ پہر اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر کا دل اس بات پر جمادیا کہ وہ مرتدون سے لڑین۔ حضرت ابوبکر اون سے خطہ مخزیہ اور حرب مجلیہ کے سوا اور کسی طرح راضی نہ ہوے۔ خطہ مخزیہ سے یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ اس امر کا اقرار کرین کہ جو اون مین سے مارا گیا وہ فی النار ہوا۔ اور جو ہم مین سے مارا گیا وہ جنت مین گیا۔ اور جو ہمارے آدمی ماری گئے اونکی وہ دیت دین۔ اور جو کچھہ ہم نے اون سے لیلیا ہے وہ ہمارے لئے مباح ہے اور لوٹ مین آیا ہے۔ اور جو اونہون نے ہم سے لیا ہے وہ سب ہمین پہیر دین۔ اور حرب مجلیہ سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے دیار سے نکل جائین۔

۲۲ عرب کا ارتداد اور اسد غطفان اور طی کا طلیحہ کے تابع ہونا۔

رہے ردّہ (یعنی بغاوت) کے حالات تو وہ اس طرح ہین کہ جب رسول اللہ صلعم کی وفات

ہوگئی - اور حضرت ابوبکر نے اسامہ کے لشکر کو روانہ کیا - تو تمام عرب مرتد ہوگئے
اور ملک مین فساد کی آگ چارون طرف پھیل گئی - اور قریش اور ثقیف کے
سوا ہر ایک قبیلہ یا تو بالکل مرتد ہوگیا یا اوس کے خاص خاص لوگ مرتد ہوگئے
بجز قریش اور ثقیف کے کوئی قبیلہ عرب کا ایسا نہ تھا کہ اوسمین کوئی نہ کوئی
مرتد نہ ہوا ہو - ان مین مسیلمہ اور طلیحہ کا معاملہ بہت بڑھ گیا - اور طلیحہ کے پاس
طی اور اسد کے عوام لوگ جمع ہوگئے - اور غطفان بھی عُیَیْنہ بن حصن کے
سبب مرتد ہوگئے - کیونکہ عُیَیْنہ کہتا تھا کہ اوس کے دو نو خلیفون اسد اور
غطفان مین سے اگر کوئی نبی ہو تو قریش کے نبی سے بہت اچھا ہے
سوائے اس کے محمدؐ تو مر گئے ہین اور طلیحہ زندہ ہے - اسواسطے عُیَیْنہ اوسکا
تابع ہوگیا - اور غطفان بھی اوسکو دیکھکر طلیحہ کی طرف رجوع ہوگئے تھے -

اس وقت یمامہ اور بنی اسد وغیرہ کی طرف سے نبی صلعم کے رسول آئے -
آپ کی وفات ہوچکی تھی - اونہون نے اپنے خطوط اس لئے حضرت ابوبکر کو
دئے - اور مسیلمہ اور طلیحہ کا سارا حال بیان کیا - حضرت ابوبکر نے کہا کہ
ابھی تم مت جاؤ - اور اپنے امرا وغیرہ کے رسولون کو بھی آنے دو - وہ اس
سے بڑھکر مصیبت کی خبرین لائین گے - چنانچہ ایسا ہی ہوا - کہ ہر طرف سے
نبی صلعم کے امیرون کے خطوط آئے - کہ عرب مرتد ہوگئے اور عموماً یا خصوصاً
سب قبیلون مین بغاوت پھیل گئی ہے - اور مسلمانون پر اون کا تسلط ہوگیا
اسپر حضرت ابوبکر نے اون سے اسی بنا پر محاربہ اور قتال کیا کہ جس پر
رسول اللہ صلعم کیا کرتے تھے اور اون کے رسولون کو اپنے حکم سے

واپس کیا۔ اور اون کے پیچھے اپنے قاصد بھی روانہ کئے۔ اور اسامہ کے آنے کا انتظار کیا۔ کہ جب وہ آجائین تو دشمنون سے لڑائی کیجائے۔

۲۳ قضاعہ کلب اور قین اور سعد ہذیم پر رسول اللہ کے عامل اور اسامہ کا انہین واپس آنا

رسول اللہ کے عمال مین سے قضاعہ اور کلب پر امرء القیس بن الاصبع الکلبی اور قین پر عمرو بن الحکم اور سعد ہذیم پر معاویہ الوالبی عامل تھے۔ ودیعۃ الکلبی اپنے توابع کے ساتھہ مرتد ہوگیا۔ مگر امرء القیس اپنے اسلام پر جمے رہے۔ رجیل بن قطبتہ القینی بھی مرتد ہوگیا۔ ان مین سے عمرو اپنے اسلام مین مضبوط رہے۔ مگر معاویہ سعد ہذیم مین سے اپنے کچھہ توابع کے ساتھہ مرتد ہوگیا۔ اسواسطے حضرت ابوبکر نے امرء القیس کو لکھا۔ جو سکینہ بنت الحسین کے نانا تھے اور امرء القیس اون کے حکم کے بموجب ودیعہ کو ساتھہ لیکر عمرو کے پاس گئے۔ اور رجیل کے مقابلہ مین جاکر قیام کیا۔ اور نیز معاویۃ العذری کے پاس بھی گئے۔ وہان حضرت اسامہ کے سوار بلاد قضاعہ مین پہونچے اور اونہین خوب لوٹا۔ اور غنیمت لیکر صحیح وسالم لوٹ آئے۔

طلیحۃ الاسدی کا حال

۲۴ طلیحہ کی نبوت اور اوسکی اتباع اور توبت

طلیحۃ بن خویلد الاسدی بنی اسد بن خزیمہ سے تھا اور رسول اللہ صلعم کے حین حیات ہی بنی بن بیٹھا تھا۔ اس لئے رسول اللہ صلعم نے طلیحہ کے پاس ضرار بن الازور کو بھیجا۔ اور بنی اسد پر اونہین عامل مقرر کیا اور اونہین حکم دیا۔ کہ جو لوگ مرتد ہوگئے ہین اون کا انتظام کرین۔ اس سے

طلیحہ کی قوت مین ضعف آگیا۔ اور اوس مین کچھہ باقی نہ رہا۔ صرف اتنی ہی کسر رہ گئی۔ کہ اوسے پکڑ کر تلوار سے مار دیا جائے مگر تلوار نے اوسپر کچھہ اثر نہ کیا۔ اس سے لوگون مین یہ مشہور ہو گیا۔ کہ ہتیار طلیحہ پر اثر نہین کرتے ہین۔ اس شہرت سے اوسے یہ فائدہ ہوا۔ کہ لوگ اوس کے پاس بکثرت جمع ہو گئے۔ اوسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا۔

اب تو طلیحہ کی ہمت بڑھ گئی۔ اور وہ کہنے لگا کہ میرے پاس جبرئیل آیا کرتے ہین۔ اور کچھہ اکاذیب بھی اپنے طرف سے جوڑ جاڑ کر اون کو مسجع کیا اور کہنے لگا کہ نماز مین سجدہ نہ کرو۔ اللہ تعالی کو تمہارے منہون کے خاک پر رگڑنے سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا۔ اور نہ اوسے تمہاری پشت کے خم کرنے کی کوئی ضرورت ہے اللہ تعالی کو کھڑے ہو کر یاد کرنا اور اوسکی پرستش کرنا ہی کافی ہے۔ اور اور بھی کتنی ہی باتین اس طرح کی اوس نے بنالی تھین۔ اور عرب قومی عصبیت کے سبب سے اوس کے ساتھہ مل گئے تھے۔ یہی وجھہ ہے کہ اوسکی اتباع اکثر بنی اسد اور غطفان اور طی سے تھی۔

جب طلیحہ کی اتباع بکثرت ہو گئے۔ تو فزارہ اور غطفان طیبہ کے جنوب کی طرف بڑھ آئے۔ مگر طی اپنے علاقہ کے حدود پر اور اسد سمیرا مین ہی مقیم رہے۔ اور عبس اور ثعلبہ بن اسد اور مرہ ربذہ کے پاس ابرق مین مجتمع ہوے۔ اور بنی کنانہ کے کچھہ آدمی آکر اون سے مل گئے۔ اس سے ان لوگون کی اوس ملک مین گنجایش نہ رہی۔ اور اونہین دو فریق مین منقسم ہونا پڑا۔ ایک فریق تو ابرق مین ہی ٹھیرا رہا۔ اور دوسرا فریق ذی القصہ کو چلا آیا۔ اس فریق کی جو ذی القصہ گیا تھا

طلیحہ نے مدد کی۔ اور اپنے بھائی حبال کو اون پر بھیجدیا۔ یہ حبال ان لوگون کا امیر بنا اور اون کے ساتھ جو لوگ ذبل اور لیث اور مدلج کے تھے اونکا بھی امیر مقرر ہوا

۲۵ مرتدین کا زکوۃ دینے سے انکار۔ اور اوسپر حضرت ابوبکر کا اون سے لڑنا اور مرتدین کا حملہ مدینہ پر اور مسلمانون کا اونہین شکست دیکر تعاقب کرنا۔

اب ان لوگون نے مدینہ مین پیغام بھیجا۔ کہ نماز تو پڑہین گے مگر زکوۃ نہ دین گے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ اگر وہ لوگ ایک عقال کے دینے سے بھی انکار کرین گے تو مین اون پر جہاد کرون گا۔ (عقال کے معنی رسی کے ہین۔ یعنی اگر وہ زکوۃ کے اونٹون کی رسی دینے سے بھی انکار کرین گے تب بھی مین اون سے لڑونگا مفسرین نے اس کے معنی مین اختلاف کیا ہے۔ اوسکا لکھنا یہان کچھہ ضرور نہین ہے مگر علامہ بن اثیر کہتے ہین کہ) عقال اوس صدقہ کو کہتے ہین جو صدقہ والون کے ہی خرچ مین آئے۔

پھر حضرت ابوبکر نے اون کے قاصدون کو واپس کر دیا۔ اور اون کے ایلچی لوٹکے چلے گئے۔ اور اپنے لوگون سے جاکر کہا۔ کہ مدینہ مین لوگ بہت تھوڑے ہین۔ اور انہین اس امر کی طمع دلائی۔ کہ وہ مدینہ پر حملہ کرین ادہر جب ایلچی واپس چلے گئے تو حضرت ابوبکر نے مدینہ کے انصار پر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور ابن مسعود کو افسر مقرر کیا۔ اور دشمن کے اور اوسکی تاخت کے قرب کے خوف سے تمام اہل مدینہ کو حکم دیا۔ کہ وہ مسجد مین حاضر رہا کرین۔

تین دن ہی گزرے تھے۔ کہ دشمنون نے مدینہ پر شام آکر حملہ کیا۔ اور کچھہ لوگ ذی حسی امین بھی اپنی امداد کے لئے چھوڑ آئے۔ اور رات کے وقت

انقاب مین چڑہ آئے۔ وہان حضرت ابوبکر کے سپاہی موجود تھے۔ اونہون نے دشمنون کو روکا۔ اور حضرت ابوبکر کو اونکی خبر پہونچی۔ ابوبکر اہل مسجد کو نواضح (پانی لانے والے اونٹون) پر سوار کرا کر وہان پہونچے۔ اور دشمنون کو پسپا کر کے ذی حسی تک اونکا تعاقب کیا۔

ذی حسی مین اون کی امدادی فوج نکل پڑی۔ اور زمین پر مشکین لڑکا دین کہ جن مین اونہون نے ہوا بھر رکہی اور اونہین رسیون سے باندہ رکہا تھا۔ اس سے مسلمانون کے اونٹ بھڑک گئے جن پر مسلمانون کے سپاہی سوار تھے۔ اونٹ اونہین لیکر ایسے بھاگے۔ کہ مدینہ ہی مین آکر دم لیا۔ اسوقت کوئی مسلمان مارا تو نہین گیا۔ مگر کفار کے دل مین یہ خیال آگیا کہ مسلمانون کا کام بگڑ گیا۔ اس لئے اونہون نے اپنے اون آدمیون کو جو ذی القصہ مین تھے کہلا بھیجا۔ کہ مسلمانون کو شکست ہوگئی۔ وہ سنتے ہی اپنے رفیقون کے پاس کو دوڑ آئے۔

ادہر حضرت ابوبکر نے رات بھر مسلمانون کے سپاہیون کا انتظام کیا اور ترتیب کے ساتھ پیادہ نکلے۔ اسوقت ابوبکر کے میمنہ پر نعمان بن مقرن اور میسرہ پر عبداللہ بن مقرن اور چند اول پر سوید بن مقرن تھے۔ ابھی اچھی طرح صبح ہونے بھی نہین پائی تھی کہ مسلمان دشمنون کے سر پر جا پہونچے۔ اور اونہین اوسوقت خبر ہوئی کہ مسلمان اوس ٹیلے پر پہونچ گئے جس پر کہ دشمن پڑے ہوے تھے۔ اور اونہون نے کفار کو قتل کرنا شروع کردیا۔ اس فرقی کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ آفتاب کی کرنین پھوٹنے سے بھی پہلے دشمن پیٹھ پھیر کر چلدئے اور مسلمان اون پر ایسے غالب ہوگئے۔ کہ اون کے پیچھے رہے ہوے مال و اسباب کو بھی لیلیا۔ اور پس ماندون کو

قتل کرڈالا۔ اور پھر حضرت ابوبکر نے ذی القصہ تک اون کا تعاقب کیا۔ اور وہان جاکر قیام کیا۔ اور سپہ سالار بن مقرن کو کچھہ آدمی دیکر وہان مقرر کرکے مدینہ لوٹ آئے یہ حضرت ابوبکر کی سب سے اول فتح تھی۔ اس سے مشرک بہت ذلیل وخراب ہوگئے اسوقت اون سے اور تو کچھہ نہ ہوسکا۔ مگر نبی عبس اور ذبیان نے اپنے قبائل کے مسلمانون کو پکڑا۔ اور اونہین قتل کرڈالا۔ جب یہ بات حضرت ابوبکر نے سنی تو اونہون نے قسم کہاکر کہا۔ کہ جن مشرکون نے مسلمانون کو قتل کیا ہے اونہین کے برابر بلکہ اون سے بھی زیادہ مین اون مشرکون کو قتل کرڈالون گا۔

۲۶ اسامہ کی واپسی اور ابوبکر کا ابرق مین جاکر نبی عبس اور نبی ذبیان کو شکست دینا

اب مسلمانون کی قوت وثبات کو ترقی ہوگئی اسی وقت اون لوگون کے پاس سے جو وصول صدقات پر مقرر تھے اور جن مین صفوان اور زبرقان بن بدر اور عدی بن حاتم بھی تھے مدینہ مین صدقہ آئے۔ اسوقت اسامہ مدینہ سے نکلے ہوے پورے ساٹھہ روز ہوے تھے۔ اس سے تین روز بعد اسامہ بھی آگئے بعض نے کہا ہے کہ اسامہ کے جانے اور آنے مین چالیس دن لگے تھے۔

غرض جب اسامہ آگئے۔ تو حضرت ابوبکر نے اونہین مدینہ پر اپنا خلیفہ کیا اور جو لشکر اون کے ساتھہ گیا تھا اوسے بھی اون کے پاس چھوڑا۔ کہ اسمین اونکا لشکر اور لشکر کے اونٹ آرام کرلین۔ پھر اپنے آدمیون کو ساتھہ لیکر نکلے اگرچہ مسلمانون نے اونہین بہت کچھہ منع کیا۔ اور قسمین بھی دین۔ مگر اونہون نے نہ مانا۔ اور کہا کہ مین خود اس کام کو اس لئے کرتا ہون۔ کہ تم لوگ مجھے دیکھکر میری اقتدا کرو۔ اور پھر ذی حسی اور ذی القصہ کو گئے اور بڑھکر ابرق مین جاکر ڈیرہ ڈالے

اور وہان دشمنون سے لڑے - اللہ تعالیٰ نے مشرکون کو شکست دی - اور ابوبکر نے حُطَیئہ کو قید کر لیا - اور بنی عبس اور بنی بکر بھاگ گئے - اور ابوبکر ابرق مین تین روز ٹھیرے رہے - اور بنی ذبیان پر ایسے غالب ہو گئے کہ اون کا ملک مسلمانون کے قبضہ مین آگیا - اور اون کے حامین مسلمانون کے جانور چرنے لگے - اور اونکے صدقات بھی مسلمانون کے ہاتھ لگ گئے -

یہ عبس اور ذبیان جب یہان سے بھاگے - تو طلیحہ کے پاس پہونچے جو اسوقت سمیرا سے نکل کر بزاخہ مین آگیا تھا - اور وہان ٹھیرا ہوا تھا - اس کے بعد حضرت ابوبکر مدینہ لوٹ آئے -

۲۷ حضرت ابوبکر کا فوج کو امرا مین تقسیم کرکے مرتدین کی تنبیہ کے لئے روانہ کرنا اور مرتدین کو اسلام لانیکے لئے فرمان بھیجنا -

جب اسامہ اور اون کے لشکر نے آرام لیلیا - اور گرد نواح سے مسلمانون کے پاس صدقات بھی اس کثرت سے آگئے - کہ اونکی ضرورتون سے بھی فاضل بچ رہے تو حضرت ابوبکر نے بعوث (یعنی فوج کے دستہ) بنائے - اور اون کے لوا (جھنڈے) تیار کئے - چنانچہ اون کے گیارہ لوا ہوے -

اول لوا خالد بن الولید کو دیا - اور اونہین حکم دیا کہ طلیحہ بن خویلد کی طرف جائین اور جب وہان سے فارغ ہو جائین تو بطاح مین مالک بن نویرہ اگر سرکشی کرے تو اوسکی گوشمالی کرین -

دوسرا لوا عکرمتہ بن ابی جہل کو دیا - اور اونہین مسیلمہ کی طرف روانہ کیا - تیسرا لوا مہاجر بن ابی امیہ کو دیکر اسود عنسی کے لشکر پر بھیجا - اور فرمایا کہ قیس بن مکشوح کے مقابلہ مین اُنبا کی معاونت کرنا - (ابنا اون لوگون کو کہتے ہین جو یمن مین اہل فارس کی

اولاد کے لوگ تھے) اور یہ بھی اوس سے کہا۔ کہ وہان سے آگے بنی کندہ کی طرف بھی جائے جو حضرموت مین تھے۔ چوتھا لواخالد بن سعید کا تھا۔ جسے اونہون نے مشارف الشام پر بھیجا تھا پانچوان لوا عمرو بن العاص کو دیا۔ اور اونہین بنی قضاعہ پر بھیجا۔ چھٹا حذیفہ بن محصن الغلفانی کو عنایت کرکے دبا کے باشندون کی طرف بھیجا اور ساتوان عرفجہ بن ہرثمہ کو دیا۔ اور مہرہ مین جانے کا اونہین حکم دیا۔ اور ان دونو کو فرمایا کہ دونو ملکر ایک دوسرے کے مشورہ سے کام کیا کرین۔ اور شرحبیل بن حسنہ کو عکرمتہ بن ابی جہل کے پیچھے روانہ کیا۔ اور کہا کہ جب یمامہ سے فراغت حاصل ہوجائے تو تم قضاعہ مین چلے جانا۔ اور اپنے سوارون کو لیکر مرتدین سے لڑنا۔ نوان لوا معن بن حاجز کو دیا۔ اور کہا۔ کہ بنی سلیم پر جو ہوازن کے لوگ اون کے ساتھہ ہین اونکی جاکر تنبیہ کرے۔ دسوان سویدین مقرن کو دیا۔ اور یمن کے تہامہ کو اوسے روانہ کیا۔ گیارہوان آخری لوا علاء بن الحضرمی کو دیکر بحرین کو جانیکا حکم دیا۔

جب لشکر اس طرح مرتب ہوگیا۔ تو ذی القصہ سے ہی یہ سب امیر اپنی اپنی منزل مقصود کو چلدیے۔ اور ہر ایک امیر کے ساتھہ اوس کا لشکر روانہ ہوا۔ اور ہر ایک امیر کو حضرت ابوبکر نے نصیحتین کرکے اون سے اون پر عمل کرنے کا عہد بھی لیا اور تمام مرتدین کو خواہ کسی قبیلہ اور ملک کے ہون سب کے نام ایک ہی فرمان تحریر فرمایا اور اوس مین اون سے کہا۔ کہ پھر اسلام کی طرف رجوع کرین۔ ورنہ اسکا نتیجہ اچھا نہوگا اور یہ فرمان اپنے قاصدون کے ہاتھہ اون کے پاس روانہ کئے۔

۲۸ خالد کا بنی طی پر جانا اور تاخت کی دھمکی دینا اور عدی کی وساطت سے اونہین پھر مسلمان کرنا

عنبس اور ذبیان بھاگ گئے۔ اور بزاخہ کے مقام پر طلیحہ کے پاس پہونچے تو اوس نے بنی طی

کے بطون جدیلہ اور غوث کے پاس آدمی بھیجے۔ کہ وہ اوس سے آکر ملحق ہو جائین۔ چنانچہ اون مین کے کچھہ لوگ جلدی جلدی اوس کے پاس جا پہونچے اور طلیحہ نے اپنے لوگون سے بھی کہا۔ کہ وہ بھی اوس کے پاس آکر شامل ہو جائین۔ چنانچہ وہ بھی آگئے۔ اور طلیحہ کے پاس جمع ہو گئے۔

ادہر حضرت ابوبکر عدی بن حاتم کو خالد سے پیشتر ہی طی کے طرف بھیج چکے تھے اب اسوقت خالد کو اوس کے پیچھے بھیجکر اونہین حکم دیا تھا۔ کہ کارروائی بنی طی سے ہی شروع کرین۔ اور اون سے فراغت حاصل کر کے بزاخہ کی طرف جائین۔ اور جب یہان سے بھی فارغ ہو جائین۔ تو دوسری جگہہ کو جانے کے واسطے اذن حاصل کرین۔ بلا اذن نہ جائین۔

خالد کی روانگی کے بعد حضرت ابوبکر نے یہ مشہور کیا۔ کہ وہ خود بھی لشکر لیکر خیبر کی طرف جاتے ہین۔ کہ خالد سے جاکر ملجائین۔ اس شہرت سے دشمن کو خوف دلانا منظور تھا۔

ادہر عدی جب طی مین پہونچے۔ تو اونہون نے جاکر اونہین اسلام کی دعوت دی۔ اور سرکشی کے نتیجے سے خوف دلایا۔ اس لئے طی نے اونکی بات مان لی۔ اور اون سے کہا کہ تم خالد کے لشکر مین جاؤ۔ اور اوسے یہان سے پیچھے ہٹا دو۔ تاکہ ہم طلیحہ کے پاس سے نکلین۔ اگر خالد کا لشکر پاس ہوگا اور ہم نکلین گے تو طلیحہ ہمین قتل کر ڈالیگا اسواسطے خالد کے پاس گئے۔ اور اون سے جاکر اس کا ذکر کیا۔ اور لشکر ہٹانے کے لئے اونکو رائے دی خالد نے اپنا لشکر کچھہ دور پیچھے ہٹا لیا۔ اسپر طی کے لوگون نے اپنے اون بھائی بندون کے پاس آدمی بھیجے جو طلیحہ کے پاس تھے

اور اونہین اپنے پاس بلالیا۔ پھر طی مسلمان ہوکر حضرت خالد کے پاس چلے آئے پھر خالد نے جدیلہ پر جانے کے ارادہ سے کوچ کیا۔ عدی نے کہا کہ ذرہ ٹھیرو۔ اور پھر عدی اون کے پاس گئے۔ اور اون سے کہا۔ کہ مسلمان ہوجاؤ۔ بنی جدیلہ نے عدی کے کہنے کو مان لیا۔ اور مسلمان ہوگئے۔ اور عدی نے آکر خالد کو اون کے مسلمان ہوجانے کی خبر دی۔ پھر ان جدیلہ کے لوگون مین سے ہزار سوار بھی حضرت خالد کے لشکر مین آکر شامل ہوگئے۔ عدی بنی طی کے ملک مین سب سے اچھے شخص تھے۔ اور یہ طی کی خوش قسمتی تھی کہ وہ اون مین پیدا ہوئے تھے جس کے باعث اونکی قوم مین نہایت خیر و برکت اللہ تعالی نے دی۔ (مگر آیندہ فقرہ سے قیاس چاہتا ہے کہ بنی طی کا اسلام حضرت خالد کی دانشمندی سے تھا نہ عدی کی دانائی سے عدی محض سیدہے دیندار تھے معاملہ فہم نہ تھے اور خالد حقیقت کار کو خوب جانتے تھے)

۲۹ عکاشہ و ثابت کی شہادت اور خالد کا بنی طی سے مدد لینا اور عدی کی سادہ مزاجی

اب حضرت خالد نے عکاشہ بن محصن اور ثابت بن ارقم انصاری کو کچھ فوج دی۔ اور طلیعہ کے طور پر طلیحہ کی طرف آگے روانہ کیا۔ اُدہر سے طلیحہ نے اپنے بھائی حبال کو اون کے مقابلہ پر بھیجا۔ اونہون نے اوسے مار ڈالا۔

جب یہ خبر طلیحہ کو پہونچی۔ کہ حبال مارا گیا۔ تو وہ خود فوج لیکر عکاشہ کے مقابلہ کو نکلا۔ اور اپنے بھائی سلمہ کو بھی ساتھہ لیا۔ اور پھر لڑائی مین طلیحہ نے عکاشہ کو اور اوس کے بھائی سلمہ نے ثابت کو مار ڈالا۔ اور پھر اپنے مقام کو دونو لوٹ گئے جب خالد اپنی فوج کو لیکر آگے گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ عکاشہ اور ثابت دونو

مارے گئے ہین مسلمانون کو ان کے قتل سے بڑا رنج ہوا۔ خالد اون کو لیکر طی کے طرف واپس چلے آئے۔ اور مدد کے لئے اون سے درخواست کی۔ بنی طی نے اون سے کہا کہ بنی قیس کے مقابلہ کے واسطے تو ہم کافی ہین اور اون سے لڑین گے رہے بنی اسد جو طلیحہ کے ساتھ ہین وہ ہمارے حلیف ہین اون سے ہم نہ لڑین گے۔ خالد نے کہا جس فریق سے چاہو تم لڑو۔ مین تمہین تمہاری مرضی پر چھوڑتا ہون۔ لیکن عدی نے کہا نہین۔ اگر یہ لشکر اون لوگون کے مقابلہ کو جائے جو قریب کے رشتہ دار ہین تو مین اپنے قریب کے ہی رشتہ دارون پر جہاد کرون گا۔ اور حلف کے سبب سے تو مین بنی اسد کے جہاد سے کبھی باز نہ رہون گا۔ خالد (تو معاملات کی حقیقت کو سمجھتے تھے اور بڑے مدبر آدمی تھے) اونہون نے عدی سے کہا کہ کسی فریق سے بھی لڑو جہاد دونو پر ہوگا۔ اس لئے تمہین چاہیئے کہ اپنی قوم کی رائے کی مخالفت نہ کرو۔ جس فریق سے وہ لڑنے کے واسطے خوش ہون اوس سے لڑو۔

۳۰ خالد کی چڑھائی طلیحہ اور عیینہ کا طلیحہ کی جھوٹی نبوت کو دیکھ میدان جنگ سے چلدینا اور مرتدین کی شکست

پھر خالد نے دشمن سے لڑائی کے لئے تیاری کی۔ اور اوسکی طرف کوچ کیا۔ بزاخہ مین فریقین کا سامنا ہوا۔ بنی عامر بھی وہین قریب تھے۔ اور یہ انتظار کر رہے تھے کہ کس کی فتح و شکست ہوتی ہے۔ انجام کار پر جس کا پلہ بھاری دیکھین گے اوسی طرف ہو جائین گے۔

پھر بزاخہ مین فریقین کی لڑائی ہوئی عیینہ بن حصن اپنے بنی فزارہ کے سات سو آدمی لئے طلیحہ کے ساتھ تھا۔ جب لڑائی کی خوب گرما گرمی ہوئی۔

تو طلیحہ اوسوقت نبوت کا اظہار کرنیکے لئے چادر لپیٹ کر بیٹھا اور بولا کہ اب مجھ پر وحی آئے گی۔ اس لڑائی کی شدت کو دیکھکر عُیَینہ طلیحہ کے پاس گیا۔ اور اوس سے پوچھا۔ کہ کیا جبرئیل تیرے پاس آیا۔ طلیحہ نے کہا ابھی تو نہین۔ عیینہ نے کہا۔ تو کب تک نہین آئے گا۔ واللہ ہمارا تو کام ہو چلا پھر لوٹ گیا اور میدان جنگ مین جاکر خوب جوش سے لڑنے لگا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد طلیحہ کے پاس تیسرے مرتبہ آیا۔ اور پوچھا کیا اب بھی جبرئیل آیا یا نہین۔ طلیحہ نے کہا ہان آیا ہے۔ پوچھا کہ کیا خبر لایا اور تجھ سے کیا کہہ گیا۔ کہا جبرئیل مجھ سے کہہ گیا ہے کہ اِنَّ لَکَ رَحًی کَرَحَاہُ وَحَدِیثًا لَا تُنْسَاہُ (تیرے لئے لڑائی کی سختی ایسی ہی ہوگی جیسی کہ اوس (خالد) کیلئے ہوگی۔ اور ایک معاملہ ایسا گزریگا۔ کہ تو اوسے کبھی فراموش نہ کرے گا) عیینہ نے یہ سن کر اپنے لوگون سے کہا۔ کہ اللہ جانتا ہے کہ ہم تم سے بھی ایسا ہی معاملہ گزرے گا جسے ہم کبھی نہ بھولین گے۔ بنی فزارہ چلو اپنے گھرون کو لوٹ چلو۔ طلیحہ بڑا جھوٹا ہے۔ پھر وہ لوگ لوٹ گئے۔ اور دشمنون کو شکست ہوگئی۔

۳۱ طلیحہ کا اسد اور غطفان کے اسلام لانے پر اور عیینہ کا گرفتار ہوکر مسلمان ہونا اور طلیحہ کی بیعت حضرت عمرؓ اور نیز وفات

طلیحہ نے ایک گھوڑا اپنے لئے اور ایک اونٹنی اپنی بی بی نوار کے لئے پہلے ہی سے تیار کر رکھی تھی۔ جب مسلمان اوس پر پہونچ گئے۔ تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور عورت کو بھی ساتھ لیا۔ اور بھاگ کر اون کے ہاتھ سے بچ گیا۔ اور بنی فزارہ سے کہہ گیا۔ کہ جس کسی سے ممکن ہو تو وہ ابھی ایسے ہی اپنی عورت کو لیکر اڑ جائے۔ پھر وہ شام کے ملک مین چلا گیا۔ اور کلب مین جاکر رہنے لگا

مگر جب اوس نے سنا کہ اسد اور غطفان مسلمان ہوگئے تو وہ بھی مسلمان ہوگیا۔ اور حضرت ابوبکر کی وفات پانے تک وہین کلب مین ہی رہا۔ ایک مرتبہ اسی زمانہ مین عمرہ کی نیت سے مکہ کو جاتا تھا کہ اسی مین مدینہ کے قرب وجوار مین ہوکر اوسکا گزر ہوا۔ لوگون نے حضرت ابوبکر سے عرض کیا کہ طلیحہ جاتا ہے ابوبکر نے کہا مین کیا کرون۔ وہ تو اب مسلمان ہوگیا ہے۔

پھر حضرت عمر کے زمانہ مین وہ اون کے پاس آیا۔ اور اون کے خلیفہ ہونے پر بیعت کرنا چاہا حضرت عمر نے کہا تو عکاشہ اور ثابت کا قاتل ہے۔ مین تو تجھ سے کبھی راضی نہین ہونگا۔ بولا کہ امیر المومنین آپ کو اون دونو کی طرف سے کیون غم ہوا۔ اونہین اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے شہید کرکے اکرام اور امتیاز بخشا اور اون کے ہاتھ سے مجھے تباہ نہ ہونے دیا۔ اسپر حضرت عمر نے اوسکی بیعت قبول کرلی اور پوچھا بولو ابھی کچھ کہانت اور بھی باقی ہے۔ کہا ایک دو سانسین۔ پھر اپنی قوم مین لوٹ گیا۔ اور ہمیشہ اونہین مین مقیم رہا۔ اخیر وقت مین عراق کے لشکر کے ساتھ گیا۔ اور حضرت عمر کے ہی زمانہ خلافت مین جنگ نہاوند مین شہید ہوا۔

جب طلیحہ کے لشکر کو ہزیمت ہوگئی۔ تو اس کے بعد عیینہ بن حصن گرفتار ہوگیا۔ اور حضرت ابوبکر کے پاس پکڑا آیا۔ جب مدینہ کے بچون نے اوسے دیکھا کہ مشکین بندھی ہوئی ہین۔ اور پہلے اوسکی بڑی عزت واکرام دیکھ چکے تھے تو وہ کہنے لگے اے دشمن خدا تو ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہوگیا یہ کیا غضب کیا اوس نے کہا مین مسلمان ہی کب ہوا تھا۔ مگر حضرت ابوبکر نے اسپر بھی اوسکی

جان بخشی کردی۔

ایک اور شخص طلیحہ کے ہمراہیون مین سے پکڑا گیا تھا جو اوس کے حالات سے خوب واقف تھا خالد نے اوس سے پوچھا کہ طلیحہ اپنی نبوت کی کیا کیا باتین کہا کرتا تھا۔ کہا جو وحی اوسپر آیا کرتی تھی اوسمین سے ایک یہ بات بھی اوسنے کہی تھی

وَالْحَمَامِ وَالْيَمَامِ وَالصُّرَدِ الصَّوَامِ قَدْ ضَمَّ نَقِيْعُكُمْ بِالْحَوَامِ لَيَبْلُغَنَّ مُلْكُنَا الْعِرَاقَ وَالشَّامَ

(قسم ہے کنٹھ دار پرندون اور جنگلی کبوترون اور ترمتی کی جو خشک زمین مین رہتی ہے (اور چڑیون کا شکار کرتی ہے) کہ سالہائے دراز سے زمانہ گزشتہ مین یہہ ٹھہر چکا ہے کہ ہمارا ملک عراق اور شام تک پہونچے گا)

ان لوگون کی لوٹ مین سے سبایا نہین ہاتھ آئے تھے۔ کیونکہ اونہون نے پہلے ہی اپنے حریم کی حفاظت کرلی تھی۔ اور جب وہ بھاگ گئے تو اس خوف سے کہ کہین اون کے بال بچون کو مسلمان گرفتار نہ کرلین وہ سب مسلمان ہوگئے۔ اور اس طرح اسلام والون کی لوٹ سے صاف بچ گئے۔

بنی عامر اور ہوازن اور سلیم کا ارتداد

۴۲ بنی عامر کی دورنگی اور علقمہ کا ارتداد اور قعقاع کی اوسپر تاخت اور اوس کے اہل وعیال کی گرفتاری اور اسلام

اس زمانہ مین بنی عامر کی حالت دورنگی ہورہی تھی۔ کوئی تو اون مین مرتد ہوجاتا تھا۔ اور کوئی اون مین سے اسلام پر ہی قائم رہتا تھا اور اس بات کا وہ انتظار کررہے تھے کہ اسد وغطفان کیا کرتے ہین۔ اون کی جو حالت ہوگی ہم بھی خیر کو وہ ہی اختیار کرین گے۔

بنی عامر مین سے کعب اور اون کے ساتھیون پر قرۃ بن ہبیرہ سردار تھا

اور کلاب اور اون کے ساتھیون پر علقمہ بن علاثہ سردار تھا۔ یہ علقمہ پہلے مسلمان ہوگیا تھا۔ مگر رسول اللہ صلعم کے ہی زمانہ مین مرتد ہوکر شام کو چلا گیا تھا یہ واقعہ فتح طائف سے پہلے کا ہے۔ جب رسول اللہ کی وفات ہوگئی۔ تو بڑی تیزی اور سرعت کے ساتھہ شام سے دوڑا آیا۔ اور بنی کعب مین آکر لشکر ڈالا

جب اس کی خبر حضرت ابوبکر کو پہونچی تو آپنے قعقاع بن عمرو یا قعقاع بن سور کو کچھہ فوج دیکر علقمہ کی سرکوبی کو روانہ کیا۔ اور کہا علقمہ پر جاکر تاخت کرو تعجب نہین کہ تم اوسے قتل کرڈالو۔ یا گرفتار کرلاؤ۔

قعقاع اوس چشمہ پر پہونچا جہان علقمہ پڑا ہوا تھا۔ اور اوس پر حملہ کیا۔ علقمہ کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ ہر وقت مستعد رہتا تھا وہ یہ دیکھتے ہی گھوڑے پر سوار ہوکر بھاگ چلا۔ اور مسلمانون نے بھی گھوڑے جہپٹاے مگر وہ اون سے آگے نکل کر بچ گیا۔ مگر اپنے اہل وعیال کو چھوڑ گیا۔ قعقاع نے اونہین پکڑ لیا۔ اور حضرت ابوبکر کے پاس اونہین پکڑ لایا مگر اونہون نے کہا کہ علقمہ نے جو کچھہ کیا اوسمین ہمارا کیا قصور ہے۔ علقمہ جانے اور اوس کے افعال جانین اوسکا جواب اوس سے لیجئے۔ ہم نے تو دین اسلام سے سرمو تجاوز نہین کیا ہے۔ ادہر یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر کے پاس اس قسم کی کوئی خبر نہین آئی ہے۔ کہ اوس کے اہل وعیال اپنے گھرون سے نکلکر کہین گئے ہون اس لئے حضرت ابوبکر نے اونہین بے قصور ثابت ہونے پر چھوڑ دیا۔ پہر علقمہ مسلمان ہوگیا۔ اور ابوبکر نے اوس کے اسلام کو قبول کرلیا۔

۳۳ بنی عامر کا اسلام اور بنی اشجع غطفان وغیرہ کے مجرمون کو حضرت خالد کا سزا دینکر رہنا۔

پہر جب بزاخہ والون کو شکست ہوگئی۔ تو بنی عامر

آگے بڑہے اور حضرت خالد کے پاس آکر کہنے لگے کہ جس دین سے ہم نکل گئے تھے اوسی مین پھر داخل ہونا چاہتے ہین - اور اللہ اور اوس کے رسول پر ایمان لاتے ہین - خالد نے اون سے اوسیطرح بیعت لی - جیسے بزاخہ والون سے لی تھی - اور اونہون نے اسلام کی اطاعت مین اپنی گردنین جہکا دین - اونکی بیعت یہ تھی - کہ خالد اون سے کہتے تھے - اللہ تعالے سے تم عہد و میثاق کرو کہ اللہ اور اوس کے رسول پر تم ایمان لاتے ہو - اور نماز پڑہو گے - اور زکوٰۃ دوگے - اور اسی طریق پر تمہاری اولاد اور عورتین بھی رہین گی وہ لوگ کہتے تھے بہت اچھا ہان ایسا ہی کرین گے -

بنی اسد اور غطفان اور طی اور سلیم اور عامر نے روۃ کے وقت مسلمانون پر بڑی سختیان کی تھین - اور مسلمانون کو جلایا تھا اور اون کے ناک کان کاٹے تھے - اب جب یہ لوگ مطیع ہو گئے - تو حضرت خالد نے اون کی اطاعت اوسوقت تک قبول نہین کی - کہ جب تک اونہون نے اپنے قبائل کے اون لوگون کو پکڑ کر حاضر نہ کر دیا - کہ جنہون نے یہ زیادتیان مسلمانون پر کی تھین - ہر چند اونہون نے عذر کئے - مگر خالد نے ایک نہ سنی - جب وہ مجرم لوگ پکڑے آئے تو خالد نے اون کے ناک کان کاٹے - اور اون کو جلایا - اور اون کے پتہرون سے سر کچلے - پہاڑون پر سے اونہین گرایا - اور کنوؤن مین اون کو ڈالا غرض بڑی سختیون سے اون کو اونکی بد افعالیون کی سزا دی تاکہ دوسرون کے لئے عبرت ہو اور آیندہ پھر کوئی ایسا نہ کرے) اور ان سب معاملات کی کیفیت بھی حضرت ابوبکر کے پاس بھیجدی -

اور پھر قرہ بن ہبیرہ کو اور اوس کے ساتھہ اور کتنے ہی آدمیون کو باندھکر اور نیز زہیر کو حضرت ابوبکر کے پاس روانہ کر دیا۔

۳۴ ام زمل کا ارتداد اور عظمت و شوکت اور خالد کا لڑکر اوسے قتل کرنا ...

اب اُم زمل کا حال سنئے۔ اوس کے پاس غطفان طی سلیم ہوازن وغیرہ کے بچے کھچے بھگوڑے آوارہ لوگ کچھہ جمع ہو گئے تھے۔ اور اوس کا نام ام زمل سلمی بنت مالک بن حذیفہ بن بدر تھا۔ اس کی مان ام قرفہ بنت ربیعہ بن بدر تھی۔ اور یہ ام زمل اپنی مان ام قرفہ کے زمانہ مین گرفتار ہوکر آئی تھی۔ اور بی بی عائشہ کے حصہ مین آئی تھی۔ لیکن بی بی عائشہ نے اوسے آزاد کر دیا تھا۔ اور وہ اپنی قوم مین لوٹکر چلی گئی تھی۔ اور وہان جاکر مرتد ہو گئی تھی۔ اور بھگوڑے اوس کے پاس جمع ہو گئے۔ وہ اونہین لیکر اٹھی۔ اور اونہین لڑنے کا حکم دیا۔ اس سے اوسکے پاس آدمی بکثرت فراہم ہو گئے۔ اور اوسکی عظمت و شوکت بہت بڑہ گئی۔

جب یہ کیفیت حضرت خالد کو پہونچی۔ تو وہ اوس کی طرف روانہ ہوے اور جب فریقین کا مقابلہ ہوا تو بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ اسوقت ام زمل اوس اونٹ پر سوار کھڑی تھی۔ جو اوسکی مان کا تھا۔ اور اوسکو بھی اسوقت وہ ہی عزت و شوکت حاصل ہو گئی تھی جو اوسکی مان ام قرفہ کو حاصل تھی۔ آخر لڑائی مین مسلمانون کے آدمی اونٹ تک پہونچ گئے۔ اور اوسکی کونچین کاٹ دین۔ اور ام زمل کو مار ڈالا۔ اس کے اونٹ کے گرد سو آدمی مارے گئے تھے۔ پھر جب فتح ہو گئی۔ تو اوسکا حال خالد نے حضرت ابوبکر کی خدمت مین روانہ کیا۔

۳۵ فجاءۃ کا ارتداد اور طریفہ کا اوسے گرفتار کرنا اور ابوبکر کا اوسے جلوانا۔

اب فجاءۃ السلمی کا حال لیجئے۔ اس کا نام ایاس

بن عبد یالیل تھا یہ حضرت ابوبکر کے پاس آیا تھا۔ اور اون سے کہا تھا کہ مجھے کچھ ہتیار دیجئے۔ مین مرتدین پر جہاد کرونگا۔ حضرت ابوبکر نے اوسے ہتیار دئے اور اوسے امیر بنادیا جب وہ یہان سے نکلکر چلا گیا۔ تو جاکر مسلمانون کے برخلاف ہو بیٹھا۔ اور فوج لیکر اہل اسلام سے لڑنے کے لئے چلا۔ اور آکر جواء مقام مین فروکش ہوا۔ اور بنی شرید کے ایک شخص نُجبتہ بن ابی المیثار کو آگے روانہ کیا۔ اور مسلمانون سے لڑنے کا اوسے حکم دیا۔ اس نے آکر اون مسلمانون کو لوٹنا کھسوٹنا شروع کیا۔ جو بنی سلیم اور عامر اور ہوازن مین اسلام لے آئے تھے۔

جب یہ بات حضرت ابوبکر کو معلوم ہوئی۔ تو اونہون نے طریفہ بن حاجز کو بلایا۔ اور حکم دیا کہ اپنے آدمی جمع کرے۔ اور فجارۃ کی طرف جائے اور طریفہ کی مدد کے واسطے عبداللہ بن قیس الحاشی کو بھی روانہ کیا۔ یہ دونو اوسکی طرف روانہ ہوے۔ اور اوسکی جستجو کرنے لگے۔ لیکن اوس نے کنارہ کرنا شروع کیا۔ آخرکار جواء مین ان دونو نے اوسے جالیا۔ وہان لڑائی ہوئی۔ نخبہ مارا گیا۔ اور فجارہ بھاگ گیا۔ مگر طریفہ نے ایسی تیزی سے اوسکا تعاقب کیا۔ کہ اوسے گرفتار کرلیا۔ اور قید کرکے حضرت ابوبکر کے پاس بھیجدیا۔ جب وہ مدینہ آیا تو حضرت ابوبکر نے اوس کے واسطے مصلائی مدینہ مین آگ جلوائی۔ اور ہاتھ پانو بند ہوا کر اوسے اوسمین ڈالوادیا۔

۳۵ ابوشجرہ کا ارتداد اور اسلام ابوشجرہ بن عبدالعزی السلمی کا حال بھی سنئے اِسے ابن الخنسا بھی کہتے ہین۔ یہ بھی سلیم کے اور آدمیون کے ساتھہ مرتد ہوگیا تھا۔ اور اون کے کچھہ آدمی معن بن حاجز کے ساتھہ اپنے اسلام پر

قایم رہے تھے۔ جو حضرت ابو بکر کی طرف سے اون پر امیر تھا۔ جب خالد طلیحہ کی طرف گئے۔ تو اونہون نے معن کو ایک خط لکھا۔ کہ بنی سلیم کے جو لوگ تمہارے پاس مسلمانون سے ہین اونہین لیکر میرے پاس چلے آؤ معن نے اسواسطے اپنے کام پر اپنے بھائی طریفہ بن حاجز کو مقرر کیا۔ اور خود خالد کے پاس چلا آیا یہ ابو شجرہ جب مرتد ہوا ہے تو اوس نے یہ شعر کہے تھے۔

صحا القلب عمن جهلوه واقصرا	وطاوع فيها العاذلين فابصرا

جس کسی کو دل کبھی چاہتا تھا اوس سے سیر ہو کر اب پھر گیا ہے اور اوس نے ملامت کرنیوالون کی بات مان لی اور شیطان ہو گیا ہے

الا ايها المدلي بكثرة قومه	وحظك منهم ان تضام وتقهرا

اے وہ شخص جسکے قوم بہت کثرت سے ہے اور اوس سے وہ فخر کرتا ہے حالانکہ اون لوگون سے اوسکے نصیب مین یہی ہے کہ وہ لوگ اوسپر ظلم و قہر کرتے رہین

سل الناس عنا كل يوم كريهة	اذا ما التقينا دارعين وحسرا

تو لوگون سے ہمارا حال اوس کر وہ دن مین دریافت کر جب کہ ہم دشمن سے زرہین پہنے یا بغیر زرہین پہنے مقابل ہون

السنا الغاط ذا الطماح لجامه	ونطعن في الهيجا اذا الموت اقفرا

کیا ہم اوس بڑے سرکش گھوڑون کو لگام نہین دیتے اور جب موت کا بازار گرم ہوتا یا وہ دنیا کو اوجاڑ ہوتی ہو تو اوسوقت لڑائی مین سرپھٹے نہین مارتے ہوتے ہین

فرويت رمحي من كتيبة خالد	واني لارجو بعدها ان اعمرا

مین نے لشکر خالد کے خون سے اپنے نیزہ کو سیراب کیا۔ اور اگر آیندہ مین زندہ رہا تو پھر بھی سمجھ اسکے اور امید ہے کہ پھر مسلمانون کو قتل کرونگا

یہ ابو شجرہ مسلمان ہو گیا۔ جب حضرت عمر خلیفہ ہو گئے تھے۔ تو یہ مدینہ کو آیا تھا۔ اوس نے دیکھا کہ عمر مساکین کو کچھ تقسیم کر رہے ہین۔ اس نے بھی اون کے پاس جاکر سوال کیا۔ کہ مین بھی غریب و محتاج ہون مجھے بھی کچھ دیجئے

حضرت عمر نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا مین ابو شجرہ بن عبد العزی السلمی ہون۔ کہا دشمن خدا تجھے تو مین کچھہ نہ دونگا کیا تو نے یہ نہین کہا تھا۔

فَرَمَيْتُ رَمْيَةً مِنْ كَتِيبَةِ خَالِدٍ	وَإِنِّي لَأَرْجُو بَعْدَهَا أَنْ أَعْمَرَا

اور پھر اونہون نے اوس کے سر پر درہ اٹھایا۔ ابو شجرہ یہ دیکھتے ہی بھاگا۔ اور دوڑ کر اپنے ناقہ پر سوار ہو گیا۔ اور اپنی قوم مین جا ملا۔ اور یہ کہا۔

ضَنَّ عَلَيْنَا أَبُو حَفْصٍ بِنَائِلِهِ	وَكُلُّ مُخْتَبِطٍ يَوْمًا لَهُ وَرَقُ

حضرت عمر ابو حفص نے ہمین بخشش دینے مین بخل کیا۔ تو کرنے دو ہمین خدا اور دیں گا کیونکہ جو شخص درخت سے پتے جھاڑتا ہوا ہے اوایک نہ ایک دن پتا مل ہی جاتا ہے

عمرو بن العاص کا عمان سے آنا

۳۷ قرہ کا انکار زکوۃ اور عمرو کا مدینہ مین اوس کے ارتداد کی خبر بیان کرنا اور علی وعثمان وغیرہ کا خوف اور قرہ کی گرفتاری اور اسلام

جس وقت رسول اللہ صلعم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تھے تو اوس وقت آپ نے عمرو بن العاص کو جیفر کی طرف بھیجا تھا۔ پھر جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا ہے تو اوسوقت عمرو وہین عمان مین ہی تھے اس کے بعد عمرو مدینہ کو چلے۔ اور راستہ مین بحرین مین پہونچے۔ وہان دیکھا تو منذر بن ساوی مرا رہا تھا۔

پھر اس کے بعد وہان سے جب آگے چلے۔ تو بلاد بنی عامر مین آئے۔

اور قرہ بن ہبیرہ کے پاس فرو کش ہوئے۔ اس قرہ کے آدمیون کا حال اسوقت یہ ہو رہا تھا۔ کہ کوئی مرتد ہوتا تھا۔ اور کوئی کہتا تھا کہ مین مسلمان ہی رہون گا اور اوس کے پاس بنی عامر کے آدمیون کا ایک لشکر تھا۔ قرہ نے عمرو کی بڑی خاطرداری کی۔ اور دعوت کے لئے اونٹ ذبح کیا۔

جب عمرو چلنے لگے۔ تو قرہ اونہین خلوت مین لے گیا۔ اور کہنے لگا کہ عرب لوگ تم کو خراج دینے سے راضی نہین ہین۔ اگر تم اونہین خراج گزاری سے معاف کردو۔ تو وہ تمہاری باتین مانین اور اطاعت کرین گے اور اگر تم ایسا نہ کروگے۔ تو وہ تمہین چھوڑکر الگ ہوجائین گے۔ عمرو نے کہا۔ کہ قرہ کیا تو بھی کافر ہوگیا۔ کیا تو غربون سے ہمین ڈراتا ہے۔ واللہ مین تیری مان کے خفش مین بھی اپنی سوار لاکر داخل کردون گا۔ احفاش اون گھرون کو کہتے ہین جہان عورتین نفاس کی حالت مین رہا کرتی ہین۔

پھر عمرو مسلمانون کے پاس مدینہ مین آئے۔ تو اونہون نے قرہ کا حال وہان بیان کیا۔ لوگ اس خبر کے سننے کو اون کے گرد جمع ہوگئے۔ اور پوچھنے لگے اونہون نے کہا دباسے لیکر مدینہ تک ان لوگون کی فوجین پڑی ہوئی ہین۔

جب لوگون نے مدینہ مین یہ خبر سن لی۔ تو عمرو کے پاس سے جاکر الگ الگ حلقون مین بیٹھ گئے۔ اتنے مین حضرت عمر بھی آئے۔ کہ عمرو سے سلام علیکم کرلین۔ اور راستہ مین اوس حلقہ پر گزرے جسمین علی عثمان طلحہ زبیر عبدالرحمن اور سعد بیٹھے ہوئے تھے۔ جب حضرت عمر ان کے قریب پہونچے۔ تو یہ لوگ چپ ہوگئے۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کیا باتین کر رہے تھے۔ اس کا اچھی خبر نہ ہونیکے

سبب سے کسی نے جواب نہ دیا۔ مگر حضرت عمر سمجھ گئے۔ اور اونہون نے خود ہی کہا۔ کیا تم ایسی باتین کر رہے تھے کہ جن سے ہمین خوف ہو کہ عرب قریش کو کچھہ نقصان پہونچائین گے۔ اونہون نے کہا ہان یہی بات تھی۔ حضرت عمر نے کہا تو تم اون سے کچھہ مت ڈرو۔ واللہ مجھے تمہاری طرف سے عربون پر اندیشہ ہے نہ کہ عربون سے مجھے تمہارے نسبت کچھہ خوف و خطر ہے۔ اے معاشر قریش اگر تم کسی سوراخ مین بھی گھسو گے تو عرب لوگ تمہارے پیچھے اوس سوراخ مین گھس جائین گے۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ اللہ سے دعا مانگو کہ قریش ٹھیک رہین یہ کہکر پھر حضرت عمر چلے گئے۔

پھر جب قرہ بن ہبیرہ قید ہو کر حضرت ابوبکر کے پاس آیا۔ تو اوس نے کہا مین مسلمان تھا۔ اور اس بات کے عمرو بن العاص گواہ ہین۔ حضرت ابوبکر نے اونہین بلایا۔ اور اون سے پوچھا۔ اونہون نے وہ سب باتین بیان کین جو قرہ نے اون سے کہی تھین۔ اور کہتے کہتے وہ زکوۃ کے حال تک پہونچے۔ اسپر قرہ نے کہا عمرو ٹھہر جاؤ بس گواہی ہو چکی۔ اونہون نے کہا ابھی نہین ہو چکی۔ مین وہ سب معاملہ بیان کرونگا جو گزرا ہے مگر پھر بھی حضرت ابوبکر نے قرہ کی خطا معاف کر دی۔ اور اوس کا اسلام قبول کر لیا۔

بنی تمیم اور سجاح

۳۸ بنی تمیم مین قیس کا ارتداد اور زبرقان وصفوان کا اسلام کی تائید کرنا۔

اب بنی تمیم کا حال سنئے۔ رسول اللہ نے اپنے عمال کو اونمین بھیجا تھا۔ انمین جو لوگ کہ وہان

بھیجے گئے تھے یہ یہ لوگ تھے۔ زبرقان سہیل بن منجاب قیس بن عاصم صفوان بن صفوان سبرہ بن عمرو وکیع بن مالک مالک بن نویرہ۔

جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ رسول خدا صلعم نے وفات پائی۔ تو صفوان بن صفوان بنی عمرو کے صدقات لیکر ابوبکر کے پاس آیا۔ اور قیس بن عاصم وہین ٹھیرا رہا۔ اور یہ انتظار کرنے لگا کہ زبرقان اسوقت کیا کارروائی کرتا ہے۔ اوسکا ارادہ تھا کہ وہ جو کارروائی کرے گا اوس کے مین خلاف کرونگا۔ مگر جب زبرقان اوس کے پاس آیا اور جہان اپنے مقام پر کام مین تھا وہین رہا۔ تو قیس نے کہا ابوالعکلیہ پر افسوس (عکلیہ غالبًا زبرقان کی ماں کا نام ہوگا) واللہ مین نہین جانتا کہ اسوقت مجھے کیا کارروائی کرنا چاہیئے۔ اگر مین صدقات ابوبکر کے پاس بھیجتا ہون۔ اور اوس سے بیعت کرتا ہون۔ تو جو کچھ اوس کے پاس ہے وہ بنی سعد کو دیدیگا۔ اور اونمین وہ میرا منہ کالا کرے گا۔ اگر مین نے یہ صدقہ بنی سعد کو دیدیا۔ تو وہ ابوبکر کے پاس چلا جائے گا۔ اور اوس کے سامنے میرا منہ کالا کرے گا۔ اس لئے اوس نے مقاعس اور بطون پر اوس صدقہ کو تقسیم کردیا

اس کے بعد زبرقان بھی اپنے عمل پر سے واپس ہوکر اون کے پاس آیا اور صفوان بن صفوان کا اتباع کیا اور رباب اور عوف اور ابنا کے جو تمیم کے بطن ہین صدقات لیکر حضرت ابوبکر کے پاس گیا۔ رباب ضبۃ بن اُدبن طابخہ اور عدی اور تیم اور عکل اور ثور بنی عبد مناۃ بن اد کو کہتے ہین۔ غرض اس سے قیس دل مین بہت پچتایا۔ کہ مین نے کیا کیا۔ اس لئے جب علار بن الحضرمی کا اوس کے پاس گزر ہوا۔ تو وہ بھی صدقات لیکر نکلا۔ اور علار بن الحضرمی سے آکر ملا اور اوس کے

ہمراہ روانہ ہوا۔

اسوقت بنی تمیم آپس مین الجھ رہے تھے۔ اور ثمامہ بن اثال الحنفی کے پاس تمیم کے جانب سے مدد پہونچتی تھی۔ مگر جب یہ قصہ مشہور ہوا۔ تو اس سے ثمامہ کو بڑی مضرت پہونچی۔ جو مسیلمہ الکذاب سے اسوقت لڑ رہا تھا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل کے پہونچنے سے پہلے اوس کے مقابلہ پر جما ہوا تھا۔

۳۹ سجاح نبیہ کا بنی تغلب بنی نمر بنی ایاد بنی شیبان وغیرہ کو لیکر بلاد تمیم پر آنا اور مالک اور وکیع کا ارتداد اور رباب پر تاخت

یہان تو بلاد تمیم مین یہہ جھمیلے ہو رہے تھے۔ اور اون کے مسلمان اون لوگون کے مقابلہ پر جمے تھے جو اون سے مرتد ہو گئے تھے یا اسلام کی طرف سے شک مین پڑے ہوئے تھے۔ کہ اسی مین سجاح بنت الحارث بن سوید بن عقفان التمیمیہ اونکی طرف آئی۔ یہ پہلے جزیرہ مین تھی۔ اور نبوت کا دعوی کرتی تھی۔ جزیرہ سے جب یہ آئی تو اس کے ساتھہ اسکے قبیلہ والے اور اوس کے ننہیالی تغلب بھی تھے جنہون نے کچھہ ربیعہ کے غیر لوگون کو بھی اپنے ساتھہ لے لیا تھا۔ اور سجاح کے ساتھہ ہذیل بن عمران بنی تغلب کو لئے ہوئے تھا یہ شخص پہلے نصرانی تھا۔ مگر اپنا دین چھوڑ کر سجاح کا متبع ہو گیا تھا۔ اور اوس کے ساتھہ عقبہ بن ہلال بنی نمر کو اور زیاد بن فلان بنی ایاد کو اور سلیل بن قیس بنی شیبان کو لئے ہوئے تھے۔ بنی تمیم مین جب یہ آئے تو اونمین جو اختلاف کی آفت برپا تھی یہ بلا اون کے لئے اوس سے بھی بڑھکر نازل ہوئی۔

سجاح کا ارادہ تھا۔ کہ حضرت ابوبکر پر چڑھائی کرے۔ پھر اسی مین اوس نے مالک بن نویرہ کی طرف اپنے آدمی بھیجے۔ اور اوس سے مصالحت کی درخواست کی

مالک بن نویرہ نے اوس سے صلح کرلی۔ مگر اوسکو حضرت ابوبکر پر حملہ کرنے سے روک دیا۔ اور اوسے مشورہ دیا کہ بنی تمیم کے احیا پر تاخت کرے۔ سجاح نے اسکو مان لیا۔ اور کہنے لگی مین تو بنی یربوع کی ایک عورت ہون۔ اگر کچھہ ملک ہاتھہ آئیگا تو وہ تمہارے ہی لئے ہوگا۔

سجاح کے خوف سے عطارد بن حاجب اور بنی مالک اور حنظلہ کے کتنے ہی سردار بنی العنبر کی طرف بھاگ گئے اور وکیع نے جو اوس سے مصالحت کرلی تھی اوسے اونہون نے پسند نہ کیا۔ اور ایسے ہی انہین کے اشباہ و امثال بنی یربوع مین سے بھی اوس سے بھاگ گئے۔ اور جو طریق مالک بن نویرہ نے اختیار کیا تھا اوس کو اونہون نے بُرا سمجھا۔

پھر مالک اور وکیع اور سجاح سب ایک جگہہ جمع ہوگئے۔ اور سجاح نے کچھہ سجع گڑھہ کر اونہین سنائے۔ اور کہا اعدوا الرکاب واستعدوا للنھاب ثم اغیروا علی الرباب فلیس دونھم حجاب (سواریان تیار کرو اور نہب و غارت کے لئے مستعد ہوجاؤ۔ پھر قبائل رباب پر تاخت کرو اوسوقت تمہارے اور اون کے درمیان کوئی پردہ نہ رہے گا)

اسپر یہ لوگ تیار ہوکر قبائل رباب پر روانہ ہوے۔ ضبہ اور عبد مناۃ اونکے سامنے ہوگئے۔ اور بہت کثرت سے قتل ہوے۔ اور بہت لوگ اون مین کے قید بھی ہوگئے۔ لیکن آخر کو باہم صلح ہوگئی۔

پھر قیس بن عاصم نے کچھہ شعر کہے۔ جنمین اوس نے اس پر اپنی ندامت کا اظہار کیا۔ کہ اوس نے صدقہ ابی بکر کے پاس نہ بھیجا۔ اور اونکی خدمت مین آکر شرف اندوز نہ ہوا

پھر سجاح اپنے جزیرہ کے لشکر کو لیکر اور آگے بڑھی۔ اور رفتہ رفتہ بناج تک آگئی۔ یہان اون لوگون پر اوس بن خزیمۃ الہجیمی نے بنی عمرو کو لیکر تاخت کی اور ہذیل اور عقہ کو گرفتار کر لیا۔ پھر فریقین نے اس امر پر اتفاق کیا کہ سجاح کے قیدی چھوڑ دئے جائین۔ اور وہ اوس کے اور اون کے ساتھیون کے ملک مین نہ آئے۔

۴۰ سجاح کا ارادہ یمامہ پر اور مسیلمہ کا اوسکی خاطرداری کرنا اور مسیلمہ کی شریعت

پھر سجاح نے اپنا لشکر لیا۔ اور یمامہ کا قصد کیا اور اپنے لوگون سے یہ سجع کہا۔ علیکم بالیمامہ ودفوا فیف الحمامہ فانہا غزوۃ صرامہ لا یلحقکم بعدہ ملامہ (چلو چلکر یمامہ کو لو اور وہان ایسی تیزی سے پہونچو جیسے تیز کبوتر اڑ کر جاتا ہے کیونکہ وہ بڑی دلیری اور چالاکی کی چڑھائی ہے۔ اس کے بعد پھر تم پر کچھ ملامت نہ رہیگی)

پھر اوس نے بنی حنیفہ کا قصد کیا۔ اور مسیلمہ کو اسکی خبر پہونچی۔ تو اوسے یہ اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ اگر اوس نے سجاح کو روکا۔ اور اوسکی لڑائی مین مشغول ہوا تو ثمامہ اور شرحبیل بن حسنہ اور جو قبائل کہ اوس کے گرد و نواح مین رہتے ہین جو یرجیے یمامہ بھی کہتے ہین قابض ہو جائین گے۔ اور جو کام اوسکا اسوقت بنا ہوا ہے وہ سب بگڑ جائے گا۔ اسواسطے مسیلمہ نے سجاح کو تحفہ اور ہدایا بھیجے۔ اور اوسے خوش کیا۔

پھر اوس کے پاس آدمی بھیجا۔ اور درخواست کی کہ اگر مجھے امن دے تو مین تیرے پاس بلا واسطہ ملاقات کو آتا ہون۔ پھر جب اوس نے اوسے امن دیدی۔ تو وہ بنی حنیفہ کے چالیس آدمی لیکر سجاح کے پاس گیا۔ اور مسیلمہ نے

اوس سے کہا۔ کہ عرب کا نصف ملک ہمارا تھا۔ اور نصف قریش کا تھا اگر وہ انصاف سے چلتے۔ چونکہ قریش نے نصف ملک کو رد کر دیا۔ اس لئے وہ نصف اللہ تعالیٰ نے تجھے عنایت کیا ہے اوسے تو لے لے۔

اس مسیلمہ نے اپنے لوگون کے واسطے یہ شرعی حکم جاری کیا تھا۔ کہ جس شخص کے ایک بیٹا پیدا ہو جائے تو وہ پھر عورتون کے پاس اوس وقت تک نہ جائے کہ یہ لڑکا مر نہ جائے۔ اور پھر اوس کے مرنیکے بعد عورتون سے اوسوقت تک مباشرت کرے کہ ایک لڑکا نہ پیدا ہو جائے۔ جب کوئی لڑکا پیدا ہو جائے تو پھر عورتون سے مخالطت چھوڑ دے۔

۴۱ سجاح کا حملہ یمامہ پر اور مسیلمہ سے نکاح اور اوس کا مہر اور آخری وقت مین اوسکا اسلام

مگر بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ مسیلمہ سجاح کے آنے پر متحصن ہو گیا تھا سجاح نے اوس سے کہا کہ قلعہ سے نکل کر میرے پاس آ۔ اوس نے کہا۔ کہ تو اپنے آدمیون کو الگ کر دے تو مین آتا ہون۔ جب اوس نے اپنے آدمیون کو الگ کر دیا۔ تو مسیلمہ آیا۔ اور اوس کے واسطے قبہ نصب کرایا۔ اور وہان بخور سلگائے۔ اور خوشبو سے اونہین معطر کیا کہ جس سے جماع کے خیال کو تحریک ہو۔ پھر وہان اوس سے ملاقات کی۔ سجاح نے اوس سے پوچھا۔ کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ نے کیا وحی نازل کی ہے کچھ اوسمین سے مجھے سنا۔ مسیلمہ نے کہا اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ فَعَلَ بِالْحُبْلٰى اَخْرَجَ مِنْهَا نَسَمَةً تَسْعٰى بَيْنَ صِفَاقٍ وَّحَشٰى (کیا تو اپنے پروردگار کو نہین دیکھتا ہے کہ حاملہ عورتون سے کیا کام کرتا ہے۔ اون سے چلتے پھرتے جاندار نکالتا ہے جو نکلتے وقت پردون اور جھلیون کے درمیان ہوتے ہین) اس پر سجاح نے

کہا۔ بھلا اور بھی کچھ سنا۔ مسیلمہ نے کہا۔ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ لِلنِّسَاءِ فُرَاجًا وَجَعَلَ الرِّجَالَ لَھُنَّ اَزْوَاجًا فَنُوْلِجُ فِیْھِنَّ اِیْلَاجًا ثُمَّ نُخْرِجُنَا اِذَا نَشَاءُ اِخْرَاجًا فَیُنْتِجْنَ لَنَا سِخَالًا اِنْتَاجًا اللہ تعالیٰ نے عورتون کو ذی فرج پیدا کیا ہے۔ اور مردون کو اون کا جوڑا بنایا ہے۔ پس وہ اون کی فرج مین اچھا دخول کرتے ہین۔ پھر ہم جب چاہتے ہین اون سے اولاد کو نکالتے ہین۔ اور وہ عورتین ہمارے لئے سنتے سنتے بچے جنتی ہین) اسپر وہ اٹھہ بولی۔ کہ اَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ (مین گواہی دیتی ہون کہ تو نبی ہے) مسیلمہ نے کہا۔ تو اچھا ہم تم نکاح کر لین اور مین اپنی قوم والون اور تیری قوم والونکو لیکر تمام عرب کو کھا جائین۔ سجاح نے کہا اچھا۔ تب مسیلمہ نے ان سے مین اپنا مطلب چاہا۔

اِلَی الْفُوْمِیِّ اِلَی النِّیَاکِ		فَقَدْ ھَیَّئْتُ لَکِ الْمَضْجَعُ
تو اچھا ہم بستری کے واسطے اٹھ۔ بستر تیرے لئے تیار ہے		
فَاِنْ شِئْتِ فَفِی الْبَیْتِ		وَاِنْ شِئْتِ فَفِی الْمَخْدَعِ
اگر تو چاہتی ہے تو گھر مین کرین گے۔ اور اگر تجھے منظور ہے تو چھوٹے کمرون مین چل		
وَاِنْ شِئْتِ سَلَقْنَاکِ		وَاِنْ شِئْتِ عَلَی اَرْبَعٍ
اور جو تو چاہے تو چت لٹا کر اور اگر تو چاہے تو چار ہاتھہ پیرون پر کھڑا کر کے		
وَاِنْ شِئْتِ بِثَلْثِیْہِ		وَاِنْ شِئْتِ بِھَا اَجْمَعِ
اور اگر تو کہے تو دو ثلث اوس کا (اندر کرون) اور اگر تو چاہے تو سب کا سب		

سجاح بولی کہ سب کا سب۔ کیونکہ سب بہت بڑی چیز ہے مسیلمہ نے کہا ہان یہی تو مجھ پر وحی آئی ہے۔ پھر وہ اوس کے پاس تین روز رہی۔ اس کے بعد وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ گئی۔

اونہون نے پوچھا کہ کس طرح گزری۔ سجاح نے کہا کہ مسیلمہ کو مین نے حق پہ پایا۔ اس لئے اوس کا مین نے اتباع کیا۔ اور اوس سے نکاح کر لیا۔ اونہون نے کہا۔ تو تجھے کچھ مہر بھی دیا۔ کہا کچھ نہین۔ کہا تو تو اوس کے پاس پھر جا اور اپنا مہر اوس سے مانگ۔ سجاح اس لئے لوٹ کر آئی۔ مگر مسیلمہ نے دیکھتے ہی حصن کا دروازہ بند کر لیا۔ اور پوچھا کہ کیون آئی ہے۔ سجاح نے کہا میرا مہر دے۔ مسیلمہ نے کہا تیرا موذن کون ہے۔ کہا شبث بن ربعی الریاحی مسیلمہ نے اوسے بلایا۔ اور کہا۔ کہ اپنے لوگون مین جا کر یہ منادی کر دے۔ کہ مسیلمہ رسول اللہ نے وہ دو نمازین فجر اور عشاے آخرہ کی جو محمدؐ خدا کے یہان سے لایا ہے تم کو معاف کر دین۔ جب یہ مہر ادا ہو گیا تو وہ لوٹ گئی۔ اور اوس کے ساتھ اوس کے اصحاب بھی لوٹ گئے۔ جنمین عطارد بن حاجب اور عمرو بن الاہتم اور غیلان بن خرشہ اور شبث بن ربعی بھی تھے۔ اس پر عطارد بن حاجب نے کہا۔

اَمسَت بَنِیَتُنَا اُنثیٰ نَطُوفُ بِھَا	وَاَصبَحَت اَنبِیاءُ النَّاسِ ذُکرَانَا
ہماری نبیہ تو ایک عورت ہے جس کے گرد ہم گھوما کرتے ہین اور مخلوق کے انبیا مرد ہوا کرتے ہین	

اور مسیلمہ نے اوس سے اس بات پر صلح کر لی۔ کہ وہ یمامہ کا ایک سال کا غلہ نصف تو آپ لے لے۔ اور کسی شخص کو اوس کے پاس چھوڑ جائے جو وہان سے

باقی نصف غلہ وصول کرلے۔ سجاح نے نصف غلہ تو لے لیا اور جزیرہ کو لوٹ گئی اور ہذیل اور عقہ اور زیاد کو چھوڑ گئی۔ کہ وہ باقی نصف غلہ لے لین۔ پھر اونکو یکایک یہ خبر ملی۔ کہ خالد اون کے پاس آ پہونچے۔ اس لئے وہ سب کچھہ چھوڑ چھاڑ کر چلدئے۔

پھر اس کے بعد سجاح بنی تغلب مین رہی۔ اور کہین نہ گئی۔ جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا۔ تب اونہون نے ان لوگون کو عام المجاعہ مین وہان سے علیحدہ کیا۔ اوسوقت سجاح بھی اون کے ساتھہ آئی۔ اور یہ سب لوگ اچھے مسلمان ہوگئے اور وہ بھی پکی مسلمان ہوگئی۔ اور بصرہ کو چلی گئی۔ اور وہین مرگئی۔ اوس کے جنازہ کی نماز سمرۃ بن جندب نے پڑہی تھی۔ جو حضرت معاویہ کی طرف سے وہان کا عامل تھا۔ اسوقت تک زیاد خراسان سے وہان کا آکر عامل نہ ہوا تھا۔ اور بعض لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ جب مسیلمہ مارا گیا۔ تو سجاح اپنے ننہیال مین یعنے بنی تغلب مین چلی گئی تھی جو جزیرہ مین رہتے تھے۔ وہین وہ مرگئی۔ اور اوس کے بعد اوس کا کسی نے کچھہ ذکر نہین سنا۔

مالک بن نویرہ

۴۲ مالک کی پشیمانی اور وکیع و وسماعہ کا مکر اسلام مین داخل ہونا

جب سجاح جزیرہ کو لوٹ گئی تو مالک بن نویرہ کے خیالات پلٹے۔ اور کئے پر پشیمان ہوا اور سوچ مین ہوا کہ اب کیا کرے۔ اور وکیع اور سماعہ بھی اپنے کئے کی خرابی کو جان گئے۔ اس لئے وہ بھی نیکی کی طرف رجوع ہوے۔ اور ضد و نفسانیت

کو چھوڑ دیا۔ اور صدقات لئے۔ اور حضرت خالد کے پاس دونو آئے۔

۴۳ انصار کی نافرمانی خالد کی اطاعت سے اور بددلی سے ساتھ جانا

بعد اس کے خالد جب فزارہ غطفان اسد اور طی سے فارغ ہوگئے تو اونہون نے بطاح کا ارادہ کیا۔ جہان کہ مالک بن نویرہ تھا۔ اور جو اپنے معاملہ مین متردد ہورہا تھا۔

اسوقت انصار جو حضرت خالد کے لشکر مین تھے اونہین چھوڑ کر الگ ہوگئے اور کہنے لگے۔ کہ خلیفہ نے ہم سے یہ کہا ہے کہ جب ہم بزاخہ سے فارغ ہوجائین تو وہان اوسوقت تک ٹھیرے رہین۔ کہ خلیفہ ہمارے پاس کوئی دوسرا حکم نہ بھیجین۔ خالد نے کہا کہ اونہون نے مجھ سے کہا ہے کہ مین آگے جاؤن مین تم پر امیر ہون تم میرا حکم مانو۔ اگرچہ خلیفہ کا فرمان نہین آیا ہے۔ مگر یہ فرصت اور موقع کا وقت انتظار کرنے مین ہاتھ سے نکل جائے گا اگر مین خلیفہ کو اس کی اطلاع دیتا تو خلیفہ کے پاس سے فرمان ضرور آجاتا۔ لیکن مین نے اونہین اطلاع نہین دی۔ اس لئے کوئی حکم نہین آیا ہے۔ اگر ہم پر کوئی بلائے ناگہانی آپڑے۔ کہ جسمین خلیفہ نے کوئی حکم نہ دیا ہو تو کیا اوسوقت جو بہتر ہمکو معلوم ہوگا وہ ہم نہ کرین گے۔ اور اسی واسطے مین اور جو لوگ میرے ساتھ ہین مالک کی طرف جاتے ہین اور انصار پر ہم زبردستی نہین کرتے۔ اونہین اختیار ہے چاہے جائین چاہے نہ جائین۔ یہ کہا اور خالد چلدئے اس کے بعد انصار دلون مین نادم ہوے۔ اور کہنے لگے کہ اگر ان لوگون کو فتح ہوئی تو جو مال غنیمت ملے گا اوس سے ہم محروم رہین گے۔ اور اگر ان کی

شکست ہوگئی۔ تو لوگ ہم سے بے اعتبار ہو جائین گے۔ اور ہم سے الگ بھاگین گے اس لئے انصار بھی اون سے جا ملے۔

۴۴ خالد کا بطاح مین جانا اور مالک کا اپنی فوج توڑ دینا۔

پھر خالد چلے۔ اور رفتہ رفتہ بطاح مین پہنچے لیکن اونہین کوئی لڑنیوالا نہ ملا کیونکہ اونہین مالک بن نویرہ نے متفرق کر دیا۔ اور اون کو مجتمع ہونے سے منع کر دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ بنی یربوع ہم سے اسلام مین داخل ہونے کو کہا گیا تھا۔ مگر ہم نے اوسمین شامل ہونے مین دیر کی۔ جس سے ہم ترقی مین پیچھے رہ گئے۔ مین نے اس معاملہ مین غور کیا ہے۔ تو اوس سے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اہل اسلام کا کام خود بخود بنتا چلا جاتا ہے۔ اور جب تم دیکھو کہ تمہارے لوگ کام پر جمی نہین لگاتے تو پھر اوس قوم کا مقابلہ کرنا نہ چاہئے کہ جس کا کام بن رہا ہے۔ اس لئے تمہین چاہئے کہ متفرق ہو جاؤ۔ اور اونکی شریعت مین داخل ہو جاؤ۔ اسواسطے وہ لوگ متفرق ہو گئے تھے۔

۴۵ مالک کی گرفتاری اور ایک دھوکہ سے اوس کا قتل۔

جب خالد بطاح مین پہونچ گئے۔ تو اونہون نے چارون طرف فوجین بھیجنا شروع کین۔ اور اونہین حکم دیا کہ مخلوق کو اسلام کی طرف بلائین۔ اور جو لوگ ملین اونہین ہمارے پاس لے آئین۔ اگر کوئی آنے سے انکار کرے تو اوسے قتل کر دین۔ حضرت ابوبکر نے اون لوگون سے کہدیا تھا کہ جہان کہین تم جاؤ وہان دیکھو کہ وہ لوگ اذان دیتے ہین یا نہین۔ اگر وہ لوگ اذان دیتے ہون۔ تو اون سے کچھ مت کہو۔ اور اگر اذان کی آواز وہان نہ سنو تو اون سے قتال کرو۔ اور اون پر تاخت کرو۔

اگر وہ اس طرح اسلام کو مان لین۔ تو اون سے زکوۃ طلب کرو۔ اگر وہ اسپر راضی ہون تو اونکا اسلام قبول کرلو۔ اور اگر اس پر راضی نہون تو اون سے لڑائی لڑو۔

چنانچہ اسی قاعدہ کے بموجب خالد نے لڑائی کرنا شروع کی۔ اور اون کے سوار مالک بن نویرہ وغیرہ بنی تغلبہ بن یربوع کے کچھ لوگون کو پکڑ لائے۔ جہان سریہ گئے ہوئے تھے۔ ان سریون مین ابوقتادہ بھی تھا (اور یہ اونہین انصار مین سے تھا جنہون نے خالد کی نافرمانی کی تھی اور بددلی سے اون کے ساتھ گئے تھے) اور نیز یہ اون گواہون مین سے تھا جنہون نے کہا تھا کہ مالک بن نویرہ کے ساتھیون نے اذان دی۔ اور نماز پڑہی تھی۔ جب ان گواہون مین اختلاف ہوا اور کسی نے کہا اذان دی تھی اور کسی نے کہا کہ نہین دی تھی۔ تو خالد کے آدمیون نے اونہین سردی کی رات مین جہان کوئی مقام کا بچاؤ نہ تھا قید کردیا۔ پھر خالد کے حکم سے منادی نے یہ ندا کی۔ کہ دافئوا اسراکم (اپنے اپنے قیدیون کو گرم کپڑے پہناؤ) مگر اس کے اصطلاح بنی کنانہ مین یہ معنی تھے۔ کہ "قیدیون کو قتل کردو"۔ چونکہ یہی لوگ اون کے اکثر نگران تھے۔ اونہون نے سمجھا کہ خالد نے اون کے قتل کا حکم دیا ہے حالانکہ اونہون نے (ازراہ ترحم) صرف گرم کپڑے پہنانے کو کہا تھا۔ اسواسطے قیدیون کے محافظون نے قیدیون کو قتل کردیا۔ ضرار بن الازور (کنانی) نے مالک کو قتل کیا تھا۔ جب خالد نے اس قتل کا شور وغوغا سنا تو وہ فوراً مکان سے نکلے۔ کہ دیکھین یہ کیا بلا پیش آئی ہے۔ مگر جب معلوم ہوا۔ تو اوسوقت لوگ اونہین مار چکے تھے۔ اس لئے خالد نے کہا

اللہ کو جو کام کرنا ہوتا ہے تو وہ پھر ہو ہی کر رہتا ہے۔ جب مالک مارا گیا تو خالد نے اوس کی بی بی ام تمیم سے نکاح کر لیا۔

۴۶ مالک کے قتل کے باعث عمر کی شکایت خالد کی نسبت اور خالد کا عذر

(خالد حضرت عمر کے قریبی رشتہ دار تھے۔ جب اونہون نے یہ حال سنا تو اس خیال سے کہ بد اندیش خالد کے گناہ کی معافی کو حضرت عمر کے دباؤ پر محمول نہ کرین۔ اور اس سے اسلام مین کوئی فساد نہ پیدا کر دین اونہون نے خود اس معاملہ کو ہاتھ مین لیا اور عمر نے ابوبکر سے کہا۔ کہ خالد کی تلوار مسلمانون پر چل رہی ہے۔ اور اس باب مین حضرت ابوبکر سے بہت جوش کے ساتھ گفتگو کی۔ اور جب اس معاملہ مین اونکا مبالغہ حد سے گزر گیا۔ تو حضرت ابوبکر نے کہا۔ کہ خالد نے اس معاملہ مین کچھ تاویل کی ہوگی۔ اور اوس مین اوس نے خطا کی ہے۔ خالد کی نسبت تم اپنی زبان کو روکو جس تلوار کو اللہ تعالیٰ نے کفار پر نکلوایا ہے مین اوسے میان مین کبھی نہ ڈالون گا اور مالک کے وارثون کو اوس کی دیت دیدی۔ اور خالد کو اپنے پاس بلایا۔

جب خالد آئے تو مسجد مین داخل ہوے۔ وہ اسوقت ایک قبا پہنے ہوے اور عمامہ مین تیر لگائے ہوئے تھے۔ وہان عمر آئے۔ اور اٹھکر اون کے تیر نکال لئے اور اونہین توڑ ڈالا۔ اور اون سے کہا کہ تو نے ایک مسلمان کو قتل کر ڈالا۔ اور پھر اوس کی عورت سے مجامعت کی۔ واللہ مین تیرے ہی پتھرون سے تجھے سنگسار کرون گا۔ خالد اسوقت خاموش تھے۔ زبان سے کچھ نہ کہتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ابوبکر کی رائے بھی ایسی ہی ہوگی۔

پھر وہ ابوبکر کے پاس پہونچے۔ اور جو حال تھا وہ سب اونہین سنایا۔

اور جو کچھ عذر تھا وہ سب اون کے روبرو بیان کیا۔ حضرت ابوبکر نے اون کا عذر قبول کیا۔ اور اون کے قصور سے تجاوز کیا۔ مگر اس تزویج پر اون کو ملامت کی۔ جسے ایام حرب مین عرب لوگ کراہیت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ پھر اس کے بعد خالد ابوبکر کے پاس سے باہر نکلے۔ عمر دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ خالد نے اونہین دیکھکر کہا۔ "آپ ابن ام سلمہ کیا کر سکتے ہو" اس سے عمر جان گئے کہ ابوبکر اونسے راضی ہو گئے۔ اس لئے عمر نے اونہین کچھ جواب نہ دیا۔

بعض لوگون نے اس روایت کو اس طرح بھی بیان کیا ہے۔ کہ جب مسلمانون نے ایک رات مین جاکر مالک کو اور اوس کے اصحاب کو گھیرا تو اونہون نے بھی ہتیار اٹھائے۔ اسپر اون لوگون نے کہا ہم تو مسلمان ہین۔ مالک کے لوگون نے کہا کہ ہم بھی مسلمان ہین۔ خالد کے آدمیون نے کہا تو ہتیار رکھدو پھر جب اونہون نے ہتیار رکھدئے۔ اور نماز پڑہی اس حالت مین خالد نے اوس کے قتل کی نسبت جو عذر کیا وہ یہ تھا کہ مالک بن نویرہ نے اثنائے گفتگو مین کہا مین نہین خیال کرتا کہ تمہارے صاحب نے ایسا ایسا کیا ہو (صاحب سے مراد اوسکی رسول اللہ صلعم سے ہے) اس پر خالد نے کہا کہ کیا تو اون کو ہمارا صاحب بتاتا ہے اور اپنا صاحب نہین کہتا۔ کیا وہ تیرے صاحب نہ تھے۔ اسی پر اوس کی گردن مار دی۔

۴۷ ابوبکر کا متمم کو دیت دینا اور حضرت عمر کا اوس کی تسلی کرنا۔

متمم بن نویرہ ابوبکر کے پاس آیا۔ اور اپنے بھائی کے خون کا دعوی کیا۔ اور جو سبایا اوس کی قوم کے تھے وہ اون سے طلب کئے۔ حضرت ابوبکر نے سبایا کی واپسی کا حکم دیدیا۔ اور متمم کو اوس کے بھائی کے قتل کی بیت المال سے دیت دلائی۔

جب یہ متمم حضرت عمر کے پاس آیا۔ تو اونہون نے اوس سے پوچھا۔ کہ تجھے اپنے بھائی پر کس قدر رنج ہوا۔ کہا مجھے ایک برس اوس پر روتے گزر گیا جبتک میری چھوٹی ہوئی آنکھہ نے میری اچھی آنکھہ کو رونے مین مدد دی مین برابر اوسپر روتا ہی رہا۔ مین جب کبھی کہین راستہ مین آگ جلتی دیکھتا ہون تو حسرت سے مین قافلہ کے پیچھے رہ جانے کے قریب ہو جاتا ہون کیونکہ وہ ہمیشہ رات کو اس غرض سے آگ جلائے رہتا تھا کہ کہین کوئی مسافر آوے اور اندھیری رات کے سبب سے اوس کے مکان تک نہ پہونچ سکے۔ حضرت عمر نے کہا کہ مالک کے کچھہ اوصاف بیان کرو۔ متمم نے کہا اوس کی عادت تھی وہ بڑے سرکش گھوڑون پر سوار ہوتا۔ اور ایک اونٹ پر دو ملیب توشہ دان لادتا جنمین کھانا مچاچ بھرا ہوتا تھا۔ اور سردی کی راتون مین ایک چھوٹا سا شملہ باندھے اور خطلی نیزہ ٹانگ کے نیچے دبائے رات بھر پہرا کرتا تھا۔ اور کھانا لوگون مین تقسیم کیا کرتا تھا اور صبح کو لوٹ آتا تھا اور اوس کا چہرہ چاند کا ٹکڑا تھا۔ حضرت عمر نے کہا اوس کی نسبت کچھہ تو نے اشعار کہے ہون تو مجھے سنا۔ اس پر اوس نے اپنا یہ مرثیہ سنایا۔

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً	مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا

ابرہم دو فوجھائی جذیمہ کی دونو ندیمون کی طرح ایک عرصہ دراز تک ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ کبھی جدا نہ ہون گے

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا	لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

مگر جب بہت تک اجتماع اور ساتھ رہنے کے بعد جدا ہو گئے۔ تو ایسے ہو گئے کہ مین اور مالک کبھی ایک رات بھی ساتھ نہین رہے تھے

اسپر حضرت عمر نے کہا کہ اگر مجھے شعر کہنا آتا تو مین بھی اپنے بھائی زید کا

مرثیہ کہتا۔ متمم نے کہا امیر المومنین میرے اور آپ کے بھائی کی برابری نہین ہوسکتی۔ اگر میرا بھائی بھی اسی طرح مارا جاتا جیسا آپ کا بھائی مارا گیا ہے تو مین اوس پر کبھی نہ روتا۔ حضرت عمر نے کہا جس طرح تو نے میری تسلی کی ہے آج تک کسی نے میری تسلی نہین کی۔

اس لڑائی مین ولید اور ابو عبیدہ عمارۃ بن الولید کے دو نو بیٹے مارے گئے تھے جو خالد کے بھائی کے بیٹے تھے۔ اور رسول اللہ کے اصحاب مین سے تھے۔

مسیلمہ اور اہل یمامہ

۴۸ عکرمہ کی شکست مسیلمہ سے اور ابوبکر کا اوسے اور شرجیل کو دشمنون پر بھیجنا

یہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ مسیلمہ نبی صلعم کے پاس آیا تھا۔ پھر جب نبی صلعم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر نے مرتدین پر فوجین بھیجین تو عکرمہ بن ابی جہل کو لشکر دیکر مسیلمہ کیطرف روانہ کیا۔ اور شرجیل بن حسنہ کو بھی اوس کے پیچھے بھیجا۔ عکرمہ نے اس وقت بڑی جلدی کی۔ اور اون سے لڑ پڑا۔ جس سے دشمنون نے اوسے شکست دیدی۔

جب یہ خبر شرجیل کو معلوم ہوئی تو راستہ مین جہان تھا وہین ٹھہر گیا۔ اور عکرمہ نے ابوبکر کو لکھا کہ یہان ایسا ایسا حال گزرا ہے۔ حضرت ابوبکر نے اوسے لکھا۔ کہ مین تجھے ہرگز دیکھنا نہین چاہتا اور نہ تجھے چاہئے کہ مجھے تو دیکھے۔ تو اگر یہان لوٹکر آئیگا تو لوگون کو شکستہ دل کردیگا۔ چاہئے کہ تو آگے جاکر حذیفہ اور عرفجہ سے مل جائے اور عمان اور مہرہ والون سے لڑے۔ پھر تو اور تیرا لشکر ان لوگون سے الگ ہوکر آگے بڑھے۔ اور جاکر یمن اور حضرموت مین مہاجر بن ابی امیہ سے مل جائے۔

اور شرحبیل کو حکم لکھہ بھیجا۔ کہ خالد کے آنے تک وہین راستہ مین ٹھیرا رہے۔ اور جب مسیلمہ سے فراغت ہوجائے تو عمرو بن العاص کے پاس جاکر بنی قضاعہ کے مقابلہ مین اونہین مدد دے۔

۴۹ خالد کی روانگی مسیلمہ پر اور شرحبیل کی مسیلمہ سے شکست اور اہل بدر کی عظمت

پھر جب حضرت خالد بطاح سے لوٹ کر حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور اون سے اپنے الزام کا عذر کیا۔ تو اوسے ابوبکر نے قبول و منظور کر لیا۔ اور اون سے راضی ہوگئے اور اونہین مسیلمہ کی طرف روانہ فرمایا۔ اور مہاجرین اور انصار کو کثرت سے اون کی مدد کے لئے بھیجدیا۔ اسوقت انصار پر ثابت بن قیس بن شماس اور مہاجرین پر ابوحذیفہ اور زید بن الخطاب امیر تھے۔

جب تک یہ مدد خالد کے پاس پہونچی۔ اوسوقت تک وہ بطاح مین قیام پذیر رہے۔ پھر جب یہ لوگ اون کے پاس پہونچ گئے تو وہ یمامہ کو روانہ ہوے۔ بنی حنیفہ کی تعداد اوسوقت بہت بڑی تھی۔ چالیس ہزار سپاہی تک اونکے پاس جمع ہوگئے تھے۔

(مگر عکرمہ کی طرح شرحبیل نے بھی دشمن کی قوت کا اندازہ نہ کیا) اور شرحبیل حسنہ نے بھی جلدی کی۔ اور خالد کے آنے سے پہلے ہی مسیلمہ سے لڑائی کی ٹھیرادی۔ مسیلمہ نے اوسے بھی نیچا دکھایا۔ خالد نے شرحبیل کو اس پر ملامت کی۔ اور ابوبکر نے خالد کے لئے مدد بھیجی۔ اور سلیط کو آدمی دیکر اون کے پاس بھیجا۔ کہ اونکی تائید کے لئے پیچھے رہے۔ تاکہ دشمن خالد کے پیچھے سے کچھہ تکلیف نہ پہونچائے۔

حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ مین بدر والون کو لڑائی کے لئے نہین بھیجون گا۔

اونہین اس سے اوسوقت تک الگ رکھون گا۔ کہ وہ اپنے نیک اعمال کے ذریعہ خدا تعالی سے جاکر مل جائین۔ کیونکہ اللہ تعالی اون کے اور نیز اور صالحین کی وجہ سے اکثر آفات ومصائب کو رفع کردیتا ہے۔ اور لڑائی مین اون کے انتصار کی اسقدر ضرورت نہین ہے۔ مگر حضرت عمر کی رائے تھی کہ اون کو لشکر وغیرہ کی امارت پر مقرر کیا جائے۔

۵۰ مسیلمہ کی نبوت کیلئے نہار الرجال کی گواہی اور مسیلمہ کی نبوت کی باتین۔

مسیلمہ کے ساتھ نہار الرجال بالجیم بالمحا بن عنفوہ بھی تھا جو پہلے نبی صلعم کے پاس ہجرت کرکے آیا تھا۔ اور قرآن پڑھ گیا اور مسائل فقہ بھی سیکھہ گیا تھا۔ اور رسول اللہ نے اوسے یمامہ والون کے پاس بطور معلم کے بھیجا تھا۔ اور خیال کیا تھا کہ وہ مسیلمہ کے برخلاف لوگون کو بھڑکائے گا۔ مگر اس شخص نے بنی حنیفہ مین مسیلمہ سے بہت زیادہ فتنہ برپا کیا اوس نے جاکر وہان گواہی دی۔ کہ محمد صلعم کہتے تھے کہ مسیلمہ نبوت مین میرا شریک ہے۔ اس کی گواہی کو بنی حنیفہ نے سچ سمجھا اور مسیلمہ کی نبوت کو اسواسطے مان لیا اور اسی وجہ سے مسیلمہ اس کا بہت کچھہ کہنا مانتا تھا۔ اور مسیلمہ کا موذن عبداللہ بن النواحہ تھا۔ اور جو شخص اوسکی اقامت کیا کرتا اوس کا نام حجیر بن عمیر تھا۔ حجیر کہا کرتا تھا۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلَمَةَ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (مین گواہی دیتا ہون کہ مسیلمہ اپنے آپ کو رسول اللہ سمجھتا ہے) اس پر مسیلمہ نے اوس سے کہا۔ کہ اَفْصِحْ حُجَيْرُ فَلَيْسَ فِي الْجَمْعَةِ خَيْرٌ (حجیر صاف صاف کہو بات کے اول بدل کر کہنے مین کچھہ عمدگی نہین ہوتی) یہ الفاظ سب سے پہلے اسی نے کہے ہین۔ اور جو جو باتین مسیلمہ بیان کیا کرتا اور کہتا کہ یہ مجھہ پر وحی نازل ہوئی ہے اونمین سے ایک یہ بھی

يَا ضِفْدَعُ بِنْتَ ضِفْدَعٍ نَقِّي مَا تُنَقِّيْنَ اَعْلَاكِ فِي الْمَاءِ وَاَسْفَلُكِ
فِي الطِّيْنِ لَا الشَّارِبَ تَمْنَعِيْنَ وَلَا الْمَاءَ تُكَدِّرِيْنَ (اے
مینڈکی مینڈکی کی بیٹی تو صاف کراوے جسے تو صاف کرتی ہے۔ تیرا اوپری حصہ
تو پانی مین ہے اور نیچے کا حصہ مٹی مین ہے۔ نہ تو پانی پینے والے کو منع کرتی ہے
اور نہ تو پانی کو گدلا کرتی ہے) اور یہ بھی اوسی کا قول ہے وَالْمُبْدِيَاتِ زَرْعًا
وَالْحَاصِدَاتِ حَصْدًا وَالذَّارِيَاتِ قَمْحًا وَالطَّاحِنَاتِ طَحْنًا۔
وَالْخَابِزَاتِ خُبْزًا وَالثَّارِدَاتِ ثَرْدًا وَاللَّاقِمَاتِ لُقْمًا۔
اِهَالَةً وَسَمْنًا لَقَدْ فُضِّلْتُمْ عَلٰى اَهْلِ الْوَبَرِ وَمَا سُبِقْتُمْ اَهْلَ الْمَدَرِ
رَيْقَكُمْ فَامْنَعُوْهُ وَالْمَعْنِيَ فَاوُوْهُ وَالْبَاغِيَ فَتَاوُوْهُ (قسم ہے کھیتی
کرنے والون کی اور قسم ہے کھیتی کاٹنے والون کی اور قسم ہے بھوسہ صاف
کرنے کے لے گیہون کو ہوا مین اور آٹے والون کی اور قسم ہے آٹا پیسنے والونکی
اور قسم ہے روٹی پکانے والون کی اور قسم ہے سالن پکانے والون کی اور قسم ہے
تیل اور گھی کے لقمہ لینے والون کی کہ تم کو صوف والے (بادیہ نشین یا بدوی)
عربون پر فضیلت دی گئی ہے۔ اور مٹی (سے مکان بنانے) والے (شہری
عرب بھی) تم سے بڑھکر نہین ہین۔ تم اپنی سوکھی روٹی کی جو بے سالن کے ہو
حفاظت کرو۔ اور عاجز درماندہ کو پناہ دو۔ اور طالب اور مانگنے والے کو اپنے پاس ٹھہراؤ)
ایک مرتبہ ایک عورت مسیلمہ کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی ہمارے نخلستان مین سبزی
نہین رہی اور کنوے خشک ہوگئے ہین۔ تو اللہ تعالی اسے ہمارے پانی اور
نخلستان کیلئے دعا مانگ۔ جیسے کہ محمد صلعم نے ہمارے رہنے والون کے واسطے

دعا مانگی تھی۔ مسیلمہ نے نہار سے پوچھا۔ کہ کیا محمدؐ نے ہر زمان و الون کے واسطے دعا مانگی تھی اور مانگی تھی تو کیسی دعا مانگی تھی۔ اوس نے کہا۔ ہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی تھی۔ اور اون کے کنوون کے پانی کو لیکر اوس سے منہ مین غرغرہ کیا اور پہر کنوؤن مین کلی کردی تھی۔ اوس سے کنوؤن مین سے پانی ابل پڑا تھا۔ اور خرما کے ہر ایک درخت مین شاخین پھوٹ آئین۔ اور اوس کے چھوٹے چھوٹے پودون مین کلیان نکل پڑین۔ مسیلمہ نے بھی یہ سنکر ایسا ہی کیا۔ اس سے کنوؤن کا پانی اور گہٹ گیا۔ اور خرما کے درخت سوکہہ گئے۔ مگر یہ بات اوس کے ہلاکت کے بعد ظاہر ہوئی۔

نہار نے مسیلمہ سے کہا تھا۔ کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم بچون پر ہاتھ پہیرا کرتے تھے۔ تو بھی بنی حنیفہ کی اولاد پر ہاتھ پہیرا کر۔ چنانچہ مسیلمہ نے اوس کے کہنے کے مطابق بچون کے سرون پر اور اونکی تہوڑیون پر ہاتھ پہیرا۔ مگر بجاے برکت کے اس کے برخلاف اثر ہوا۔ یعنی جس جس لڑکے کے سر پر اوس نے ہاتھ پہیرا وہ سب گنجہ ہوگئے اور جس جس لڑکے کی تھوڑی کو چہوا وہ تتلانے لگا۔ مگر یہ بات بھی اوس کے ہلاکت کے بعد ہی ظاہر ہوئی۔

کہتے ہین کہ ایک مرتبہ اوس کے پاس طلیحہ النمری آیا تھا۔ اور اوس سے اوس کی نبوت کا حال پوچھا تھا مسیلمہ نے کہا میرے پاس شب کی تاریکی مین ایک شخص آیا کرتا ہے۔ طلیحہ نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تو جھوٹا ہے۔ اور محمدؐ سچا ہے مگر ربیعہ کا جھوٹا نبی مضر کے سچے نبی سے میرے لئے محبوب ہے یہ شخص مسیلمہ کے ساتھ جنگ عقربا مین کافر ہی مارا گیا۔

۵۱ خالد کا مسیلمہ کے پاس پہونچنا اور مجاعہ کو گرفتار کرلینا۔

غرض جب مسیلمہ کو معلوم ہوا۔ کہ خالد اوس کے قریب آپہونچے تو اوس نے بھی اپنا لشکر عقربار (مقام واقع یمامہ) مین لاکر ڈالا۔ اور لوگ اوس کے پاس آئے۔ اور مجاعہ بن مرارہ ایک سریہ لیکر نکلا۔ کہ بنی عامر مین جو اوس کا خون چاہئے ہے اوسکا انتقام اون سے لے۔ مسلمانون نے اوسے پکڑ لیا۔ اور اوس کے ساتھیون کو بھی گرفتار کرلیا۔ حضرت خالد نے اوس کے ہمراہیون کو تو قتل کردیا۔ مگر مجاعہ کی شرافت کے سبب سے جو اوسے بنی حنیفہ مین حاصل تھی نہ مارا۔ یہ لوگ جنہین خالد نے قتل کیا شمار مین چالیس سے لیکر ساٹھ تک تھے۔

اور مسیلمہ نے اپنے اموال اپنی پشت کی طرف چھوڑے تھے۔ مسیلمہ کا بیٹا شرحبیل بھی لڑائی مین تھا۔ اور لوگون سے کہتا جاتا تھا۔ اے بنی حنیفہ آج تم اپنی شرم وغیرت کے واسطے لڑو۔ کیونکہ اگر تم بھاگ گئے۔ تو تمہاری عورتین لونڈی بنائی جائین گی۔ اور بغیر خطبہ اور رسومات شادی کے اون کو دشمن گھرون مین ڈال لین گے۔ اس لئے چاہئے کہ تم اپنے ننگ وناموس کے واسطے لڑو۔ اور اپنی عورتون کو بچاؤ۔ چنانچہ عقربار مین اونہون نے لڑائی شروع کردی۔

۵۲ لڑائی کا آغاز اور کشت وخون کا سخت ہنگامہ

مہاجرین کا رایت اوسوقت سالم کے پاس تھا جو ابوحذیفہ کے مولی تھے۔ اور اون سے پہلے رایت عبداللہ بن حفص بن غانم کے پاس تھا جو قتل ہوگیا تھا۔ اس لئے لوگون نے سالم سے کہا۔ کہ ہمین تمہاری جان کا اندیشہ ہے۔ اونہون نے کہا۔ اگر اسوقت مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہو تو میرا حامل اور حافظ القران ہونا (بیکار ہی نہین بلکہ) بہت برا ہوجائے گا۔ اور انصار

کا رایت ثابت بن قیس بن شماس کے پاس تھا۔ اور عرب کے قبائل کے رایت اپنے اپنے قبائل کے سرداروں کے پاس تھے۔

غرض فریقین کا مقابلہ ہوا۔ اور سب سے اول مسلمانوں کے مقابلہ مین نہار الرجال بن عنفوہ نکلا۔ اور مارا گیا۔ اوسے زید بن الخطاب نے قتل کیا۔ اور لڑائی اس قدر شدت سے ہوئی کہ ایسی آج تک مسلمانوں سے کبھی لڑائی نہین ہوئی تھی اور آخر کو مسلمانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور بنی حنیفہ کو تن تنہا خالد اور مجاعہ پر جانے کا موقع مل گیا۔ اور خالد اپنا خیمہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ آئے۔ اور بنی حنیفہ اون کے خیمہ مین آ داخل ہوے۔ اسوقت مجاعہ اون کے خیمہ مین اون کی بی بی کے پاس تھا۔ خالد اوسے اپنی بی بی کے حوالہ کر آئے تھے۔ بنی حنیفہ نے چاہا کہ اون کی بی بی کو قتل کر دین۔ مجاعہ نے کہا کہ اوسے قتل نہ کرو مین اوس کا جا۔ ہون۔ بنی حنیفہ نے اس لئے اونکی بی بی کو چھوڑ دیا۔ اور مجاعہ نے اون سے کہا۔ کہ مردون کی جا کر خبر لو۔ اور اونہون نے خیمہ کے تکڑے تکڑے کر ڈالے

پھر مسلمانون نے آپس مین ایک دوسرے کو آواز دی۔ اس پر ثابت بن قیس نے کہا اے مسلمانو تمہاری کیسی بری عادت ہوگئی ہے۔ اے اللہ یہ لوگ یعنی یمامہ والے جو کام کر رہے ہین مین اوس سے بیزار ہون اور یہ لوگ یعنے مسلمان جو کام کر رہے ہین اونکی طرف سے مین عذر کرتا ہون۔ پھر جا کر لڑائی مین گھس گیا۔ اور مارا گیا اور زید بن الخطاب نے کہا۔ اب رجال کے بعد کسی کو ذبح نہین کرونگا واللہ مین اوسوقت تک کسی سے نہ بولون گا کہ دشمنون کو شکست نہ دیدون یا خود مارا نہ جاؤن۔ تب اوس وقت مین اللہ تعالی سے جا کر باتین کرونگا اور اپنی حجت

بیان کرون گا۔ اے لوگو تم اپنی آنکھین بند کرو۔ اور دانت بھینچ لو۔ اور دشمنون کو مارو اور آگے بڑھے چلے جاؤ۔ اور ایسے ہی ابو حذیفہ نے کہا اے قرآن والو قرآن کو اپنے نیک اعمال سے زینت دو۔ اور پھر خالد نے حملہ کیا۔ اور دشمنون کو جہان تھے وہان سے بھی پیچھے ہٹا دیا۔ اور لڑائی خوب جوش خروش سے ہونے لگی۔ بنی حذیفہ نے بھی آپس مین ایک دوسرے کو لڑائی پر برانگیختہ کیا۔ اور خوب شدت سے لڑائی کی۔ اسوقت کبھی تو مسلمانون کا پلہ بھاری ہوجاتا۔ اور کبھی کافرون کا۔ اور اسی مار پیٹ مین سالم اور ابو حذیفہ اور زید بن الخطاب وغیرہ بڑے بڑے اولی البصائر شہید ہوگئے جب خالد نے لوگون کی یہ حالت دیکھی۔ تو حکم دیا کہ لوگو کوئی ایسا نشان قائم کرو جس سے یہ معلوم ہوجائے کہ کس حی پر بلا آئی ہے۔ اور کدہر سے ہمین نقصان پہونچ رہا ہے۔ اسواسطے اونہون نے نشان قائم کیا اوسوقت لڑائی مین اہل البوادی مہاجرین اور انصار کے ساتھ ساتھ تھے۔ اور مہاجرین اور انصار اون کے ساتھ ساتھ تھے جب انہون نے نشان قائم کیا۔ تو اونہون نے آپس مین ایک نے دوسرے سے کہا۔ کہ فرار سے آج حیا کرنا چاہیئے۔ اوس روز جیسی مصیبت مسلمانون پر پڑی تھی ایسی کبھی اونہون نے اب تک نہین دیکھی تھی اور یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ فریقین مین کس پر بڑی سختی پڑ رہی ہے۔ صرف اسوقت تک اتنا ہی معلوم ہوا تھا کہ مہاجرین اور انصار اور اہل القری مین قتل بہت ہوا ہے اور ان مین اہل البوادی بہت مارے گئے۔

۵۳ حضرت خالد کی دانائی اور دلاوری سے مسیلمہ کی شکست۔

باوجود اس سخت ہنگامہ کے مسیلمہ میدان مین ثابت قدم رہا۔ اپنی جگہہ سے ذرہ نہین ہلا۔

دشمن کی فوج اوس کے گرد خوب جمع تھی۔ اور اچھی طرح وہان لڑ رہی تھی۔ اس سے خالد نے یہ جان لیا کہ جب تک مسیلمہ کو قتل نہ کیا جائے تب تک دشمن ٹھنڈے نہ پڑین گے اور اون کا جوش رفع نہ ہوگا۔ بنی حنیفہ کے لوگ گو بہت ماری گئے تھے مگر اونہون نے اپنے مقتولون کی کچھہ پروانہ کی تھی۔

پھر خالد نکلے۔ اور میدان جنگ مین اپنا مبارز طلب کیا۔ اور اپنے شعار کا نعرہ مارا۔ اون کا شعار یا محمداہ تھا۔ پہر اون کے مقابلہ مین جو کوئی میدان مین آیا اوسے قتل کر ڈالا۔ اور مسلمانون کو غلبہ ہوگیا۔ خالد نے مسیلمہ کو پکارا مسیلمہ نے اون کا جواب دیا۔ خالد نے چند باتین جو وہ مسیلمہ سے چاہتے تھے اوس کے روبرو پیش کین۔ اسوقت بات کے جواب دینے مین اوس کا طرز یہ تھا۔ کہ جواب دیتے وقت وہ منہ پہیر کر اپنے شیطان سے پہلے مشورہ لے لیتا تھا۔ چنانچہ جب اوس نے اپنے شیطان سے میدان مین نکلنے کا مشورہ لیا تو اوس سے منع کیا۔ اس سے اوس نے منہ پہیر لیا خالد سوار ہوکر اوسکی طرف چلے۔ اور اوسے لڑائی کے لئے مجبور کرنا چاہا۔ مگر وہ پیٹھہ پہیر کر چلدیا۔ اور اوس کے اصحاب اپنی جگہہ چھوڑ کر ہٹ گئے۔ ادہر خالد نے اپنے لوگون کو آواز دیا۔ اور وہ سوار ہوکر جہپٹے۔ کہ اسی مین دشمن کو شکست ہوگئی۔

۵۴ مسیلمہ کا باغ مین پناہ لینا اور مسیلمہ اور محکم الیمامہ کا مارا جانا۔

اسوقت بنی حنیفہ نے مسیلمہ سے کہا۔ کہ تو جو ہم سے وعدہ کرتا تھا وہ سب کہان گئے۔ اوس نے کہا۔ کہ تم کو چاہیے اپنے ننگ و ناموس کے لئے لڑو۔ اور محکم نے پکار کر کہا اے بنی حنیفہ باغ باغ یعنی باغ کی طرف چلو۔ اور اوسکی پناہ لو۔ اسواسطے وہ سب ایک باغ مین

گھس گئے (جس کا نام حدیقۃ الرحمان تھا) اور اوس کا دروازہ بند کرلیا۔

برار بن مالک جو اسد بن مالک کا بھائی تھا اوس کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ جب کبھی وہ لڑائی مین جاتا تو اوسے کپ کپی چڑہ جاتی تھی اور اوس کے دفع کے واسطے اوسپر آدمی چڑہکر بیٹہا کرتے تھے۔ پہر وہ پیشاب کردیتا تھا۔ جب اوس کو پیشاب آجاتا تو اوسے جوش چڑہتا تھا۔ جیسے شیر کو جوش اٹھکر کرتا ہے۔ چنانچہ اسوقت بھی اوسے کپ کپی چڑہ گئی۔ پہر جب اوس نے پیشاب کرلیا۔ تو اٹھا۔ اور کہا لوگو ادہر آؤ۔ مین برار بن مالک ہون۔ چلو چلو میرے پاس کو آؤ۔ اور بڑے جوش سے لڑائی شروع کردی۔ جب بنی حنیفہ باغ مین جا گھسے۔ تو برار نے کہا اے مسلمانو مجہے تم اس باغ کے اندر ڈالدو۔ اونہون نے کہا ہم تو تمہین اندر دشمن کے ہاتھون مین کبھی نہ ڈالین گے۔ برار نے اونہین قسم دلائی کہ مجہے تم ضرور اندر ڈالدو۔ اسواسطے اوسے اٹھاکر دیوار پر چڑہا دیا۔ اور وہان سے وہ اندر کو کود گیا۔ اور باغ کے دروازہ مین جاکر لڑنے لگا۔ اور دروازہ پر قبضہ کرکے اوسے مسلمانون کے اندر گھوسنے کے واسطے کہول دیا۔ جس سے مسلمان اندر گھس گئے۔ وہان نہایت ہی سخت لڑائی ہوئی اور دونو طرف کے لوگ بکثرت مارے گئے۔ خصوصاً بنی حنیفہ تو بہت ہی مارے گئے۔ اور اوسوقت تک برابر لڑتے رہے کہ مسیلمہ نہ مارا گیا۔

مسیلمہ کے قتل مین دو شخص شریک ہوے تھے۔ ایک تو وحشی مولی جبیر بن مطعم کا تھا۔ اور دوسرا ایک انصاری تھا وحشی نے تو اوس پر نیزہ مارا تھا۔ اور انصاری نے اپنی تلوار ماری تھی۔ ابن عمر کہتے ہین۔ کہ ایک شخص نے چلاکر کہا

کہ اوسے تو ایک حبشی غلام نے مار ڈالا۔

پھر جب وہ مارا گیا تو بنی حنیفہ بھاگ گئے۔ اور چاروں طرف سے اون پر تلوار پڑنے لگی۔ اور حضرت خالد کو بھی خبر پہونچی کہ مسیلمہ مارا گیا۔ اس پر خالد نے مسیلمہ کی لاش کی تلاش کا ارادہ کیا۔ اور مجاعہ کو جو زنجیرون مین بندہا ہوا تھا ساتھ لیا۔ کہ وہ مسیلمہ کی لاش کو پہچان کر بتائے۔ چنانچہ مقتولون کی دیکھ بھال کرنے لگے اور رفتہ رفتہ محکم الیمامہ کی لاش پر پہونچے۔ جو ایک وضع دار آدمی تھا۔ خالد نے پوچھا کہ کیا یہی مسیلمہ ہے مجاعہ نے کہا نہین۔ واللہ یہ تو بہت اچھی شکل کا شخص ہے۔ اور اوس سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ یہ محکم الیمامہ ہے پھر وہ باغ کے اندر پہونچے۔ دیکھتے کیا ہین۔ کہ ایک کمزور زرد رنگ اور چپٹی ناک والا شخص پڑا ہے مجاعہ نے کہا جسے تم ڈھونڈھتے ہو وہ یہ ہے۔ تم نے اوس کا کام تمام کر دیا ہے۔ اب اس کا کچھ کھٹکا نہین رہا۔ خالد نے کہا آہا یہی حضرت ہین جنہون نے تم سے ایسے ایسے کام کرائے ہین۔ محکم الیمامہ کو عبدالرحمن بن ابی بکر نے قتل کیا تھا۔ اونہون نے ایک تیر اوس کی گردن مین اوسوقت مارا تھا جب کہ وہ کھڑا ہوا خطبہ کر رہا اور بنی حنیفہ کو لڑائی کے لئے تحریص و اشتعال دیرہا تھا۔ اس تیر سے وہ مارا گیا۔

۵۵ مجاعہ کا اپنی قوم کی ہمدردی کے واسطے خالد کو دہوکا دیکر نرم شرائط پر صلح کرانا۔

پھر مجاعہ نے خالد کو دہوکہ دیا۔ اور اون سے فریب سے کہا کہ جن لوگون سے اب تک آپ لڑے ہین۔ یہ وہ لوگ ہین جو جلدی جلدی لڑنے کے لئے آگے دوڑ آئے ہین۔ ابھی بنی حنیفہ کی فوجین کی فوجین باقی ہین۔ اور اون سے قلعہ اور حصن بھرے

ہوے ہین۔ آپ کو چاہیئے کہ اون لوگون سے جلدی صلح کے پیغام سلام بھیجئے اور جس طرح ہو سکے اپنی حفظ جان کے لئے اون سے صلح کر لیجئے۔ اور کہا کہ مین اونکے پاس جاتا ہون اور اون سے مشورہ کرتا ہون۔ چنانچہ وہ اون کے پاس گیا۔ اسوقت قلعون مین بجز عورتون بچون اور شیوخ فانیہ اور کمزور مردون کے اور کوئی نہ تھا۔ اوس نے جاکر اونہین ہتیارون سے مسلح کیا۔ اور عورتون سے کہا کہ اپنے بال کھول دین اور قلعے کے اوپر چڑھ جائین۔ اور اوسوقت تک کہ وہ مسلمانون کے پاس سے لوٹ کر نہ آئے ایسے ہی رہین (اور یہ اوس نے اس لئے کیا تھا۔ کہ مسلمانون کو یہ نہ معلوم ہوا۔ کہ قلعون مین جنگی آدمی نہین ہین)

پھر وہ خالد کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ قلعہ والے تو آپ کی شرایط کو نہین مانتے۔ خالد کو اسوقت یقین ہوگیا تھا۔ کہ قلعون مین سپاہ بھرے ہوے ہے۔ اور مسلمان لڑتے لڑتے اسوقت پست ہوگئے تھے اور لڑائی کو ایک عرصہ گزر گیا تھا۔ کہ روز روز ہوا کرتی تھی۔ خالد کی فوج کے آدمی جاہتے تھے۔ کہ اس فتح کے بعد لوٹ چلین۔ اور اونہین یہ نہ معلوم تھا۔ کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہے۔ مہاجرین اور انصار مدینہ کے تین سو ساٹھ آدمی مارے جا چکے تھے۔ اور مدینہ کے سوا دوسرے مہاجرین مین سے تین سو آدمی شربت شہادت پی چکے تھے اور ثابت بن قیس بن شماس بھی مارا گیا تھا۔ ایک مشرک نے اوسکی ٹانگ کاٹ ڈالی تھی۔ ثابت نے اپنی ٹانگ ہی لیکر اوس کے ایسی ماری کہ اپنے قاتل کو قتل کر دیا اور بنی حنیفہ کے عقربار مین سات ہزار آدمی مارے گئے تھے اور باغ مین بھی اتنے ہی آدمی اور اسی کے قریب قریب اور اِدہر اُدہر پکڑا دھکڑی مین مارے گئے تھے

اس لئے خالد نے اس طرح صلح کر لی۔ کہ جس قدر دشمنون کے پاس سونا چاندی اور ہتیار ہین وہ سب دیدین اور اون کے نصف آدمی اور ایک قول کے بموجب چہارم آدمی لونڈی غلامون مین سے لئے جائین

پھر جب صلح کے بعد دشمنون نے قلعہ کھول دیے۔ اور خالد وہان گئے تو معلوم ہوا۔ کہ وہان تو بچون عورتون اور کمزور آدمیون کے سوا اور کوئی نہین ہے خالد نے مجاعہ سے کہا۔ کہ تو نے کمبخت مجھے دہوکا دیا۔ کہا ہان بے شک یہ لوگ میری قوم کے لوگ ہین۔ جو کچھ مجھ سے اون کے لئے ہوسکا وہ مین نے کر دیا۔

اسی مین حضرت ابوبکر کے پاس سے فرمان آیا۔ کہ جس قدر دشمنون کے آدمی ہاتھ آئین اور وہ تابع ہون اونہین قتل کر دیا جاوے۔ مگر چونکہ خالد صلح کر چکے تھے اونہون نے اوس کے خلاف کو عذر سمجہا اور صلح کے شرایط کو پورا کیا۔

جب لوگ لوٹ کر مدینہ آئے۔ تو حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا جو ان لوگون کے ساتھ لڑائی مین گئے تھے کہ زید تمہارے گئے تو زندہ ہے۔ زید سے پہلے تو کیون نہین مارا گیا۔ جا میرے سامنے سے چلا جا۔ عبداللہ نے کہا کہ زید نے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اونکی دعا قبول کی۔ اور اونہین شہادت نصیب کی۔ مین نے بھی کوشش کی کہ مجھے بھی شہادت ملے مگر مجھے نہ ملی۔ مین اوس سے محروم رہا۔

۵۶ حضرت ابوبکر کا قرآن کو جمع کرانا اس یمامہ کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر نے حکم دیا کہ قرآن شریف کو جمع کیا جاوے۔ کیونکہ صحابہ بہت قتل ہو گئے تھے۔ اور یہ اندیشہ ہو گیا تھا۔ کہ کہین قرآن ہی دنیا سے نہ جاتا رہے۔ اس کا بیان تفصیل کے ساتھ ہم

سنہ ۳۰ ہجری مین کرین گے۔

۵۷ اکابر صحابہ کے نام جو یمامہ کی لڑائی مین شہید ہوے

اور جو لوگ صحابہ مین سے یمامہ کی لڑائی مین شہید ہوے اونمین سے عبادؓ بن بشر انصاری تھے جو بدر وغیرہ کی لڑائیون مین شریک رہے تھے۔ اور عبادؓ بن الحارث الانصاری بھی اسمین مارے گئے تھے۔ یہ بھی احد کی لڑائی مین شریک تھے۔ عمیرؓ بن اوس بن عتیک الانصاری بھی اسمین مارا گیا تھا۔ یہ بھی جنگ احد مین شریک تھا۔ اور عاصمؓ بن ثابت بن سلمہ الانصاری بھی اسمین مارا گیا تھا اور عمارہؓ بن حزم الانصاری جو عمرو کا بھائی تھا اور بدری تھا وہ بھی اسمین مارا گیا تھا۔ اور باقی اورون کے نام حسب ذیل ہین۔

علیؓ بن عبید اللہ بن الحارث جو بنی عامر بن لوی سے تھا اور رسول اللہ کی صحبت مین رہا تھا۔ عائذؓ بن ماعص الانصاری جسے بعض لوگ کہتے ہین کہ بئر معونہ کی لڑائی مین مارا گیا تھا۔ فروہؓ بن النعمان جس کا نام بعض نے ابن الحارث بن النعمان انصاری بھی بتایا ہے اور جو احد کی لڑائیون مین بھی موجود تھا۔ قیسؓ بن حارث بن عدی الانصاری جو براء بن عازب کا چچا تھا۔ اور جسے بعض لوگ کہتے ہین کہ جنگ احد مین مارا گیا تھا۔ سعدؓ بن حمازا انصاری۔ جو جنگ احد مین بھی شریک تھا۔ ابو دجانہؓ انصاری جو بدری تھا۔ لیکن بعض کہتے ہین کہ وہ اسوقت نہین مارا گیا تھا۔ بلکہ اس کے بعد بھی ایک مدت تک زندہ رہا۔ اور جنگ صفین مین حضرت علی کے طرفدارون مین تھا واللہ اعلم۔ سلمہؓ بن مسعود بن سنان الانصاری سائبؓ بن عثمان بن مظعون الجمحی جو مہاجرین حبش سے تھا اور بدر مین موجود تھا۔ سائبؓ بن العوام جو زبیر کا حقیقی بھائی تھا۔ طفیلؓ بن عمرو الدوسی جو خیبر کی لڑائی مین

شریک تھا۔ زرارہ[۱۶] بن قیس الانصاری جو رسول اللہ کی صحبت مین رہا تھا۔ مالک[۱۷] بن عمرو السلمی حلیف بنی عبد شمس جو بدری تھا۔ مالک[۱۸] بن امیہ السلمی یہ بھی بدری تھا۔ مالک[۱۹] بن عوس بن عتیک الانصاری جو احد مین شریک تھا۔ معن[۲۰] بن عدی بن الجد البلوی حلیف الانصار جو عقبہ اور بدر وغیرہ مین موجود تھا۔ مسعود[۲۱] بن سنان الاسود حلیف بنی غانم جو احد مین موجود تھا۔ نعمان[۲۲] بن عصر یا عصر بن الربیع البلوی بدری۔ صفوان[۲۳] اور مالک[۲۴] عمرو السلمی کے دو نو بیٹے جو بدری تھے ضرار[۲۵] بن الازور الاسدی جس نے خالد کے حکم سے مالک بن نویرہ کو قتل کیا تھا۔ عبداللہ[۲۶] بن الحارث بن قیس بن عدی السہمی جس کی نسبت کہتے ہین کہ یہ عبداللہ اور اوس کا بھائی سائب طائف مین قتل ہوے تھے۔ عبداللہ[۲۷] بن مخرمۃ بن عبد العزی العامری عامر قیس جو بدر وغیرہ مین شریک رہا تھا۔ عبداللہ[۲۸] بن عبداللہ بن ابی بن سلول جو بدری تھا۔ عبداللہ[۲۹] بن عتیک الانصاری جو ابن ابی الحقیق کا قاتل تھا۔ اور بدری تھا۔ شجاع[۳۰] بن ابی وہب الاسدی اسد خزیمہ جو بدری تھا۔ ہشیم[۳۱] بن عبداللہ المطلبی القرشی اور اوس کا بھائی جناوہ[۳۲]۔ ولید[۳۳] بن عبد شمس بن المغیرۃ المخزومی جو خالد کے چچا کا بیٹا تھا۔ ورقہ[۳۴] بن ایاس بن عمرو الانصاری بدری۔ یزید[۳۵] بن اوس حلیف بنی عبد الدار جو فتح مکہ کے روز مسلمان ہوا تھا۔ ابوحبہ[۳۶] بن غزیہ الانصاری جو احد مین موجود تھا۔ ابوعقیل[۳۷] البلوی جو حلیف الانصار اور بدری تھا۔ ابوقیس[۳۸] بن الحارث بن قیس بن عدی السہمی جو حبش کے مہاجرین سے تھا اور جنگ احد مین شریک تھا۔ یزید بن ثابت جو زید بن ثابت کا بھائی تھا۔

التاریخ الکامل وزارۃ ابن الاثیر الجزری
۱۰۵
2352

اہل بحرین کا ارتداد

۵۸ بحرین کے قبیلہ بکر اور عبدالقیس کا ارتداد اور جارود کے سبب سے عبدالقیس کا مسلمان ہونا

جب جارود بن المعلی العبدی نبی صلعم کے پاس آیا اور مسائل فقہی سیکھہ گیا۔ تو رسول اللہ نے اوسے اوسکی قوم عبدالقیس مین واپس بھیجدیا تھا۔ جس وقت رسول اللہ کا انتقال ہوا ہے تو یہ وہین تھا۔ اسوقت منذر بن ساوی العبدی بیمار تھا۔ اور رسول اللہ کی وفات کے چند روز بعد مرگیا تھا۔ جب منذر مرگیا تو اس کے بعد بحرین والے مرتد ہوگئے۔

ان مرتدین مین قبیلہ بکر کے لوگ تو اپنے ارتداد پر قائم رہے۔ مگر عبدالقیس کے قبیلہ کو جارود نے جمع کیا۔ چونکہ انہون نے مشہور کیا تھا۔ کہ اگر محمدؐ خدا کے سچے نبی ہوتے تو وہ مرتے نہین۔ اس لئے جب یہ لوگ جمع ہوگئے تو جارود نے اون سے کہا کہ تمہین یہ بات معلوم ہے یا نہین کہ محمدؐ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے نبی دنیا مین بھیجے ہین۔ اونہون نے کہا ہان بھیجے ہین۔ جارود نے پوچھا تو پھر وہ کیا ہوے۔ اونہون نے کہا وہ مرگئے۔ جارود نے کہا تو "محمدؐ بھی ایسے ہی مرگئے جیسے سب انبیا پہلے مرگئے ہین۔ مین تو یہ گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین۔ اور محمدؐ خدا کے رسول ہین"۔ اس واسطے وہ سب مسلمان ہوگئے اور اپنے اسلام پر جم گئے۔

۵۹ بحرین کے مشرکین اور مرتدین کا مسلمانون کو محصور کرنا اور اون کا ابوبکر سے مدد مانگنا

اور منذر کے مرنے کے بعد اوس کے اصحاب پر مرتدین نے محاصرہ ڈالا۔ جس سے

آخر کار علاء بن الحضرمی نے اونہین آکر نجات دلائی - اور جارود اور اوس کے متبعین کے سوا سب کے اور لوگ بحرین مین مرتد ہو کر فراہم ہوے - اور بولے کہ ہم یہان کی حکومت پہر منذر بن النعمان بن المنذر کو دین گے - جسے غرور کہا کرتے تھے - اور جب یہ مسلمان ہو گیا تو اپنے آپ کو مغرور (یعنی دہوکے مین آیا ہوا) کہا کرتا تھا - اور کہتا تھا کہ میرا نام غرور نہین ہے -

اور حطم بن ضبیعہ نے جو بنی قیس بن ثعلبہ مین سے تھا بکر بن وائل کو لیا - اور جو لوگ پہلے ہی سے مشرک تھے اور مرتدین مین سے نہ تھے اونہین اکہٹا کیا - اور بغاوت کے لئے آمادہ ہو گیا - اور قطیف اور ہجر مین آکر قیام کیا - اور مقام خط کے قوم زط اور سابجہ کے لوگون کو بہڑکایا - اور وارین مقام پر فوج بہیجی اور جواثا مقام مین بھی کچہہ لشکر کو روانہ کیا جس نے جاکر مسلمانون کو وہان گہیر لیا اور اون پر نہایت سختی کے ساتہہ محاصرہ کیا - جس سے بھوک کے مارے مسلمان مرنے لگے - تب اونمین سے عبداللہ بن حذف نے یہ اشعار حضرت ابوبکر کی خدمت مین لکہہ کر بہیجے -

الا أبلغ ابا بكر رسولا	وفتيان المدينة اجمعينا

حضرت ابوبکر کے پاس کوئی جاکر یہ پیغام کہدے اور تمام جوانان مدینہ کو ہمارے حال کی خبر سنا دے

فهل لكم الى قوم كرام	قعود في جواثا محصرينا

کیا تمہین ایک قوم کرام کی بھی کچہہ یاد ہے - جو جواثا مین محصور پڑے ہوئے ہین ؛

كأن دماءهم في كل فج	شعاع الشمس تعشى الناظرينا

اور اون کے خون گلی کوچون مین ایسے بہہ رہے ہین جیسے آفتاب کی کرنین ناظرین کی نگاہون کو ڈہانپ لیتی ہون

توكلنا على الرحمن انا	وجدنا النصر للمتوكلينا

ہم نے تو اپنے اللہ رحمن و رحیم پر توکل کر لیا ہے اور ہم جانتے ہین کہ وہ متوکلین کی نصرت کیا کرتا ہے

۶۰ حضرت ابوبکر کا علا کو مرتدین بحرین کے دفعیہ کے لئے بھیجنا اور بے آب و دانہ بیابان مین سے اون کا گزر۔

علاء بن الحضرمی نے جو بحرین کے مسلمانون کو جاکر چھڑایا اوس کا حال اس طرح پر ہے۔ کہ حضرت ابوبکر نے علا کو مرتدین بحرین کی لڑائی کے واسطے متعین کیا تھا۔ جب وہ یمامہ کے حوالی مین پہونچے۔ تو ثمامۃ بن آثال الحنفی بھی بنی حنیفہ کے مسلمانون کو لیکر اون سے آملے۔ اور قیس بن عاصم المنقری بھی اون سے مل گیا۔ اور جو کچھ اوس نے رسول اللہ کی وفات کے بعد صدقہ اپنے لوگون مین تقسیم کر دیا تھا مادس کا بدلہ آکر دیا۔ اور جس قدر قوم علاء کے پاس تھی اس قدر لوگ اون کے پاس قبائل عمرو اور ابنا اور سعد بن تمیم اور رباب کے بھی آکر ملحق ہو گئے۔

تب اونہون نے ان سب لوگون کو لیا۔ اور دہنا کے طرف روانہ ہوے (جو نجد مین ایک سرزمین کا نام ہے جو تین منزل تک طول مین چلی گئی ہے۔ اور اوس کے سات پہاڑ ہین۔ اور اون پہاڑون کے درمیان مین سرسبز پٹیان ہین۔ جو حزن ینبوعہ سے ریگستان بیرین تک چلی گئی ہین۔ مگر باقی اس تمام زمین مین کہین پانی کا نام نشان تک نہین ہے) اور رفتہ رفتہ اوس کے درمیان جاکر قیام کیا۔ اور رات کے وقت وہان لوگون کو قیام کرنے کا حکم دیا۔ مگر وہان ایک عجیب اتفاق ہوا۔ کہ اون کے لدے لدائے اونٹ سب بھاگ گئے۔ جس سے اون کے پاس نہ تو کوئی اونٹ ہی رہا۔ اور نہ دانہ پانی ہی رہا۔ اس سے مسلمانون کو ایسی تشویش ہوئی۔ کہ جس کا حال اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے اور اونہین اپنی تباہی کا کامل یقین ہو گیا۔ اور آپس مین ایک دوسرے کو دھمکانے

کرنے لگے۔

جب علا نے یہ حال دیکھا۔ تو اون سب کو اکٹھا کیا۔ اور اون سے کہا کہ آپ لوگون کو اس قدر کیون رنج و غم ہو رہا ہے۔ اونہون نے کہا غم کیون نہو کل صبح ہوتے ہوتے آفتاب گرم ہونے نہین پائے گا۔ کہ ہم سب اس جہان سے رخصت ہو جائین گے۔ علا نے کہا تم لوگ مسلمان ہو اور اللہ کے کام کو جانتے ہو۔ اور اوس کے انصار ہو۔ ہرگز کچھہ اندیشہ نہ کرو۔ اللہ تعالی تم کو کبھی نہ بھولے گا خوش ہو جاؤ۔ یہ غم و غصہ سب دور کر دو۔

پھر جب صبح ہوئی اور اونہون نے نماز پڑھی تو علا نے اللہ تعالی سے دعا مانگی۔ اور سب لوگون نے بھی اللہ تعالی کی جناب مین التجا کی۔ کہ اسی مین اونہین ایک طرف کو پانی کا ایک چشمہ نظر آیا۔ اور وہ اُدھر گئے اور پانی پیا اور نہائے دھوے۔ ابھی کچھہ بہت دن نہین چڑھا تھا کہ اون کے اونٹ بھی اِدھر اُدھر سے آنا شروع ہوے۔ اور سب اکٹھے ہو گئے۔ لوگون نے اونٹون کو بٹھایا اور اونہین پانی پلایا۔

انہین لوگون مین ابو ہریرہ بھی تھے۔ جب اس مقام سے لشکر نے کوچ کیا۔ تو ابو ہریرہ نے ایک شخص منجاب بن راشد سے پوچھا۔ کہ اس پانی کے مقام کو تو جانتا ہے۔ اوس نے کہا ہان مین خوب جانتا ہون۔ ابو ہریرہ نے کہا تو اچھا مجھے اوس چشمہ تک لے چل۔ منجاب کہتے ہین۔ کہ مین اونہین وہان لیگیا وہان جاکر ہم دیکھین تو تالاب تو ہے۔ مگر پانی کا ایک قطرہ بھی نہین۔ مین نے اون سے کہا۔ کہ اگر یہان تالاب بھی نہ ہوتا تب بھی مین اس مقام سے

اچھا واقف ہون کہ مین اس مقام کا آپ کو نشان دے سکتا تھا۔ مین نے یہان پانی کبھی بھی اس سے پہلے نہین دیکھا۔ اسی مین نظر جو پڑی تو معلوم ہوا کہ وہان پانی کا ایک برتن بھی پانی سے بھرا رکھا ہے ابو ہریرہ نے کہا۔ واللہ وہ یہی مقام ہے جہان سے ہم نے پانی پیا تھا۔ مین نے بھی اس سے پہلے کبھی نہین دیکھا۔ اور اسی واسطے مین تجھے لیکر یہان آیا ہون۔ اور اپنا برتن اسی غرض سے بھر کر تالاب کے کنارہ رکھہ گیا ہون۔ اور مین نے دل مین کہا ہے کہ یا تو یہ ہم پر من وسلوی کی طرح نازل ہوا ہے جو حضرت موسی علیہ السلام کے زمانہ مین نازل ہوا تھا۔ یا کوئی چشمہ ہی ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت موسی علیہ السلام کے من وسلوی کا حال ہے۔ پھر اونہون نے اللہ تعالی کا شکر کیا۔ اور لوٹ کر اپنے لشکر مین گئے اور جاکر ہجر مین اوس سے مل گئے

۶۱ علا کا حملہ ہجر پر اور وہان سے مسلمانون کو چھڑانا اور دشمنون کو قتل کرنا

جب علا ہجر مین پہونچ گئے تو اونہون نے جارود کے پاس حکم بھیجا۔ کہ عبدالقیس کے لوگون کو لیکر حطم کے مقابلہ کو نکلین۔ اور اوسی طرف سے حملہ کرین جو اون کے قریب ہے۔ جارود اپنے آدمیون کو لیکر نکلے اور ہجر کے جانب آکر اون کے سامنے قیام کیا۔ اور مشرکین تمام حطم کے ساتھہ جمع ہوے۔ صرف دارین کے لوگ الگ رہ گئے۔ اور مسلمان علا کے پاس آکر سب اکٹھے ہو گئے اور مسلمانون نے اپنے گرد خندق کھود لی۔ اور مشرکین نے بھی ایسا ہی کیا۔ اور تھوڑی تھوڑی آدمی باری باری سے نکلتے۔ اور دشمنون سے لڑتے۔ اور پھر لوٹ کر اپنے خندقون مین پناہ گیر ہو جاتے تھے اسی طرح ایک مہینا گزر گیا۔

اسی مین ایک روز مسلمانون نے دشمن کے لشکر مین ایک شور سنا کہ یہ
بھاگڑ پڑ گئی ہو۔ یا کوئی لڑائی ہوتی ہو۔ علا نے اپنے لشکریون سے کہا۔ کہ کون
ایسا ہے جو دشمنون کے اس ہنگامہ کی جا کر خبر لائے عبداللہ بن حذف ایک شخص تھا
اوس نے کہا مین جاتا ہون اور اس کی خبر لاتا ہون۔ پھر وہ اپنے لشکر سے نکلا۔
اور دشمنون کے خندق کے پاس پہونچا۔ وہان دشمنون نے اوسے پکڑ لیا۔
عبداللہ کی مان عجل قبیلہ کی عورت تھی۔ اور وہان دشمنون کے لشکر مین عجل اور
تیم اللات وغیرہ کے لوگ چاردن طرف تھے جبھی دشمنون نے اسے پکڑا تو اوسنے
دہائی دی۔ یا اَبجَرُ ۱ اَبجَرُ بن بجیر سن کر دوڑا۔ اور اوسے پہچان لیا۔ اور
عبداللہ سے پوچھا کیا بات ہے۔ اوس نے کہا مین اسواسطے یہان آیا ہون۔
اور کچھہ بہانہ کر دیا۔ ابجر نے اوسے چھڑا دیا۔ اور اوس سے کہا کہ تو بہت بُرا بہانجا
ہے جو تو اپنے ماموون کے پاس ایسے وقت رات مین آیا ہے کہا یہ باتین تو
اس وقت مت کر مین بھوکا ہون اور بھوک کے مارے تیرے پاس آیا ہون۔
مجھے تو کچھہ کھانے کو دے۔ ابجر نے اوسے اسواسطے کھانے کو دیا۔ جب اوس نے
پیٹ بھر کر کھا لیا۔ تو اوس سے کہا مجھے کچھہ زاد راہ بھی دے۔ اور واپس
جانے کے لئے سواری بھی دے۔ ابجر کہنے لگا کہ یہ شخص نشہ مین ہے۔ پھر اوسنے
اوسے ایک اونٹ دیا اور زاد راہ بھی عنایت کیا۔ اور لشکر سے باہر نکال دیا۔
عبداللہ وہان سے نکل کر آیا۔ اور مسلمانون کو آکر خبر دی۔ کہ دشمن اسوقت نشہ
پی کر بدمست ہو رہے ہین۔ یہ بہت ہی اچھا موقع ہے۔ اون پر فوراً چڑھائی
کرنا چاہیئے۔

یہ سنتے ہی مسلمان دوڑے اور اون مدہوشون کو جس طرح چاہا تلوار سے کاٹ پھینکا اور کفار نکل کر بھاگے۔ مگر جاتے کہان۔ کچھہ تھوڑے ہی تو ادہر اُدہر بھٹک بھٹکا کر بچ گئے۔ باقی یا تو قید ہو گئے یا قتل کر دئے گئے۔ اور تمام دشمن کے لشکر گاہ پر مسلمانون کا قبضہ ہو گیا۔ اگر کوئی شخص اون سے بچا تو صرف اپنی جان ہی لیکر بچ گیا۔ ان مین سے ابجر تو نکل گیا ہاتھہ نہ آیا۔ مگر حطم مارا گیا۔ اوسکا پہلے تو عفیف بن المنذر تمیمی نے پانو کاٹ دیا تھا پھر اوسے قیس بن عاصم نے مار ڈالا۔

پھر مسلمانون نے مفرورون کا تعاقب کیا۔ اور عفیف بن المنذر بن النعمان بن المنذر الغرور گرفتار ہو کر آیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔

پھر جب صبح ہوئی۔ تو علا نے مال غنیمت تقسیم کیا۔ اور جن لوگون نے بڑے بڑے کام کئے تھے اونہین انعام مین کپڑے بھی دئے۔ چنانچہ ثمامہ بن اثال الحنفی کو ایک کمبل دیا جو حطم کا تھا اور جس پر کچھہ نقش و نگار تھے اور حطم کو اوسپر بڑا فخر تھا۔ جب ثمامہ دارین کی فتح کے بعد لوٹ کر آیا تو بنی قیس بن ثعلبہ نے اوسے دیکھا اور اوس سے پوچھا کیا تو نے حطم کو مارا ہے۔ اونہون نے کہا مین نے تو نہین مارا۔ مگر مین نے یہ کمل مال غنیمت سے مول لیا ہے۔ مگر قیس کے لوگ اون پر دوڑ پڑے اور اونہین قتل کر دیا۔

۶۲ علا کا سمندر کو پایاب عبور کر کے دارین پر قبضہ کرنا۔

پھر دشمن کے بھگوڑے کثرت سے دارین کی طرف کو چلے اور کشتیون مین سوار ہو کر وہان پہونچ گئے اور باقی لوگ اپنے اپنے قبائل مین جا ملے۔ اسی لئے علا نے بکر

بن وائل کے اون لوگون کو جو اپنے اسلام پر قایم رہے تھے اور جن مین مثنیٰ بن الہناس اور مثنیٰ بن حارثہ وغیرہ بھی تھے لکھا۔ کہ دشمن کے بھگوڑے اور مرتد لوگ جہان کہین ملین اونکی خبر لین۔ چنانچہ اونہون نے اس کی تعمیل کی۔ اور اپنے قاصدون کے ہاتھہ یہ حال علا سے کہلا بھیجا۔ پھر اونہون نے اون لوگون کو اپنے پیچھے آنے کا حکم دیا۔ اور لوگون کو دارین کی طرف چلنے کی منادی کردی گئی۔ اور اون سے کہا۔ کہ خشکی مین خدا تعالی نے اپنی رحمت کی نشانی تم پر ظاہر کردی ہے۔ تاکہ تم اسے دریا مین بھی یاد رکھو۔ اس لئے چاہئے کہ تم دشمنون کی طرف چلو۔ اور اونہین دریا مین بھی چلکر لو۔

اور خود کوچ کر دیا۔ اور لوگ بھی اون کے ساتھہ روانہ ہوے۔ اور گھوڑے اور اونٹ اور گدہے وغیرہ جانور سمندر مین ڈالدئے۔ اور پیدل بھی اون کے ساتھہ ہولئے۔ اور اللہ تعالی سے علا نے اور اون کے ہمراہیون نے دعا مانگی۔ اون کی دعا کے اسوقت یہ کلمات تھے۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا کَرِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّنَا چنانچہ وہ اس خلیج سے گذر گئے۔ اور اللہ تعالی کے حکم سے پار ہو گئے۔ اور اوس سمندر مین سے ایسے گئے۔ جیسے کوئی ایک ٹیلہ پر جاتا ہو جس پر کچھہ پانی آگیا ہو۔ اونٹون کے سمون تک فقط پانی آتا تھا۔ اور ساحل سمندر سے دارین تک کشتیان ایک دن رات مین پہونچتی تھین۔ وہان جاکر دشمنون سے مقابلہ ہوا اور خوب شدت سے لڑائی ہوئی۔ مسلمانون کو اللہ تعالی نے فتح و ظفر عنایت کی اور مشرک بھاگ نکلے۔ اور مسلمانون نے اونہین خوب قتل کیا۔ یہان تک کہ اونکے

اتنا ہی کوئی نہ بچا جو آن کر اپنے لوگون کو خبر بھی دے۔ اور اون کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور باقیون کو لونڈی غلام بنا لیا۔ پھر جب اون سے فارغ ہو گئے تو لوٹے۔ اور سمندر پر عبور کر آئے۔ اور وہان اسلام خوب پھیل گیا۔ پھر علا نے حضرت ابوبکر کو ایک عرضی لکھی۔ کہ مرتدین کی شکست ہو گئی اور حطم مارا گیا۔

۶۳۔ ایک راہب کا اسلام لانا۔ اسوقت مسلمانون کے ساتھ ایک راہب تھا جو ہجر کے باشندون مین سے تھا وہ مسلمان ہو گیا۔ کسی نے اوس سے پوچھا تو کیون مسلمان ہو گیا۔ تو کہا تین چیزون کے سبب سے مجھے یہ اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ اگر مین مسلمان نہ ہوا تو میری صورت اللہ تعالی مسخ کر دے گا۔ ایک تو یہ کہ ریگستان مین اللہ تعالی نے مسلمانون کو پانی دیا۔ دوسرے سمندر کی موجین مسلمانون کے سمندر مین جانے کے وقت ہموار ہین۔ تیسرے سحر کے وقت اون کے لشکر مین سے ایک دعا کی آواز آئی جس کے الفاظ یہ تھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ وَالْبَدِیْعُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَالدَّائِمُ غَیْرُ غَافِلٍ اَلْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَخَالِقُ مَا یُرٰی وَمَا لَا یُرٰی وَکُلَّ یَوْمٍ اَنْتَ فِیْ شَاْنٍ عَلِمْتَ کُلَّ شَیْءٍ بِغَیْرِ تَعَلُّمٍ اس لئے مین نے جانا کہ جس قوم کی اعانت فرشتہ کرتے ہین وہ ضرور حق پر ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوس سے یہ باتین مدتہائے دراز تک کہلواتے اور سنا کرتے تھے۔

عمان اور مہرہ والون کا ارتداد

۶۴ مذکورہ لڑائیون کی تاریخ اور خالد کی فتح بیعۃ مسلمان جو ان مرتدین سے لڑے ہین اوسکی

تاریخ کی نسبت علما کا اختلاف ہے ابن اسحاق تو کہتا ہے۔ کہ یمامہ اور یمن اور بحرین کی فتح اور شام پر لشکر کشی ۱۲ھ مین ہوئی ہے۔ اور ابو معشر اور یزید بن عیاض اور حبیب اور ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کا قول ہے۔ کہ حضرت خالد وغیرہ کے تمام فتوحات مرتدین پر ۱۱ھ مین ہوئی ہین۔ صرف ایک ربیعہ بن بجیر کا معاملہ ۱۳ھ کا ہے۔

اور اس کا قصہ اس طرح ہے کہ حضرت خالد کو خبر ملی۔ کہ ربیعہ مضیح اور حصید مین ہے۔ اور اوس کے ساتھ مرتدین کچھ فراہم ہو گئے ہین۔ خالد اوس سے لڑے اور اونہین لوٹ لیا۔ اور پکڑ کر لونڈی غلام بنا لیا۔ اور ربیعہ کی ایک بیٹی بھی پکڑ لی۔ اور اوسے حضرت ابو بکر کی خدمت مین بھیجدیا۔ ابو بکر نے وہ لڑکی علی بن ابی طالب کو دیدی۔

۶۵ حضرت ابو بکر کا لقیط کے دفعیہ کیلئے حذیفہ اور عکرمہ کو جیفر اور عیاذ کی مدد کے واسطے بھیجنا اور عمان کی فتح۔

اب عمان کا حال سنئے۔ وہان ذوالتاج لقیط بن مالک الازدی جس کا نام جاہلیت مین جلندی تھا۔ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور لوگ جیسے نبی بن گئے تھے وہ بھی اوسی طرح کی لن ترانیان مارنے لگا تھا۔ اور مرتد ہو کر عمان پر قابض ہو گیا تھا۔ اور جیفر اور عیاض (جو مسلمان تھے) پہاڑون مین جا کر پناہ گیر ہوئے تھے۔ اور جیفر نے اس سب حال کو حضرت ابو بکر کے پاس لکھہ کر بھیجا اور اون سے مدد چاہی تھی۔

حضرت ابو بکر نے اسواسطے حذیفہ بن محصن الغلفانی کو حمیریون مین سے اور عرفجہ البارقی کو ازدیون سے مدد کے لئے روانہ کیا۔ حذیفہ کو حکم دیا۔ کہ عمان کو جائے

اور عرفجہ کو حکم دیا کہ مہرہ کی طرف کوچ کرے۔ اور اون سے کہا کہ دونو ملکر کارروائی کرین۔

جب یہ لوگ عمان کے قریب پہونچے۔ تو اونہون نے جیفر کو اپنے وہان پہونچنے کی اطلاع دی۔ اس لئے جیفر عمان کو روانہ ہوا۔

اس سے پیشتر ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت ابوبکر نے عکرمہ بن ابی جہل کو یمامہ کی طرف بھیجا تھا۔ اور وہان اوسے شکست ہوئی تھی۔ اب اونہون نے اون سے لکھا۔ کہ اپنے آدمیون کو لیکر حذیفہ اور عرفجہ سے جاکر مل جائے اور عمان اور مہرہ والون کے مقابلہ مین اونہین مدد دے۔ اور جب یہان سے فراغت ہو جائے تو یمن کو جائے اس لئے عکرمہ اون دونو سے جاکر عمان کے قریب مل گیا جب یہ لوگ رجام مین پہونچے جو عمان کے قریب ہے تو اونہون نے جیفر اور عیاذ کو اپنے حال سے اطلاع دی۔ اور لقیط نے بھی اپنی فوجین جمع کین اور دبا مین آکر لشکر ڈالا۔ اور جیفر اور عیاذ بھی نکلے۔ اور صحار مین مورچہ جمائے۔ اور حذیفہ اور عکرمہ اور عرفجہ کو اپنے پاس بلایا۔ یہ فوراً وہان پہونچے اور لقیط کے روسا اور سردارون سے مراسلت کی۔ اور لقیط کو چھوڑ دیا۔

پھر دبا مین فریقین کا سامنا ہوا۔ اور خوب شدت سے قتال ہوا۔ پہلے تو لقیط کو غلبہ ہو گیا۔ اور مسلمانون کی جماعت مین خلل کے آثار نظر آنے لگے۔ اور مشرکون نے جان لیا کہ اون کی فتح ہو گی۔ اسی مین یکایک بنی ناجیہ کی ایک بڑی جماعت اون کے امداد کو آگئی۔ جس کا خریت بن راشد امیر تھا۔ اور نیز عبدالقیس کے لوگ بھی کچھ آگئے جن کے سبخان بن صوحان وغیرہ امیر اور سردار تھے۔

اس سے مسلمانون کو بڑی قوت ہوگئی - اور مشرکین پیٹھ پھیر کر چلدئے - اور میدان جنگ مین دس ہزار آدمی اپنے مقتول چھوڑ گئے - پھر مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا - اور اونہین خوب قتل کیا اور بچون کو پکڑ کر لونڈی غلام بنایا - اور مال غنیمت کو لوٹ کر آپس مین تقسیم کرلیا - اور عمرو کے ہمراہ خمس غنائم حضرت ابو بکر کی خدمت مین روانہ کیا - اور حذیفہ وہین عمان مین رہے - تاکہ لوگون کو تسکین دین

۶۶ عکرمہ کا سخریت کو مسلمان کرنا اور مصیح کو شکست دیکر مہرہ مین اسلام پھیلانا -

اب عکرمہ کا حال سنئے - جب عکرمہ بن ابی جہل کو عمان سے فراغت حاصل ہوگئی - تو وہ اونکی طرف روانہ ہوے اور جو لوگ ناجیہ اور عبدالقیس اور راسب اور سعد کے اونکی مدد کو آے تھے اونہین بھی اپنے ساتھ لیا - اور اون کے بلاد مین تاخت کی وہان اون کو اور دو شخصون سے معاملہ پڑا - ایک تو اون مین سخریت تھا جو مہرہ مین سے تھا اور دوسرا مصیح تھا جو بنی محارب سے تھا - اور بہت لوگ اسی کے ساتھ تھے - اور یہ دونو آپس مین بھی ایک دوسرے کے دشمن تھے - عکرمہ نے سخریت سے مراسلت کی - جس سے وہ مسلمان ہوگیا اس کے بعد اونہون نے مصیح سے درخواست کی - مگر اوس نے نہ مانا - اس سے عکرمہ اوس سے لڑے اور خوب لڑائی کے بعد مرتدین بھاگ گئے - اور اونکا سردار مارا گیا - پھر مسلمانون نے اون کا تعاقب کیا - اور جسے چاہا اوسے قتل کر ڈالا - اور جس قدر چاہا اونکا مال و اسباب لوٹ لیا - بعد ازان سخریت کے ہاتھ غنیمت کے مال سے خمس حصہ حضرت ابو بکر کی خدمت مین روانہ کیا -

پھر عکرمہ کی قوت بڑھ گئی - اور اون کے پاس مال و متاع اور اونٹ

بہت کثرت سے ہوگئے۔ اور عکرمہ نے وہان قیام کیا۔ کہ لوگون کو اپنی خواہش کے موافق اکٹھا کرین۔ اور اون سے اسلام کی بیعت لین۔ چنانچہ اونہون نے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہوگئے۔

یمن کا ارتداد

۶۷۔ عک اور اشعرئین کا ارتداد اور عتاب اور عثمان کا جذب اور حُمیضہ کو شکست دینا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو مکہ اور اوس کے گرد و نواح پر عتاب بن اُسید آپ کے عامل تھے۔ اور عک اور اشعرئین پر طاہر بن ابی ہالہ اور طائف پر عثمان بن ابی العاص اور مالک بن عوف النصری یعنی عثمان تو شہرون کی نگرانی کرتے اور اہل الوبر پر مالک تھے۔ اور صنعا مین فیروز اور داذویہ اسکا مددگار تھا اور قیس بن مکشوح بھی وہان کا عامل تھا اور جند پر لبید بن امیہ تھا۔ اور مارب مین ابوموسی تھے۔ اور وہ حالات جو ان لوگون سے اور اسود عنسی سے گزرے ہین اوس کا ذکر اوپر ہم نے کردیا ہے۔ جب اللہ تعالی نے اسود عنسی کو تباہ و ہلاک کردیا تو اوس کے اصحاب مین سے کچھ لوگ ایسے رہ گئے جو صنعا اور نجران کے درمیان اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرتے تھے اور کسی کے پاس جمع نہین ہوتے تھے۔ اسی مین نبی صلعم نے وفات پائی۔ اوسوقت وہان کے لوگ مرتد ہوگئے۔

عتاب بن اسید نے حضرت ابوبکر کو ایک عرضی بھیجکر یہ اطلاع دی۔ کہ فلان فلان لوگ اون کے علاقہ مین مرتد ہوگئے۔ اور نیز عتاب نے اپنے بھائی خالد کو تہامہ والون کی طرف بھیجا۔ جہان مذحج اور خزاعہ اور ابنائے کنانہ کے کچھ لوگ جمع ہوگئے تھے

کنانہ کا سردار جندب بن سلمہ تھا۔ ابارق مین دونو فریق کا مقابلہ ہوا۔ خالد نے اونہین خوب مارا۔ اور متفرق و پراگندہ کر دیا۔ مگر انمین سے جندب بچ کر لوٹ گیا

ادہر عثمان بن ابی العاص نے بھی کچھہ فوج بنی ثقیف کی طرف بھیجی جہان ازد و بجیلہ اور خثعم کے کچھہ لوگون نے سر اٹھایا تھا۔ اور اونکا سردار حُمَیضہ بن النعمان تھا۔ اور عثمان نے اس فوج کا سردار عثمان بن ابی ربیعہ کو کیا تھا فریقین کا ارض ثقیف مین مقابلہ ہوا۔ اور کفار پٹ کر بھاگ نکلے۔ اور ادہر اُدہر منتشر ہو گئے۔ اور حمیضہ نے دوسرے علاقہ مین بھاگ کر جان بچائی۔

۶۸ طاہر کا عک کو شکست دینا اور نجران والون کے معاہدہ کی تجدید اور بجیلہ کے فساد کا فرو ہونا

اب عک کی اخابث کا حال سنئے۔ یہی عک اور اشعری ہین۔ کہ جنہون نے تہامہ مین سب سے اول نبی صلعم کے بعد فساد پھیلایا تھا۔ اور اکٹھے ہو کر اعلاب مقام مین ڈیرے ڈالے تھے۔ ان کی طرف طاہر بن ابی ہالہ روانہ ہوے۔ اور اون کے ساتھہ مسروق اور اونکی قوم عک کے وہ لوگ تھے جو مرتد نہین ہوے تھے۔ اعلاب پر فریقین کا سامنا ہوا۔ عک اور اون کے ساتھی بھاگے۔ اور بہت کثرت سے مارے گئے۔ یہ مسلمانون کو ایک عظیم الشان فتح حاصل ہوئی تھی۔

حضرت ابوبکر نے ایک فرمان لکھکر طاہر کو بھیجا تھا۔ جسمین اونھون نے اونہین عک سے لڑائی کا حکم دیا تھا۔ اور اوس مین اونہین اخابث کی لفظ سے تعبیر کیا تھا۔ اور اون کے طریق کو طریق الاخابث کہا تھا۔ اس سے یہ نام اونکا اس وقت تک چلا جاتا ہے۔

اب رہے نجران والے۔ جب اونھون نے سنا کہ رسول اللہ صلعم نے

وفات پائی۔ تو اونہون نے ایک ایلچی اپنا بھیجا۔ کہ حضرت ابوبکر کے ساتھہ عہدنامہ کی تجدید کرلے۔ حضرت ابوبکر نے اس باب مین اونہین ایک عہدنامہ لکھدیا۔

بنی بجیلہ کا یہ حال ہوا۔ کہ حضرت ابوبکر نے جریر بن عبداللہ کو واپس کرکے حکم دیا۔ کہ اوسکی قوم کے جو لوگ اسلام پر باقی رہ گئے ہین اونہین فراہم کرکے اون سے لڑے جو اسلام سے مرتد ہوگئے ہین۔ اور خشعم کی بھی خبر لے اور جو کوئی سر اوٹھائے اوس کا سر کچل دے۔ اونہین ذی الخلصہ کے مفسدین کے سبب سے غصہ آرہا تھا۔ جریر حسب الحکم وہان سے روانہ ہوا۔ اور حکم کے موافق تعمیل کی۔ مگر چند آدمیون کے سوا اوس کے سامنے کوئی نہ آیا۔ ان چند مفسدین کو اوس نے قتل کیا۔ اور اونکا تعاقب کرکے اونہین منتشر کردیا۔

یمن کا مکر ارتداد

۶۹ قیس کا مرتد ہوکر داد دیہ کو قتل کرنا اور فیروز وخشنش کا بچ کر نکل جانا۔

جن لوگون نے مکر بغاوت کی اون مین سے ایک قیس بن عبد یغوث بن مکشوح بھی تھا۔ یہ اس طرح ہے۔ کہ جب اوس نے سنا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو اوس نے فیروز اور وخشنش کے قتل کی تدبیر کی۔ اور حضرت ابوبکر نے عمر ذی مران اور سعید ذی زود اور ذوالکلاع اور حوشب ذی ظلیم اور شہر ذی یناف کے پاس فرمان بھیجے کہ اپنے دین اسلام پر قایم رہین۔ اور اللہ تعالی کے احکام بجا لائین۔ اور اونہین حکم دیا۔ کہ ابنا کی معاونت کرین۔ اور جو کوئی اون سے مزاحمت کرے اوس کے مقابلہ مین اونہین مدد دین۔ اور فیروز کی اطاعت کرین۔ مگر اس سے پیشتر

فیروز اور داد ویہ سب آپس مین ایک دوسرے کے مساند اور معاون تھے۔

جبقیس نے یہ حال سنا تو اوس نے ذوالکلاع اور اوس کے اصحاب کو لکھا کہ آؤ ابنا کو مار ڈالین۔ اور انہین یمن سے نکالدین۔ مگر اونہون نے اوس کی بات نہ مانی۔ اور نہ ابنا کو ہی کچھ مدد دی۔ اس لئے قیس اون کے خلاف پر مستعد ہوا اور اسود کے اصحاب سے خفیہ مراسلت کی جو ملک مین اِدہر اُدہر پھیلے تھے اور اون سے کہا۔ کہ میرے ساتھ ملکر کارروائی کرو۔ اس سے وہ اوسکے شریک ہوگئے۔ اور صنعا والے بھی اون سے مل گئے۔

پھر قیس نے فیروز اور داد ویہ سے ملاقات کی۔ اور دہوکہ دہی کیلئے اون سے اپنے باب مین مشورہ لیا کہ وہ اوس کے پھندے مین پھنس جائین۔ چنانچہ وہ اوس کے دانو مین آگئے۔ اور نہ سمجھے کہ وہ دہوکہ دیتا ہے پھر قیس نے دوسرے روز کھانا پکوایا۔ اور داد ویہ اور فیروز اور جشنش کو بلایا۔ داد ویہ اوس کے یہان گیا۔ جبھی وہ اوس کے گھر مین گیا ہے کہ قیس نے اوسے مار ڈالا۔ پھر فیروز بھی وہان پہونچا۔ جبھی اوس کے مکان کے قریب گیا ہے تو اوس نے دو عورتون کو باتین کرتے سنا جن مین سے ایک نے کہا کہ یہ بھی داد ویہ کی طرح مارا جائے گا۔ اس لئے وہ وہان سے چلدیا۔ اور قیس کے آدمی اوسکی تلاش مین دوڑے۔ یہ بھی دبکتا دبکاتا چلا۔ اور جشنش کو بھی راستہ سے لوٹا دیا۔ اور دونو ملکر جبل خولان کی طرف روانہ ہوے۔ اور وہ فیروز کے مامون تھے۔ پھر وہ دونو پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اور قیس کے سوار لوٹ گئے۔ اور اوسے خبر دی کہ فیروز جشنش نکل گئے۔ پھر قیس صنعا پر چڑھ دوڑا اور اوسکے گرد و نواح پر بھی تاخت و تاراج کی۔ اور اوسکے پاس اسود کے سوار بھی آئے

۷۰ فیروز کو عقیل اور عک سے مدد ملنا اور فیروز کا قیس کو شکست دینا۔

اور فیروز کے پاس بھی کچھ لوگ مجتمع ہو گئے اور اوس نے حضرت ابوبکر کو اوسکی اطلاع دی اور قیس کے پاس بھی قبائل کے عوام لوگ آملے۔ پھر جب اون کے رو سا کی پاس ابوبکر کے فرامین پہونچے۔ تو رو سا نے اونہین چھوڑ دیا۔ اور قیس نے ابنا کے قتل یا اخراج کا ارادہ کیا۔ اور اون کو تین فرقون مین منقسم کیا۔ ایک تو وہ جنہون نے یمن مین قیام کرنا چاہا۔ اون کی اولاد تو اوس نے اونہین کے پاس چھوڑی۔

دوسرے وہ لوگ تھے کہ جو فیروز کے ساتھ چلے گئے تھے۔ اونکی اولاد کے اوس نے دو فرقہ کئے۔ ایک فریق کو اوس نے عدن کو بھیجدیا۔ کہ وہان سے اونہین جہازون مین سوار کرا کے یمن سے خارج کر دیا جائے۔ اور باقی تیسرے فرقہ کو اوس نے خشکی مین اپنے ساتھ لے لیا۔ اور اون سب سے کہدیا۔ کہ تم لوگ اپنے اپنے ملکون کو چلے جاؤ۔

جب فیروز کو اس بات کو خبر ہوئی۔ تو اوس نے قیس کی لڑائی مین کو نشش کی۔ اور خود لڑنے کے لئے اکیلا ہی تیار ہو گیا۔ اور بنی عقیل بن ربیعہ بن عامر سے امداد چاہی۔ اور عک سے بھی مدد کی درخواست کی۔ عقیل دوڑے اور قیس بن عامر کے سامنے آئے۔ جن کے ساتھ قیس نے ابنا کے بال بچون کو روانہ کیا تھا۔ اور اون سے اون کے بال بچون کو چھین لیا۔ اور قیس کے سوارون کو قتل کر ڈالا اور ایسے ہی عک بھی جھپٹے۔ اور اونہون نے اون کے بال بچون کے دوسرے گروہ کو دشمن سے چھڑا لیا۔ اور قیس کے آدمیون کو مار ڈالا۔ اور عقیل اور عک نے

فیروز کی مدد کی۔ اور اوسے اپنی قوم کے آدمی دئے۔

جب فیروز کو یہ مدد مل گئی۔ اور پہلے سے بھی اوس کے پاس کچھ آدمی جمع ہو گئے تھے۔ تو اوس نے اون سب کو لیا اور قیس کی طرف نکلا۔ صنعا کے قریب فریقین کا سامنا ہوا۔ اور ایک اچھی لڑائی ہوئی۔ جسمین قیس اور اوسکے ساتھی شکست کہا کر بھاگے۔ اور عنسی کے اصحاب جن کے ساتھ قیس بھی تھا صنعا اور مران کے درمیان متذبذب بھٹکتے پھرنے لگے۔

۱۷ فروہ کا اسلام اور عمرو کا ارتداد اور عکرمہ اور مہاجر کا مرتدین کے دفعیہ کو جانا اور قیس اور عمرو کا گرفتار ہو کر پھر مسلمان ہونا

کہتے ہین کہ فروۃ بن مسیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان ہو کر آیا تھا۔ اور اوسے نبی صلعم نے مراد کے اور نیز اون لوگون کے صدقات پر جو مراد کے حلیف اور اون کے ملک مین رہتے بستے تھے عامل مقرر کر دیا تھا۔ اور عمرو بن معدی کرب الزبیدی اپنی قوم سعد العشیرہ کو چھوڑ کر الگ ہو گیا تھا۔ اور مراد مین بھاگ کر آ رہا تھا اور اونہین کے ساتھ آ کر مسلمان ہو گیا تھا۔ جب اسود عنسی مرتد ہوا۔ اور مذحج نے اوسکا اتباع کیا۔ تو عمرو بھی مرتد ہو گیا۔ اسوقت تک عمرو خالد بن سعید بن العاص کے پاس رہا کرتا تھا۔ جب مرتد ہو گیا تو خالد اوس کے پاس آئے۔ اور اوس سے ملے۔ اور اوس کے کندھے پر ایک تلوار ماری جس سے عمرو بھاگ کر بچ گیا۔ مگر خالد نے اوسکی تلوار صمصامہ اور اوسکا گھوڑا لے لیا۔

غرض جب عمرو مرتد ہو گیا۔ تو اسود عنسی نے اوسے فروہ کے مقابلہ پر متعین کیا۔ یہان کچھ ایسا موقع آ پڑا۔ کہ فروہ اور عمرو ایک دوسرے کے مقابل

پڑے رہے۔ اور ایک دوسرے کے خوف سے کہین نہ جا سکے۔ اسی مین عکرمہ بن ابی جہل مہرہ سے آئین مین آئے۔ جن کا ذکر مہرہ سے لڑائی لڑنے کا ہم اوپر بیان کر چکے ہین۔ اوسوقت عکرمہ کے ساتھہ مہرہ وغیرہ کے بہت کثرت سے آدمی تھے ادہر مہاجر بن ابی امیہ بھی نجران کی طرف آئے۔ اون کے ساتھہ مکہ اور طائف کے لوگ تھے۔ اور بجیلہ بھی جریر کی ہمراہی مین اون کے ساتھہ تھے۔ یہان پر فروہ بن مسیک المرادی بھی اون کے ساتھہ جا ملا۔

جب مسلمانون کی اس طرح جمعیت خوب ہوگئی۔ تو عمرو بن معدی کرب چپہ کر مہاجر بن ابی امیہ کے پاس آیا اور امان بھی پہلے سے حاصل نہ کی۔ اسواسطے مہاجر نے اوسے باندہ لیا۔ اور نیز قیس کو بھی گرفتار کر لیا پہران دونو کو حضرت ابوبکر کی خدمت مین بھیجدیا۔

جب یہ دونو حضرت ابوبکر کے پاس پہونچے۔ تو اونہون نے قیس سے کہا کہ تو نے بندگان خدا کو قتل کیا۔ اور مرتدین کو تو نے اپنا دوست بنایا اور مومنین کو چھوڑ دیا۔ پھر قیس نے کہا کہ مجھے داد و یہ کا کچھہ بھی حال معلوم نہین ہے مین نے اوسے نہین مارا ہے۔ اوس نے اوسے چپہ کر مارا تھا ابوبکر کو اوسکا کچھہ ثبوت نہ ملا۔ اس لئے اونہون نے اوس کے خون کو اوس سے چھوڑ دیا۔

اور عمرو سے کہا کہ تجھے اس سے شرم نہین آتی۔ کہ ہر روز تو جگہہ جگہہ بھاگتا پھرتا اور پکڑا جاتا ہے۔ اگر تو دین خدا کی نصرت کرتا تو خدا تعالی تجھے بڑی عزت دیتا۔ عمرو نے کہا۔ تو اب مین اس دین مین آتا ہون اور اب کبھی نہین پہرونگا بعد ازان یہ دونو اپنے اپنے قبائل کو لوٹ گئے۔

پھر مہاجر نجران سے چلے۔ اور راستہ مین اونکی فوج کو عنسی کے لوگ ملے۔ اور اون سے امن مانگی۔ مگر اونہون نے امن نہ دی اور جہان پایا اونہین قتل کر دیا۔ پھر وہان سے وہ صنعا پہونچے۔ اور اوسمین داخل ہو گئے۔ اور حضرت ابوبکر کو یہ سب حال لکھہ کر بھیجدیا۔

حضرموت اور کندہ کا ارتداد

۷۲ مہاجر سے رسول اللہ کی ناراضی اور پھر اونہین کندہ پر عامل مقرر کرنا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اوسوقت بلاد حضرموت آپکے قبضہ مین تھا اور آپ کی طرف سے زیاد بن لبید انصاری حضرموت پر اور عکاشہ بن ابی امیہ یکاسک اور سکون پر اور مہاجر بن ابی امیہ کندہ پر عامل تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر کو عامل تو مقرر کیا تھا۔ مگر مدینہ سے ابھی روانہ ہونے نہین پائے تھے۔ کہ رسول اللہ کا انتقال ہو گیا۔ اسواسطے حضرت ابوبکر نے اونہین یمن والون کے قتال کے واسطے مقرر کیا۔ اور حکم دیا۔ کہ امن چین ہو جانے کے بعد وہ اپنے کام پر جائین

یہ مہاجر اوسوقت رسول اللہ کے ساتھہ سے رہ گئے تھے۔ جب کہ آپ تبوک کے غزوہ کو تشریف لے گئے تھے۔ جب رسول اللہ صلعم وہان سے لوٹے تو مہاجر سے ناخوش ہوئے۔ ایک روز اتفاق سے بی بی ام سلمہ رسول اللہ کا سر دھو رہی تھین۔ اونہون نے موقع پاکر رسول اللہ سے کہا۔ کہ مجھے آرام چین جو یہ میسر ہے اس سے میرا دل کس طرح خوش ہو۔ آپ تو میرے بھائی سے ناراض ہین۔ رسول اللہ کو اونکی عاجزانہ باتین اپنے بھائی کی سفارش کی نسبت سن کر رقت آگئی

اور دل بھر آیا۔ بی بی ام سلمہ نے فوراً اپنے خادم کو اشارہ کیا۔ کہ وہ جاکر مہاجر کو بلا لائے۔ مہاجر نے آکر رسول اللہ سے عذر و معذرت کی۔ اور بہت منت وسماجت کرکے رسول اللہ کو راضی کرلیا۔ اور آپ نے اسے کندہ پر عامل مقرر کردیا۔ اسی مین نبی صلعم نے وفات پائی۔ اور مہاجر ابھی تک مدینہ سے چلنے بھی نہ پائے تھے۔ پھر اس کے بعد وہ وہان کو گئے۔

۳۷ کندہ کا حضرموتیون سے باربرداری کے اونٹ طلب کرنا اور اوس پر فساد اٹھنا

اور کندہ کے ارتداد اور اسود کذاب کو اونکے مان لینے کا سبب کہ جس سے نبی صلعم نے اون کے چار ملوک پر لعنت کی تھی یہ ہوا تھا کہ جب وہ مسلمان ہوے۔ تو رسول اللہ نے مصلحتاً یہ حکم دیا تھا۔ کہ صدقات جو حضرموت سے وصول ہوتے ہین اون مین سے کچھ صدقات کندہ مین دئے جائین اور کندہ کے کچھ صدقات حضرموت مین دئے جائین۔ اور ایسے ہی کچھ صدقات حضرموت کے سکون مین اور سکون کے کچھ صدقات حضرموت مین دئے جائین۔

اسپر کندہ کے بطن بنی ولیعہ مین سے کسی نے حضرموت والون سے کہا کہ ہمارے پاس باربرداری کے اونٹ نہین ہین۔ اگر آپ صدقات کے کاموں کے لئے ہمین اونٹ دیدین تو بہت بہتر ہو۔ حضرموتیون نے کہا اچھا ہم دیکھین گے اگر تمہارے پاس اونٹ نہ ہوے تو ہم تمہین اونٹ دین گے۔

پھر جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا۔ تو بنی ولیعہ نے اون سے کہا کہ تم نے جو رسول اللہ صلعم سے اونٹون کا وعدہ کیا تھا اسے پورا کرو۔ حضرموتیون نے اون سے کہا کہ تمہارے پاس کاروبار کے لئے اونٹ تو ہین۔ اون پر صدقات

اٹھا لیجایا کرو۔ اسپر کندہ نے زیاد سے کہا کہ تو بھی حضرموت والون کے ساتھہ ہے اور ہمارے برخلاف ہے غرض حضرموتیون نے اونٹ دینے سے انکار کیا اور کندہ والون نے اوس کے لینے مین اصرار کیا۔ اور بات بڑہ گئی۔ اور وہ لوگ اپنے گھرون کو لوٹ گئے۔ اور اس معاملہ مین مشورہ کرنے لگے۔ زیاد کو چونکہ مہاجر کا انتظار ہو رہا تھا اوس نے اس معاملہ مین تامل کیا۔ اور خاموش رہا۔ مہاجر مدینہ مین رکا ہوا تھا۔ اور اوس نے زیاد کو اپنے کام پر متعین کر دیا تھا۔ پھر مہاجر صنعا سے اپنے عمل کی طرف روانہ ہوا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل بھی مدد کیلئے آئے ایک تو اون مین سے اسود کے مقابلہ مین پڑا۔ اور دوسرا بنی وائل کی تنبیہ کو رجوع ہوا۔

۴۷ زیاد کے ایک اونٹنی صدقہ مین پکڑ لینے کی وجہ سے بنی معاویہ کا ناراض ہو کر صدقہ سے انکار کرنا

زیاد بن ولید کندہ کے بنی عمرو بن معاویہ کے صدقات وصول کرنے پر متعین تھا۔ جب وہ اون کے پاس آیا۔ تو سب سے اول جو بنی عمرو کا آدمی اوس کے پاس آیا اوس کا نام شیطان بن حجر تھا۔ زیاد نے اون سے ایک جوان اونٹنی لی۔ اور اوس پر صدقہ کی علامت لگا دی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ اونٹنی عَدّا بن حجر کی ہے جو شیطان کا بھائی ہے۔ جب اوس نے اونٹنی کو باہر نکالا تھا تو اوسے یہی وہم پیدا ہوا تھا۔ اس اونٹنی کا نام شذرہ تھا۔ مگر زیاد کو یہ نہ معلوم ہوا۔ اوس نے سمجھا تھا کہ یہ اور کوئی اونٹنی ہے۔ عدا نے کہا کہ یہ تو میری اونٹنی ہے۔ شیطان نے اوس کی تصدیق کی۔ اور زیاد سے کہا کہ اسے چھوڑ دے۔ اور کوئی اونٹنی لے لے۔ اس پر زیاد نے شیطان پر کفر کی تہمت لگائی۔ اور کہا کہ تو اسلام سے

خارج ہوگیا ہے۔ یہ سن کر دونو بھائی بگڑ گئے۔ اور بولے کہ ہم تو اونٹنی نہ دین گے زیاد نے کہا کہ وہ تو اب اللہ کا مال ہوگئی۔ مگر اونہون نے کچھہ نہ سنا اور اونٹنی کے لینے پر اصرار کیا۔ زیاد نے کہا کہین شذرہ تمہارے لئے نحوس کی طرح نہ ہوجائے۔ عدا نے دہائی دی۔ یا آل عمرو زیاد ظلم کر رہا ہے۔ وہ شخص بڑا ذلیل ہے جو میری آواز سن کر گھر مین بیٹھکر چپکا کھانا کھائے۔ اور میری فریاد کو نہ آئے۔ اور حارثہ بن سراقہ بن معدی کرب کو آواز دیا۔

وہ سنتے ہی زیاد کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ اس شخص کی اونٹنی چھوڑ دے اور اور کوئی لے لے۔ زیاد نے کہا یہ تو مین کبھی نہ کرونگا۔ حارثہ نے کہا تو تو بہودی ہوگیا۔ اور اونٹنی کا دہنگنا کھولدیا اور اوسے ہانک کر بیچ مین کھڑا ہوگیا۔ زیاد نے حضرموت اور سکون کے جوانون کو حکم دیا۔ اور اونہون نے جھپٹ کر حارثہ کو روکا۔ اور اوسے اور اوس کے ساتھیون کو پکڑ کر مشکین باندہ لین اور اونٹنی کو بھی پکڑ لیا۔

پھر بنی کندہ نے دہائی مچادی۔ اور حارثہ کی گرفتاری کے سبب سے بنی معاویہ بہت ناراض ہوے اور کہلم کہلا باغی ہوگئے۔ ادہر حضرموت اور سکون کو زیاد کی طرفداری مین غصہ آیا۔ اور ان دونو کے طرفدارون کے بڑے بڑے لشکر ہوگئے۔ مگر بنی معاویہ نے اس سبب سے کچھہ نہ کہا۔ کہ زیاد کے پاس اون کے قیدی گرفتار تھے۔ اور اس سبب سے زیاد کے لوگون کو بھی کوئی حجت نہ ملی۔ کہ وہ اون کے برخلاف کوئی کارروائی کرائین۔ زیاد نے بنی معاویہ سے کہا کہ ہتیار رکھدو۔ مگر اونہون نے ہتیار نہ رکھے۔ بلکہ اپنے قیدیون کو طلب کیا۔ زیاد نے

اونہین نہ چھوڑا۔ اور رات مین اون پر چھاپا مارا۔ اور اون کے کچھ آدمی قتل کرکے اونہین پراگندہ کردیا۔ جب وہ پراگندہ ہوگئے تو حارثہ کو اور اوس کے ساتھیون کو چھوڑدیا۔ جب یہ قیدی چھوٹ کر اپنی قوم مین آگئے تو اونہون نے اونہین جاکر لڑائی کے واسطے بھڑکایا۔ اور کہا کہ زیاد اور اوس کے رفیقون سے اسکا انتقام لینا چاہیئے۔ جس سے اون کے ساتھ بہت بڑا لشکر جمع ہوگیا۔ اور اونہون نے اپنے درمیان ندا کردی۔ کہ کوئی صدقہ نہ دے۔ پھر زیاد نے حصین بن نمیر کو بھیجا۔ اور اون مین سے بھی ایک نے دوسرے کو تسکین دی۔ جس سے کچھ دنون کے واسطے وہ خاموش بیٹھے رہے۔

۷۵ زیاد کا بنی معاویہ پر شب خون مارنا اور چارون ملوک ملعونہ کا قتل۔

پھر کندہ کے بنی عمرو بن معاویہ محاجر مین جاکر اُترے۔ محاجر اون کے حمار یعنی رکھائے ہوئے مرغزارون) کو کہتے ہین۔ اون مین سے جمد ایک محجر مین اور مخوص دوسرے محجر مین اور شرح تیسرے محجر مین اور ابضعہ چوتھے محجر مین اوتری یہی وہ چارون ملوک اور بنی عمرو کے رؤسا ہین کہ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی۔ اور جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اور بنی حارث بن معاویہ اپنے محاجر مین اترے اشعث بن قیس ایک محجر مین اور سمط بن الاسود ایک اور محجر مین جاکر ٹھیرے۔ اور جتنی بنی معاویہ تھے اون سب نے صدقہ دینے سے انکار کردیا۔

صرف ایک شرجیل اور اوس کے بیٹے نے اوس سے انکار نہ کیا۔ اونہون نے بنی معاویہ سے کہا۔ کہ اپنی بات سے پھر جانا احرار کے لئے نہایت قبیح ہے جو لوگ کرام الناس سے ہین وہ ایک شبہ کی بات سے بھی اچھی بات کی طرف

بدل جانے کو وضع کے خلاف سمجھتے ہین اور اوسے عار جانتے ہین۔ چہ جائے کہ ایک نیک کام اور حق بات سے باطل اور قبیح بات کی طرف رخ کیا جائے۔ یہ تو بہت بری بات ہے۔ ہم تو اس بات مین قوم کی مدد نہین کرتے۔ اور اون سے الگ ہوگیا۔ اور زیاد کے پاس چلا آیا۔ اور اون کے ساتھہ امرء القیس بن عابس بھی تھا۔

ان دونونے زیاد سے کہا۔ کہ ان لوگون پر رات کو چھاپا مارنا چاہیئے۔ کیونکہ سکاسک اور سکون کے لوگ بھی کچھہ ان مین جا ملے ہین۔ اور حضرموت کے بھی کچھہ متفرق آدمی ان مین شامل ہین۔ اگر تم اون پر چھاپا نہ مروگے تو ہمین خوف ہے کہ ہمارے بہت آدمی ہم سے الگ ہوکر اون مین جا ملین گے۔ اسواسطے زیاد نے اس بات کو منظور کرلیا۔ اور پھر سب اکٹھے ہوے۔ اور اون کے محاجر مین جاکر اون پر شبخون مارا جاکر دیکھین تو وہ لوگ اپنے اپنے الاؤن کے گرد اگرد منزہ مین بیٹھے ہوے ہین۔ اگرچہ بنی معاویہ تعداد مین بہت اور شوکت مین بہت بڑے تھے۔ مگر اونہون نے جاکر اونہین پانچ طرف سے لیا۔ اور تباہ و برباد کر ڈالا۔ شرح مخوص۔ جمد اور ابضعہ اور اون کی بہن عمرہ سب ماری گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت نے اپنا اثر دکہایا۔ دشمن بہت کثرت سے ماری گئی اور جن کو موقع ملا اونہون نے بھاگ کر جان بچائی۔

۷۶ اشعث کا تجیر مین پناہ گیر ہونا اور مسلمانون کا قلعہ کو فتح کرنا۔

پھر زیاد بن لبید مال و اسباب غنیمت اور لونڈی غلامون کو لیکر واپس ہوا اور اشعث کے اوپر ہوکر اوس کا گزر ہوا۔ اشعث یہ دیکھکر اپنی قوم کے لوگون کی طرف جھپٹا۔ اور

اونہین مسلمانون سے چھڑا لیا۔ اور فوجین جمع کین۔ ادہر زیاد نے مہاجر کو لکہا۔ کہ مدد کو جلد آؤ۔ مہاجر کو راستہ مین زیاد کا خط ملا۔ اوس نے لشکر پر عکرمہ بن ابی جہل کو سردار کیا۔ اور خود تیز رو اور مستعد لوگون کو لیکر دہاوا مارا۔ اور زیاد کے پاس آپہونچا۔ اور کندہ کی طرف کوچ کیا۔ وہ اسوقت مجز الزبرقان مین تھے وہین اون کو جالیا۔ خوب زور شور سے لڑائی ہوئی۔ کندہ کو شکست ہوئی اور مارے گئے۔ اور بھاگ کر قلعہ بنجیر مین جاکر پناہ لی۔ اور اوسکی مرمت و درستی کرکے اوسے اپنا ملجا بنایا۔

مہاجر ان کے تعاقب مین روانہ ہوا۔ اور بنجیر کے پاس جاکر مورچہ جمائے۔ کندہ بھی بنجیر مین آکر خوب جمع ہوے اور مورچہ جماکر پڑ گئے۔ مسلمانون نے قلعہ کا محاصرہ کیا۔ اتنے مین عکرمہ بھی پیچہے سے فوج لیکر آگئے۔ اور محصورون پر حصار کو خوب تنگ پکڑا۔ اور چارون طرف فوجین بہیج بہیج کر اونکی مدد کو موقوف کر دیا۔ اور اون کے مددگارون کو پکڑ پکڑ کر مار ڈالا۔

جب محصورون نے اس حصار کی تنگ حالت دیکہی تو وہ بھی جوانمردی کرکے اندر سے نکلے۔ اور مسلمانون سے آکر لڑے۔ مگر وہ خود ہی کثرت سے مارے گئے۔ اور قلعہ مین جاکر پناہ گیر ہوے۔ اور اب اون کو اپنے قتل ہونے کا اندیشہ ہوا۔ اور جان کے لالے پڑ گئے۔ اور اون کے سردارون کو اپنی جان کا خوف ہوگیا اسواسطے اشعث اپنے ساتھہ نو آدمیون کو لیکر نکلا۔ اور آکر مسلمانون سے درخواست کی کہ اگر اون کو اور اون کے اہل وعیال کو جانون کی امن دیجائے تو وہ قلعہ کا دروازہ کھول دین گے زیاد نے اسے قبول کرلیا اور کہا۔ تم جو چاہو لکھہ لو

اور نوشتہ میرے پاس لاؤ۔ مین اوسپر مہر کردونگا۔ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ اشعث اپنا نام اوس مین لکھنا بھول گیا۔ کیونکہ ایک شخص حجدم نام اوس پر خنجر لیکر چڑھ گیا تھا اور کہنے لگا تھا کہ میرا نام اسمین لکھ نہین تو مین تجھے مار ڈالونگا۔ اس لئے اوس نے حجدم کا نام تو اوسمین لکھدیا۔ اور اپنے نام کو اوسمین درج کرنا بھول گیا۔

پھر دروازہ کھول دیا۔ اور مسلمانون نے اوسمین داخل ہوکر کسی لڑنے والے آدمی کو زندہ نہ چھوڑا۔ اور گرفتار کرکے اونکی گردنین ماردین۔ اور مال واسباب لوٹ لیا۔ اور بال بچون کو لونڈی غلام بنالیا۔

۷۷ مہاجر کا اشعث کو باندہ کر ابوبکر کے پاس بھیجنا اور ابوبکر کا اوسے چھوڑدینا اور عکرمہ کے سپاہیون کی غنائم مین شرکت۔

جب مسلمان قلعہ کی فتح سے فارغ ہوگئے۔ تو اشعث نے اپنے ساتھیون کو بلایا۔ جن کے پاس وہ نوشتہ تھا۔ اور اوسے مسلمانون کے روبرو پیش کیا۔ مہاجر نے اون لوگون کو امن دیدی جن کے نام اوسمین تحریر تھے۔ مگر پڑھنے پر معلوم ہوا۔ کہ اوس مین اشعث کا نام نہین ہے۔ مہاجر نے اس پر کہا۔ اشعث مین اوس خدا کی تعریف کرتا ہون کہ جس نے تیرے ہی ہاتھ سے غلطی کرائی۔ دشمن خدا مین یہی چاہتا تھا پھر اوسکی مشکین باندہین کہ اوسے قتل کردیا جائے۔ مگر لوگون نے کہا۔ کہ بہتر ہے اوسے حضرت ابوبکر کے پاس بھیجدیجئے اس کی نسبت مناسب حکم وہ خود دین گے مہاجر نے اسواسطے اوسے لونڈی غلامون کے ساتھ حضرت ابوبکر کی خدمت مین بھیجدیا۔

مگر ایک دوسری روایت اس طرح پر بھی ہے۔ کہ جب خیبر کی محصورون پر محاصرہ کی شدت ہوئی۔ تو اشعث مہاجر اور زیاد کے اور مسلمانون کے پاس چلا آیا۔ اور اون سے اپنے جان و مال کی امن طلب کی۔ اور کہا کہ اوسوقت تک مجھ سے کچھہ نہ کہا جائے۔ کہ جب تک ابوبکر کے پاس نہ بھیجدیا جائے میرے باب مین وہ خود اپنی ذات سے جو حکم دین وہی کیا جائے۔ اور اس کے معاوضہ مین مین خیبر کو فتح کرائے دیتا ہون۔ اور جو لوگ قلعہ مین ہین اونہین سب کو مین تمہارے حوالہ کئے دیتا ہون۔ اور اپنے لوگون سے اوس نے دغابازی کی اسکو مسلمانون نے قبول کر لیا۔ اشعث نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ اور اوسکے اندر جو سردار تھے اونہون نے اپنے آپ کو مسلمانون کے حوالہ کر دیا اور مسلمانون نے اونہین قتل کر دیا۔ اور اشعث کو گرفتار کر کے لونڈی غلامون کے ساتھہ حضرت ابوبکر کی خدمت مین بھیجدیا۔

اس سے مسلمان بھی اشعث پر لعنت کرتے تھے۔ اور خود اوس کی قوم کی عورتین بھی اوس پر تھوتھو کرتی تھین اور اوس کا نام اونہون نے عرف النار رکھا تھا جس کے معنی اون کے نزدیک دغاباز کے تھے۔

جب اشعث مدینہ آیا۔ تو ابوبکر نے اوس سے پوچھا۔ کہ تو جانتا ہے مین تیرے ساتھہ کیا کرون گا اشعث نے کہا مجھے تو نہین معلوم کہ آپ میرے ساتھہ کیا کرین گے۔ ابوبکر نے کہا مین تجھے قتل کرونگا۔ اوس نے کہا بھلا میرا خون کیونکر مباح ہو سکتا ہے۔ مین تو وہ شخص ہون۔ کہ جس نے اون لوگون کو دس آدمی کی بات پر راضی کیا تھا۔ ابوبکر نے کہا کہ صلح کے معاملہ کی تعمیل اوس وقت سے

واجب ہوئی ہے کہ جس وقت وہ نوشتہ لکھا گیا ہے۔ اور اوس کے رو سے
اونہین کا خون ممنوع ٹھیرا ہے جس کا اوس مین نام ہے تو نے جو قوم کو راضی کیا
وہ اوس نوشتہ کی تحریر سے پہلے کا کام ہے۔ اوس پر صلحنامہ کی تعمیل واجب
نہین ہے۔

جب اشعث کو اپنے مارے جانے کا خوف ہوا۔ تو اوس نے کہا بھلا
آپ میری نسبت یہ اچھا سمجھتے ہین کہ اور قیدیون کو تو چھوڑ دین اور میری بھول
کے سبب سے مجھے قتل کر ڈالین۔ یا یہ بہتر جانتے ہین کہ جیسے اورون کے ساتھ
کرتے ہین وہ ہی میرے ساتھ بھی کرین۔ اور میری بی بی مجھے دیدین۔ اشعث
کی ام فروہ ابوبکر کی بہن سے منگنی ہوگئی تھی۔ جب وہ پہلے آیا تھا تو رسول اللہ صلعم
نے اوسوقت لڑکی کو حوالہ کرنا ملتوی کر دیا تھا۔ اور کہا تھا جب دوبارہ وہ آئیگا
تو اوسوقت نکاح کیا جائے گا۔ اسی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال
ہوگیا۔ اور اشعث مرتد ہوگیا۔ اس لئے اشعث نے کہا۔ کہ اگر آپ دوسری صورت
اختیار کرین گے تو مجھے آپ میرے ملک والون مین سے خدا کے دین مین
سب سے بہتر پائین گے۔ اس لئے ابوبکر نے اوس کا خون معاف کر دیا۔
اور اوسکی بی بی بھی اوسے دیدی۔ پھر اشعث مدینہ مین اوسوقت تک رہا۔
کہ عراق فتح نہین ہوا۔ اور وہان کی غنائم لوگون مین تقسیم نہین ہوئین۔
یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ عکرمہ اوسوقت آئے تھے۔ کہ جب یہ قلعہ فتح ہوگیا تھا
اسپر زیاد اور مہاجر نے اپنے ساتھیون سے کہا۔ کہ یہ لوگ تمہاری مدد کے
واسطے آئے ہین۔ ان کو بھی غنیمت مین شریک کر لو۔ اونہون نے اس سے

انہین بھی غنیمت کا مال دیا۔ اور اپنے ساتھہ مین اونہین شریک کرلیا۔

۷۸ حضرت عمر کا عربون کو لونڈی غلام بنانے سے آزاد کرنا۔

جب حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ ہوے۔ تو آپنے اس بات کو برا سمجھا۔ اور فرمایا۔ کہ عرب ہی آپس مین ایک دوسرے کے مالک ہون۔ اور ایک عرب دوسرے عرب کا غلام ہو یہ بڑی قبیح بات ہے۔ اللہ تعالی نے تمہین بڑی وسعت دی ہے اور عجم کا ملک تمہین فتح کرا دیا ہے اور اپنے مشیرون سے اس امر مین مشورہ کیا۔ کہ جو عرب کے لونڈی غلام ہین اور زمانہ جاہلیت اور اسلام مین پکڑے آئے ہین اونہین فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے۔ صرف وہ ہی عورتین رکھہ لیجائین۔ کہ جن کے اولاد پیدا ہوگئی ہے۔ پھر اونہون نے ہر ایک انسان پر چھہ یا سات اونٹون کا فدیہ مقرر کیا کہ یہ فدیہ جو دیدے وہ غلامی سے آزاد کر دیا جائے۔ اور اسمین بھی حنیفہ اور کندہ کے ساتھہ رعایت کی۔ اون سے یہ بھی فدیہ نہ لیا۔ کیونکہ اون کے مرد قتل کر دئے گئے تھے۔ پھر عورتین ادہر اُدہر چلی پھرین اور فدیہ لاکر دیدیا۔ اور آزاد ہوگئین۔

اسی سال مین معاذ بن جبل بھی یمن سے واپس آئے۔ اور اسی سال مین حضرت ابوبکر نے عمر بن الخطاب کو اپنا قاضی مقرر کیا۔ حضرت عمر اونکی تمام خلافت کے زمانہ مین اون کے قاضی رہے تھے۔ اور لوگون کے ساتھہ اس سال عتاب بن اُسید نے حج کیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ عبد الرحمن بن عوف حج کو گئے تھے۔

سنہ ۱۲ ہجری

خالد بن الولید کا عراق کو جانا اور حیرہ کی صلح

۷۹ حضرت خالد کا حملہ حدود فارس پر اور بانقیا اور بارو سما اور بیس اور حیرہ والوں کی اطاعت

اس سنہ ۱۲ ہجری کے محرم مہینے مین حضرت ابوبکر نے یمامہ مین خالد بن الولید کے پاس حکم بھیجا کہ وہ عراق کی طرف روانہ ہون مگر ایک روایت مین ہے۔ کہ خالد اسوقت یمامہ سے مدینہ مین آئے تھے۔ وہان سے حضرت ابوبکر نے اونہین عراق کی روانگی کا حکم دیا تھا۔ غرض وہ خلیفہ کے حکم سے روانہ ہوے۔ اور بانقیا اور بارو سما اور بیس مقامات مین پہونچے وہان بغیر لڑے بھڑے وہان کے لوگون نے انکی اطاعت اختیار کرلی۔ جس سردار نے کہ یہ صلح کی تھی اوس کا نام ابن صلوبا تھا۔ اور یہ اقرار ٹھہرا تھا۔ کہ حرزہ کسری کے سو اوس ہزار دینار دین گے (حرزہ اچھے مال کو کہتے ہین) جو فی کس چار درہم کے حساب سے لیا جاتا تھا۔ اور ان دس ہزار دینار کے سوا اون سے جزیہ بھی لیا۔

پھر خالد وہان سے روانہ ہوکر حیرہ پہونچے۔ یہ دیکھکر وہان کے اشراف اور سردار ایاس بن قبیصہ الطائی کے ہمراہ جو نعمان بن المنذر کے بعد وہان کا امیر ہوگیا تھا اپنے شہر سے نکلکر حضرت خالد کے پاس آئے۔ اونہون نے اون سے کہا۔ کہ یا تو تم مسلمان ہوجاؤ۔ یا جزیہ دو۔ اور اگر یہ دونو باتین تم کو منظور نہ ہون تو پھر لڑائی کے سوا اور کچھ بات نہین ہے۔ ان لوگون نے جزیہ دینا قبول کیا۔

اور نوے ہزار درہم پر صلح ٹھیری۔ یہی سب سے اول اسلام مین اہل فارس سے جزیہ لیا گیا ہے۔ اس صلح مین حیرہ اور اوس کے گرد و نواح کے قریات و قصبات سب داخل تھے۔

اور بعض اس روایت کو اس طرح بھی بیان کرتے ہین۔ کہ حضرت ابوبکر نے خالد کو حکم دیا تھا۔ کہ اپنی تاخت و تاراج فارس پر ابلہ سے شروع کرین۔ اور عیاض بن غنم کو حکم دیا تھا۔ کہ وہ عراق مین جائین۔ اور مضیح سے اپنا کام شروع کرین۔ اور عراق کے اوپر کی طرف سے داخل ہون۔ اور ایسے کوچ کرین کہ جا کر خالد سے مل جائین۔

۸۰ مثنے اور عیاض اور خالد کی روانگی حفیر کو اور ہرمز کا مقابلہ پر آنا

مثنے بن حارثۃ الشیبانی نے حضرت ابوبکر سے عراق مین تاخت و تاراج کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ اور اونہون نے اونہین اجازت دی تھی۔ چنانچہ وہ حضرت خالد کے وہان پہونچنے سے پیشتر ہی تاخت و تاراج کیا کرتے تھے۔ اور حضرت ابوبکر نے خالد اور عیاض کو حکم دیا تھا کہ اُن لوگون کو اپنی فوجون مین شامل کرین جنہون نے مرتدین سے لڑائی کی تھی۔ اور کسی مرتد کو اپنے ساتھہ غزا کے واسطے نہ لیجائین (کیونکہ مسلمانون کو مرتدین پر گو وہ مکرر مسلمان ہو گئے تھے اعتبار نہ رہا تھا) چنانچہ خالد اور عیاض نے کسی مرتد کو اپنے ساتھہ نہ لیا (جس سے مرتدین کو سخت ندامت ہوئی اور اون کو معلوم ہو گیا کہ ارتداد کیسی بُری چیز تھی) (پھر جب خالد اور عیاض نے اہل فارس کی کثرت کو دیکھا تو) اونہون نے حضرت ابوبکر سے مدد طلب کی۔ ابوبکر نے خالد کے پاس صرف قعقاع بن عمرو التمیمی کو

مدد کے لئے بھیجا۔ لوگون نے کہا۔ کہ آپ خالد کی مدد کے واسطے صرف ایک آدمی کو بھیجتے ہین۔ تو ابوبکر نے کہا۔ کہ یہ ایک آدمی ایسا ہے۔ کہ جس لشکر مین وہ ہوگا اوسے کبھی شکست نہ ہوگی۔ اور ایسے ہی ابوبکر نے عبد بن یغوث البجیری کو مدد کے لئے روانہ کیا۔ اور مثنی اور حرملہ اور مذعور اور سلمی کو لکھا کہ خالد کے پاس اُبلّہ مین جا کر مل جائین۔

پھر خالد ابلہ کی طرف آئے۔ اون کے پاس اسوقت دس ہزار فوج تھی۔ اور مثنے اور اون کے اصحاب کے پاس آٹھ ہزار آدمی تھے۔ جب خالد وہان پہونچے۔ تو اونہون نے اپنے لشکر کے تین حصہ کئے۔ اور متفرق راستون سے آگے کو کوچ کیا۔ مقدمہ پر اون کے مثنے تھے۔ اور اون کے بعد عدی بن حاتم تھے۔ اور خالد اون دونو سے پیچھے تھے۔ خالد نے اونسے کہا تھا۔ کہ مین خفیہ کے مقام پر آکر تم سے مل جاؤنگا۔ اور دشمن پر وہان سے حملہ کرین گے۔ اہل فارس کا یہ سرحدی مقام بہت بڑا زبردست مقام تھا۔ اور اسی وجہ سے جو سردار یہان رہتا تھا وہ کنگن والا (سورما) ہوتا تھا۔ اور اوسکا نام ہرمز تھا۔ یہ خشکی سے تو عربون پر فوج کشی کیا کرتا اور دریا کے راستہ سے اہل ہند کو ستاتا رہتا تھا۔

جب ہرمز نے عربون کی تاخت کا حال سنا تو اوس نے اردشیر بادشاہ فارس کو اسکی خبر بھیجی۔ اور خود چیدہ چیدہ آدمی لیکر مسلمانون کے مقابلہ کو بتعجلت تمام روانہ ہوا۔ اور کواظم کی طرف کو رخ کیا۔ مگر جب اوسے معلوم ہوا کہ مسلمانون کی فوج کا ارادہ حفیر مین مجتمع ہونے کا ہے۔ تو اون سے پہلے ہی وہان جا پہنچا

اور مورچہ جمادئے۔ اور اپنے مقدمہ پر قباد اور نوشجان سردارون کو مقرر کیا۔ جو اردشیر اکبر کی اولاد مین تھے۔

۸۱ خالد کا کاظمہ مین پہونچنا اور ہرمز کو قتل کرنا اور اہل فارس کی شکست

اب فارس والون نے مقابلہ پر خوب جمیت کمر باندہی۔ اور ایسے جوش مین بھرے۔ کہ لڑائی کے واسطے آپس مین ایک دوسرے نے خود کو ایک سلسلہ مین باندہ لیا کہ کہین کوئی بھاگ نہ جائے۔ جب خالد نے دیکھا کہ فارس والے آگئے۔ تو وہ بڑہکر کاظمہ مقام پر لوگون کو لے گئے (جو بصرہ سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے) مگر ہرمز وہان بھی ان سے آگے جا پہونچا۔ یہ عربون سے بہت ہی جلتا تھا۔ اور اونہین نہایت ستاتا تھا۔ اسواسطے جتنے عرب تھے وہ اس سے نہایت آزردہ تھے اور اوسکی بدذاتی کی مثالین دیا کرتے تھے۔ جب کبھی کوئی شخص بدہوتا تو کہتے کہ یہ ہرمز سے بھی بڑہکر کافر ہے۔

غرض جب خالد آئے۔ تو اونہین ایسے مقام پر اترنا پڑا جہان پانی نہ تھا اون کے لوگون نے کہا کہ آپ یہ کیا غضب کرتے ہین۔ جو اس موقع پر ٹہرتے ہین۔ اونہون نے قسم کھاکر کہا۔ کہ دیکھو یہ پانی اون کے قبضہ مین آجائے گا۔ جو لڑائی مین جانفشانی اور جانبازی کا پورا حق ادا کردین گے۔ اگر وہ میدان مین جمگئے تو وہ مالک ہین اگر ہم جمگئے تو اون سے پانی چہین لین گے۔ چنانچہ اونہون نے اپنے احمال و انتقال کو وہان اتارا۔

پھر خالد فارس والون کی طرف بڑہے۔ اور اون کے سامنے صف باندہی۔ اسی مین ایک ابر آیا۔ اور اللہ تعالی نے پانی برسادیا۔ جس سے مسلمانون

کی طرف پانی ہی پانی ہوگیا۔ اور مسلمانون کی صف کے پیچھے بھی پانی ہوگیا۔ اور مسلمانون کو اچھی طرح اطمینان ہوگیا۔

پھر ہرمز لشکر سے نکلا۔ اور خالد کو لڑائی کے لئے میدان مین طلب کیا۔ اور اپنے آدمیون کو کمین مین چھپا دیا کہ دھوکہ سے خالد کو مار ڈالین۔ خالد اوس کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ اور اوسکی طرف پا پیادہ روانہ ہوے یہ دیکھکر ہرمز بھی اُتر پڑا اور باہم لڑائی ہونے لگی۔ خالد نے اوسے کولیا مین پکڑ لیا۔ اسپر ہرمز کے آدمی جھپٹے۔ مگر خالد نے اوس کے آدمیون کی کچھ پروا نہ کی۔ اور اوسے قتل کر دیا۔ ادھر قعقاع بن عمرو بھی خالد کی حفاظت کو پہونچ گئے۔ اور دشمنون کو ہٹا دیا۔ اور فارس کے لشکر کو شکست ہوگئی۔ اور مسلمانون نے اون کا تعاقب کیا۔ چونکہ دشمنون نے اس لڑائی مین اپنے آپ کو سلسلہ مین باندہ لیا تھا۔ اسواسطے اس لڑائی کا نام جنگ ذات السلاسل ہوگیا۔ اسوقت اگرچہ ہرمز مارا گیا۔ مگر قباد اور نوشجان بچ گئے۔ اور خالد نے ہرمز کا سلب لے لیا۔ اوس کا تاج ایک لاکھ درہم کا تھا۔ جب لوگ فارس مین اعلی مراتب کو پہونچ جاتے تھے وہ ایسا ہی تاج پہنا کرتے تھے۔ یہ اون کا ایک دستور تھا۔ کہ جب اول درجہ کے سردار ہوجاتے تو اونکا تاج لاکھ درہم کا ہوتا تھا۔

۸۲ ابلہ کی فتح اور اوسمین اختلاف اور حصن المراۃ پر قبضہ اور مسلمانون کا کاشکار دہی سلوک

پھر خالد نے حضرت ابوبکر کو اس فتح کی خبر بھیجی۔ اور مال غنیمت مین سے خمس بھی روانہ کیا۔ اور آگے بڑھکر بصرہ مین مقام جسر اعظم پر جاکر ڈیرہ ڈالے۔ اور مثنی بن حارثہ کو دشمنون کے پیچھے روانہ کیا۔ اور معقل بن مقرن کو اُبلہ کی طرف جانے کا حکم دیا۔

اونہون نے جاکر ابلہ کو فتح کرلیا۔ اور وہان پر مال غنیمت اور سبایا جمع کئے۔ مگر یہ روایت اوس روایت کے خلاف ہے جو اہل نقل کے نزدیک مشہور ہے۔ وہ کہتے ہین۔ کہ ابلہ کو عتبۃ بن غزوان نے حضرت عمر بن الخطاب کے عہد مین ۱۴ھ مین فتح کیا ہے۔ ادہر مثنے بن حارثہ نے جاکر حصن المراۃ پر محاصرہ ڈالا۔ اور اوسے فتح کرلیا اور اون کے لوگ مطیع ہوگئے۔

ان لڑائیون مین خالد نے اور اون کے ساتھ کے سردارون نے فلاحین اور کاشتکارون سے کوئی تعرض نہین کیا۔ کیونکہ حضرت ابوبکر نے اونہین حکم دیا تھا کہ کسانون سے کسی قسم کی پرخاش نہ کیجاے فقط لڑنے والون ہی سے لڑائی کیجاے (یہ اوپر کی لڑائیان اور نیز آیندہ کے لڑائیان ابن اثیر وغیرہ نے ایسے اختصار سے بیان کی ہین کہ بیان کا خون ہی کردیا ہے۔ یہ حالات اس قابل ہین کہ نہایت ہی تفصیل سے لکہنا چاہئے تھے۔)

واقعہ الثنی

۸۳ قارن کا ہرمز کی مدد کو آنا اور قارن اور قباد اور نوشجان کا قتل اور فارس والون کی شکست

جب ہرمز کی عرضی اردشیر کے پاس پہونچی۔ کہ خالد فوج لیکر فارس پر آئے ہین۔ تو اردشیر نے ہرمز کی مدد کے واسطے قارن بن قریانس کو روانہ کیا۔ جب قارن راستہ مین آکر مذار مقام پر پہونچا تو ہرمز کے لشکر کے بھگوڑے اوسے راستہ مین ملے اور اوس کے پاس جمع ہوے۔ اور پھر ہیلیانون کی طرف لوٹے۔ اور قباد اور نوشجان بھی اوس کے ساتھ آئے۔ اور ثنی مقام پر آکر مورچہ بندی کی۔ یہ ثنی

ایک دریا کا نام ہے۔ ادہر سے خالد بھی اونکی طرف روانہ ہوے۔ اور فریقین کا مقام مذکور پر مقابلہ ہوا۔ اور لڑائی شروع ہوئی۔ قارن میدان مین نکلا۔ ادہر سے معقل بن الاعشی بن النباش نے اوسے جاکر مار ڈالا۔ اور عاصم نے نوشجان کو قتل کردیا۔ اور عدی بن حاتم نے قباد کو مارا۔ قارن بھی ان مین سے اول درجہ کے امرا مین سے تھا۔ اس کے بعد پھر مسلمانون سے کوئی اس مرتبہ کا آدمی نہین لڑا۔ اسوقت اہل فارس بہت کثرت سے مارے گئے۔ جن کی تعداد اون کے سوا جو غرق ہوکر مرے تیس ہزار بتاتے ہین۔

آگے دریا تھا اس سبب سے مسلمان آگے نہ جاسکے۔ اور دشمنون کا تعاقب نہ کیا گیا۔ پھر خالد نے مال غنیمت کو تقسیم کیا اور خمس نکالکر مدینہ کو بھیجا۔ اور مقتولون کا سلب اون کو دیا جنہون نے اونہین قتل کیا تھا۔ مال غنیمت نہایت کثرت سے ہاتھ آیا۔ اور فوج والون کے بال بچے لونڈی غلام بنائے گئے۔ اور فلاحین سے جزیہ لینا مقرر کیا گیا۔ اور اونہین مسلمانون نے اپنے ذمہ مین لیا۔ انہی لونڈی غلامون مین حسن بصری کا باپ بھی تھا جو نصرانی مذہب تھا۔

پھر خالد نے لشکر پر سعید بن النعمان کو امیر کیا اور چیدہ فوج پر سوید بن مقرن المزنی کو سردار کیا۔ اور اوسکو حکم دیا کہ حفیر مین جاکر قیام کرے۔ اور خود چارون طرف جاسوسون کو بھیجکر خبرون کی جستجو مین بیٹھے۔

وقعۃ الولجہ

۸۴ خالد کی اندرزعز سے ولجہ مین لڑائی اور مسلمانون کی فتح کمین کے فوج نکلنے پر۔

جب خالد ثنی کی لڑائی سے فارغ ہوگئے اور اسکی خبر اردشیر بادشاہ فارس کو بھی پہونچ گئی

تو اوس نے اندرزغر کو جو مولدین سواد کے شہسوارون اور دلاورون مین سے تھا روانہ کیا۔ اور اوس کے پیچھے ہمن جادویہ کو بھی لشکر دیکر بھیجا۔ اور یہ لشکر اندرزغر کے پاس حیرہ اور کسکر کے درمیان جمع ہوا۔ (کسکو بغداد کے پاس ایک علاقہ کا نام ہے جس کا صدر مقام واسط ہے) اور فارس والون کے سوا عرب بھی اطراف وجوانب کے اور دہاقین بھی اوس کے ساتھ آکر جمع ہوگئے اور دلجہ مقام پر آکر اونہون نے مورچہ جمائے۔

جب خالد نے سنا۔ کہ دشمن آکر دلجہ مین جمع ہوے ہین۔ تو وہ بھی ثنی سے اوس طرف روانہ ہوے۔ اور دلجہ مین جاکر دشمن کے سامنے صف بندی کی اور ایک کمین مین کچھ فوج چھپا دی۔ پھر فارس والون سے اوس سے بھی زیادہ سخت لڑائی ہوئی جیسی پہلے ہوئی تھی۔ یہان تک کہ فریقین کو اپنے برباد اور ہلاک ہوجانے کا گمان ہوگیا۔ مگر خالد کے کمین کی فوج ابھی تک نہین آئی اس سے اون کو اضطراب ہوا۔ پھر جب دشمن بے دم ہوگئے تب کمین والے دشمن کی دونوطرف سے نکلے۔ تو عجمی مضطرب ہوکر بھاگ نکلے۔ اور خالد نے اونہین سامنے سے اور کمین والی فوج نے اونہین پیچھے سے لیا۔ اس سبب سے اون پر دوہری مار پڑی۔ اور وہ نہایت کثرت سے مارے گئے۔ اور اندرزغر نے بھاگکر اپنی جان بچائی۔ مگر بیابان مین جاکر پیاس کے مارے مرگیا۔ اس لڑائی مین جابر بن بجیر کا ایک لڑکا اور عبدالاسود کا جو بکر بن وائل سے تھا ایک لڑکا خالد نے پکڑ لیا۔

یہ لڑائی ماہ صفر مین ہوئی تھی۔ اور خالد نے فلاحین اور کاشتکارون کو

اس لڑائی کے بعد امن دیدی۔ کہ جس سے وہ اپنی بستیون مین لوٹ آئے اور مسلمانون کے ذمہ مین داخل ہو گئے۔ اور جو لڑائی لڑنے والے یا اونکی اعانت کرنے والے تھے اون کے بال بچے خالد نے پکڑ لئے اور اونہین لونڈی غلام بنالیا

واقعہ لیس جو فرات کے کنارہ ایک مقام ہے

۸۵ عرب کے نصرانیون کا اہل فارس کو خالد کے برخلاف بلانا اور جابان کا لیس مین آکر فوج جمع کرنا

جب جنگ دلجہ مین بکر بن وائل کے نصاری کو جنہون نے اہل فارس کی اعانت کی تھی حضرت خالد نے قتل کیا تو اون کی قوم کے نصاری بڑے غضب مین بھرے۔ اور فارس والون سے پیام سلام کرکے لیس مین جمع ہوئے۔ اون لوگون کا سردار عبدالاسود العجلی تھا۔ ادہر بنی عجل کے مسلمان جن مین عُتَیبَہ بن النہاس اور سعید بن مرہ اور فرات بن حیان اور مذعور بن عدی اور مثنے بن لاحق بھی تھے ان نصرانیون سے بہت ہی جلتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ اونکو کسی طرح نیچا دکھادین۔

اردشیر بہمن جادویہ کو جو اسوقت قرقیسیا مین تھا ایک فرمان لکھا اور اوسمین حکم دیا۔ کہ وہ لیس مین جاکر عربون کے نصاری سے ملجائے۔ اسواسطے بہمن جادویہ نے اونکی طرف ایک شخص جابان کو روانہ کیا۔ اور اوس سے یہ کہا۔ کہ جب تک مین نہ آؤن تو دشمن سے لڑائی نہ کرنا۔ اور خود بھی جادویہ اردشیر کے پاس لوٹ گیا۔ کہ اس لڑائی کی تدبیرون کی نسبت اوس سے مشورہ کرے۔ مگر اردشیر اوسوقت بیمار تھا اس لئے وہان اوسے زیادہ توقف کرنا پڑا۔ جب یہان فوج کے لوگون نے دیکھا کہ اوسکو ضرورت سے زیادہ دیر ہو گئی۔ تو نصاری عجل اور تیم اللات

اور ضبیعہ اور جابر بن بجیر اور گرد و نواح حیرہ کے عربون نے جابان کو سپہ سالار کیا۔ اور لڑنے کو تیار ہوے۔

ادہر خالد نے جب سنا تھا۔ کہ بکر وغیرہ کے نصاری اکٹھے ہوے ہین اور کچھہ فساد کرنا چاہتے ہین تو اونہون نے اونکی طرف کوچ کیا تھا۔ اور اونہین اس بات کی خبر بھی نہ تھی کہ جابان بھی وہان آگیا ہے۔

جب جابان لیس مین آگیا۔ تو اہل عجم نے اوس سے پوچھا کہ کیا ہم دشمن سے اسی وقت لڑین۔ یا کہانا کہالین۔ اور اپنی جان دشمنون کو نہ دکھادین۔ پھر کہانا کھانے کے بعد اون سے لڑین۔ جابان نے اون سے کہا۔ کہ اگر تم نے دشمن کو اسوقت مہلت دیدی تو گویا تم نے اپنی جان مجہولون مین دالدی اور وہ تم کو حقیر سمجھینگے مگر فوج والون نے جابان کی بات کو نہ مانا۔ اور دسترخوان بچھا دیا۔ اور کھانے مین مشغول ہوگئے۔

۸۶ لشکریون کا جابان کی صلاح کو نہ ماننا اور خالد کا حملہ اور مسلمانون کی فتح اور عربون کا رڈیون کو نہ پہچاننا۔

اسی مین خالد اون تک جا پہونچے۔ اور بھاری چیزون کو ڈالکر فوراً اون پر حملہ کردیا۔ اور میدان جنگ مین خود نکل کر لڑائی کے لئے مقابل طلب کیا۔ جب کوئی نہ نکلا تو اونہون نے خود اپنے مقابلہ کے لئے سردارون کے نام پکارے اور کہا کہان ہین عبدالاسود اور ابن ابجر اور مالک بن قیس۔ اسپر مالک اونمین سے نکلا اور خالد نے اوسے مار ڈالا۔

جب عجمیون نے دیکھا کہ دشمن سر پر آگیا۔ تو اونہون نے کھانے سے ہاتھہ اٹھایا۔ اور جابان نے اون سے کہا۔ کہ جو کچھہ مین نے تم سے کہا تھا۔ وہ ہی ہوا

مجھے دشمن کے آنے پر اسی بات کا خوف تھا اور اون سے یہ بھی کہا۔ کہ اب جو تم نے کہانا نہین کہایا ہے اور تمہین تیار کہانا اوسی طرح چھوڑنا پڑا ہے بہتر ہے کہ تم اس کہانے مین زہر ملادو۔ اگر تم کو فتح ہوگئی تو ادنی چیز کا برباد ہوجانا کوئی بڑی بات نہین ہے اور اگر اون کو فتح ہوئی تو وہ اس کہانے کو کھاکر ہلاک ہوجائین گے۔ مگر اونہون نے یہ بات بھی اوسکی نہ مانی۔

پھر فریقین مین خوب سخت لڑائی ہوئی۔ مشرکون کو یہ توقع تھی۔ کہ ہمین جادو یہ آتا ہوگا۔ اس سے وہ لڑائی مین جمے ہوے تھے۔ اور پیچھے ہٹتے ہی نہ تھے اس پر خالد نے قسم کہائی کہ اگر دشمن کو شکست ہوئی۔ تو جہانتک مجھ سے ہوسکے گا مین جسے پاؤن گا اوسے قتل ہی کردونگا۔ کہ جس سے اونکی دریا مین اونکا خون بہکے گا پھر جب فارس والون کو شکست ہوئی۔ تو خالد کے منادی نے ندا کی کہ دشمن جو لڑتے اونہین تو قتل کردو۔ اور باقیون کو گرفتار کرکے لاؤ۔ اس لئے مسلمان دشمنون کو پکڑ پکڑ کر لائے۔ خالد نے کچھ آدمی مقرر کردئے۔ کہ اون کی برابر ایک رات اور ایک دن گردنین مارتے رہے مگر خون دریا مین نہ بہا۔ قعقاع وغیرہ نے کہا۔ کہ اگر تمام روئے زمین کے آدمی بھی مار ڈالین گے تب بھی اون کا خون نہ بہے گا۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ اس خون پر پانی ڈلوائین۔ اور اس طرح اپنی قسم پوری کرلین۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور اوس دریا کا نام نہرالدم (دریائے خون) ہوگیا۔ پھر خالد اون کے پکے پکائے ہوے کہانے پر پہونچے۔ اور فوج کو حکم دیا۔ کہ یہ کہانا مین نے تمہین انعام مین دیا۔ اسواسطے رات کے وقت مسلمانون نے وہ ہی کہانا کھایا۔

اسوقت عربون کی حالت دیکھکر ایک تعجب آتا ہے۔ کہ اونہون نے

کبھی چپاتی روٹیان نہین دیکھی تھین - اسلئے وہ اونہین دیکھہ کر پوچھنے لگے - کہ یہ سفید سفید کپڑے کیسے ہین -

اس لڑائی مین مقتولون کی تعداد ستر ہزار تک پہونچ گئی تھی - اور یہ لڑائی ماہ صفر مین ہوئی تھی (مگر افسوس کہ اسقدر بڑی لڑائی اور عظیم الشان فتح کا بیان صرف ایک فقرہ مین لکھہ دیا گیا ہے - اور اسکی کچھہ بھی تفصیل نہین دی ہے)

۸۷ خالد کا اغنیشیا کو غارت کرنا اور حضرت ابوبکر کی زبان سے خالد کی تعریف -

جب خالد لیس سے فارغ ہو گئے - تو اغنیشیا کی طرف چلے جس کا بعض نے نیشیا بھی نام بتایا ہے - یہان مسلمانون کو اسقدر مال غنیمت مین ہاتھہ لگا - کہ اسوقت تک کبھی ہاتھہ نہ آیا تھا اور وجہ اسکی یہ تھی - کہ مسلمان اون پر اسقدر جلد جا پہونچے تھے - کہ اونہین اپنا مال و دولت اور اسباب اور ہتیار وغیرہ کے لیجانے کی مہلت ہی نہ ملی تھی -

پھر حضرت خالد نے اس فتح کا مژدہ حضرت ابوبکر کو بھیجا - اور مال غنیمت اور سبایا بھی اونکی خدمت مین روانہ کئے - ادہر خالد نے نیشیا کو خراب و برباد کر ڈالا جب یہ خبر حضرت ابوبکر کو پہونچی - تو خلیفہ کے منہ سے بے ساختہ یہ کلمہ نکلا - کہ خالد کی طرح جوان مرد اور دانشمند سپہ سالار امید نہین کہ کسی بی بی کے پیٹ سے پیدا ہووے -

فرات بادقلی کی لڑائی اور حیرہ کی فتح

۸۸ خالد کا حملہ حیرہ پر اور فرات بادقلی کا قتل اور آزادبہ کا بھاگنا اور حیرہ کا محاصرہ

پھر خالد اغنیشیا سے حیرہ کی طرف روانہ ہوے اور یہان سے مال و اسباب اور بھاری چیزین جہاز دن مین بھر کر پیچھے بھیجکر حیرہ کا مرزبان نکلا - جس کا نام آزادبہ تھا - اور غریبون کے

پاس آکر لشکر ڈالا۔ اور اپنے بیٹے کو بھیجا۔ جس نے پانی کا بند توڑ دیا۔ اور کشتیان خشکی مین بیٹھہ گئین۔

اسواسطے خالد آزادبہ کی طرف روانہ ہوے۔ اور اپنے سوار اوس کی طرف لے گئے۔ اور فرات بادقلی پر اوس سے اون کا مقابلہ ہوا۔ خالد نے اوسے تلوار سے قتل کر دیا۔ اور اوس کے اصحاب کو بھی مار ڈالا اور حیرہ کی جانب کوچ کیا آزادبہ یہ دیکھکر بھاگ گیا۔ اوس نے سن لیا تھا۔ کہ اردشیر مرگیا ہے۔ اور اوسکا بیٹا حضرت خالد کے ہاتھہ سے مارا گیا ہے۔ اسی واسطے وہ بغیر قتال کے بھاگ گیا تھا

پھر مسلمان جاکر غریئین کے پاس اترے۔ اور حیرہ والے قلعہ مین جا چھپے خالد نے اونکا محاصرہ کیا۔ اور اون کے قصور پر سردارون کو محاصرہ کے واسطے مقرر کیا۔ قصر ابیض پر ضرار بن الازور محاصر تھے۔ اور اوس مین ایاس بن قبیصۃ الطائی تھا اور قصر الغریین پر ضرار بن الخطاب محاصر تھے۔ اور اوسمین عدی بن عدی المقتول تھا (جسکا ذکر فقرہ ۲۲۰ جلد سوم مین آچکا ہے) اور ضرار بن مقرن المزنی جو دس بھائیون مین سے سب سے چھوٹا بھائی تھا قصر بن مازن پر محاصرہ کئے ہوے تھا۔ اور اوسمین ابن اکال پناہ گیر تھا۔ اور مثنی نے قصر ابن بقیلہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جسمین عمرو بن عبد المسیح بن بقیلہ رہتا تھا۔ پھر مسلمانون نے اون سب کو طلب کیا۔ اور اون سے ایک رات دن برابر کہا۔ کہ متفرق ہو جاؤ۔ مگر حیرہ والون نے نہ مانا۔ اس لئے مسلمان اون سے لڑے۔ اور اون کے مکانات اور اون کے دیر فتح کر لئے۔ اور اونہین بہت قتل کیا اسپر قسیسون اور رہبان نے فریاد کی۔ کہ اے محلات اور قصور والو تمہین ہمین قتل کر رہے ہو۔ اسواسطے اہل قصور نے مسلمانون کو پکارا اور کہا۔ کہ ہم نے جو تم تین

چیزین چاہتے ہو اون مین سے ایک کو قبول کر لیا وہ تین چیزین یہ تھین "یا تو وہ اسلام لے آئین۔ یا جزیہ دین۔ یا لڑائی کرین" یہ سنکر مسلمانون نے لڑائی موقوف کر دی۔

۸۹ عمرو بن عبد المسیح کا ایلچی ہو کر آنا اور اوس کی گفتگو خالد سے۔

چھیرہ والون کی طرف سے گفتگو کرنے کو ایاس بن قبیصہ اور عمرو بن عبد المسیح بن قیس بن حبان بن الحارث نکلے۔ یہ عبد المسیح بقیلہ (ہراساگ کاہیت) کہلاتا تھا اور یہ اوسکا لقب اسواسطے ہو گیا تھا۔ کہ وہ ایک روز دو سبز چادرین پہنکر نکلا۔ لوگون نے اوسے سر سے پیر تک سبز دیکھکر کہا۔ کہ یہ تو بقیلہ (بالکل ساگ کا ہیت) ہی ہو گیا۔

غرض اونہون نے خالد کے پاس ان لوگون کو بھیجا۔ اور ان سفیرون مین سے عمرو بن عبد المسیح نے خالد سے گفتگو شروع کی۔ خالد نے اوس سے پوچھا کہ تیری کتنی عمر ہے۔ کہا تین سو سال کی۔ پوچھا کہ تو نے اس بڑی عمر مین کیا کیا باتین بڑی تعجب انگیز دیکھی ہین۔ کہا مین نے دیکھا ہے کہ کسی زمانہ مین دمشق اور حیرہ کے درمیان برابر بستیان آباد چلی گئی تھین۔ کہ اگر ایک عورت بھی گھر سے نکلتی تو صرف ایک ہی روٹی زاد راہ کے لئے ساتھ لیتی تھی۔ (کیونکہ جہان جاتی وہان اوسے کوئی نہ کوئی مقام قیام اور مہمانی کے لئے مل جاتا تھا) خالد نے اس سے تبسم کیا۔ اور حیرہ والون سے کہا۔ کہ جو مین نے سنا تھا۔ کہ تم بڑے خبیث مکار ہو وہ سچ نکلا یہ کیا بات ہے کہ تم اپنے معاملات ایک سٹھیے ہوے آدمی کے حوالہ کر دیتے ہو جو اتنا نہین جانتا کہ کہان سے آیا ہے۔ یہ سن کر عمرو نے چاہا۔ کہ اپنی عقل کی تیزی اور جوبات کہ اوس نے اون سے کہی تھی اوسکی صحت اونہین سمجھا دے۔ اس لئے کہا۔ کہ مین خوب جانتا ہون کہ مین کہان سے آیا ہون۔ خالد نے کہا۔ بتا تو کہان سے آیا ہے۔ کہا مین اپنی ماں کے

پیٹ سے آیا ہون - پوچھا تو کہان جائیگا - کہا آگے جاؤن گا - پوچھا آگے کیا ہے -
کہا آخرت - کہا تیری ابتدا سب سے اول کہان سے ہے - کہا صلب پدر سے -
کہا تو کس (حال) مین ہے - کہا مین اپنے کپڑون مین ہون یعنے سامنے موجود ہون
دیکھہ لو - پوچھا اَلْعَقْلُ (کہ تجھے عقل بھی ہے یا نہین یہ کیسے جواب دیتا ہے - جس کے
معنی یہ بھی ہوسکتے ہین کیا تو اونٹ کو ہنکنا دیتا ہے) کہا واللہ مین اونٹ کو ہنکنا ہی نہین دیتا
بلکہ اوسے زنجیر سے باندہ سکتا ہون (اور دوسرے معنی یہ ہین - کہ مجھے تو اتنی عقل ہے
کہ لوگون کو قید کرتا ہون) خالد نے کہا مین تجھہ سے کچھہ پوچھتا ہون اور تو جواب
کچھہ دیتا ہے - کہا مین تو جو پوچھتا ہے وہی جواب دیتا ہون - خالد نے پوچھا تو
صلح والا آدمی ہے یا لڑائی والا - کہا صلح والا ہون - پوچھا تو پھر یہ قلعہ کس لئے
ہین - کہا یہ ہم نے سفیہون کے لئے بنائے ہین - اونہین ہم اون مین بند رکھتے
ہین - پھر جب کوئی دانشمند آتا ہے تو اونہین اونمین سے نکالدیتا ہے - خالد نے
کہا قَتَلْتُ اَرْضٌ جَاهِلُهَا وَقَتَلَ اَرْضًا عَالِمُهَا (جو شخص کسی ملک کے
حال سے جاہل اور ناواقف ہے اوسے وہ ملک قتل کردیتا ہے اور جو شخص کسی ملک
کے حال سے عالم اور واقف ہے اوسے وہ عالم قتل کردیتا یعنے اپنا مطیع کرلیتا ہے)
یہ لوگ خوب جانتے ہین جو اون کے دلون مین ہے - ابن بقیلہ کے ساتھہ ایک خادم
بھی تھا - اس کے پاس ایک پوڑیا تھی - جسمین زہر تھا - خالد نے اوسے لیا اور
اپنی ہتیلی مین پھیلا کر رکھا - اور اوس سے پوچھا کہ اسے تو کیون لایا ہے کہا مجھے
اس امر کا خوف تھا - کہ جو میرا خیال ہے تمہارا حال اوس کے خلاف نکلے - تو اس سے
کہ مین اپنی قوم کو بری خبر جاکر سناؤن میرے لئے یہی بہتر ہوگا کہ مین مرجاؤن -

خالد نے کہا۔ جب تک کہ کسی شخص کی موت نہین آتی اوسوقت تک کوئی نہین مرتا ہے
اور یہ کہکر یہ دعا پڑہی۔ بسم اللہ خیر الاسماء رب الارض والسماء الذی
لا یضر مع اسمہ داء الرحمن الرحیم اور اوس زہر کو کہا لیا۔ ابن بقیلہ نے
یہ دیکہکر کہا۔ کہ جب تک تم مین ایسے لوگ موجود رہین گے۔ اوسوقت تک جس چیز
کا تم ارادہ کروگے وہ ضرور تمہین مل جائے گی۔ (اس روایت کی تفصیل ہمارے ترجمہ
کتاب مروج الذہب ومعادن الجوہر للعلامۃ المسعودی مین دیکہو)

۹۰ کرامہ بنت عبدالمسیح کا شویل کو دیا جانا اور اوس کا آزاد ہونا۔

خالد نے صلح کو اس شرط پر منظور کیا تھا۔ کہ کرامہ بنت عبدالمسیح کو وہ لوگ شویل کے حوالہ کردین اگرچہ حیرہ والے اس شرط کو نہین مانتے تھے مگر کرامہ نے اون سے کہا کہ میرے واسطے تم اپنے اوپر سختی مت گوارا کرو۔ مجہے تم اون کے سپرد کردو۔ مین اپنا فدیہ دیکر چھوٹ آونگی۔ اس لئے حیرہ والون نے اوسے دیدیا۔ شویل نے اوسے لے لیا۔ مگر اوس نے ہزار درہم شویل کو دئے اور آزاد ہوگئی۔ لوگون نے شویل کو ملامت کی۔ کہ تو نے صرف ہزار درہم پر اوسے چھوڑ دیا یہ کیا حماقت کی شویل نے کہا۔ مجہے یہ نہین معلوم تھا۔ کہ گنتی اس سے بھی زیادہ ہوا کرتی ہے۔

اس کرامہ کے شویل کو دلا دینے کی وجہ یہ تھی۔ کہ جب نبی صلعم نے اپنے اصحاب کو مژدہ دیا۔ کہ اونکی امت ملک فارس اور حیرہ کی مالک ہوجائے گی۔ تو شویل نے آپ سے درخواست کی۔ کہ کرامہ بنت عبدالمسیح اوسوقت آپ مجہے دیدین۔ اوس نے کہین اوسے جوانی کے زمانہ مین دیکہا تھا اور اوس کے دل مین اوسکا عشق ہوگیا تھا۔ نبی صلعم نے اوس سے اسکا وعدہ کرلیا۔ اب جبکہ حیرہ فتح ہوگیا

توشویل نے کرامہ کی درخواست کی۔ اور اس امر کے گواہ پیش کئے۔ کہ نبی صلعم نے اوس کے دینے کا اوس سے وعدہ کیا تھا۔ اسواسطے خالد نے کرامہ کو شویل کے حوالہ کر دیا۔

۹۱ حیرہ والون پر جزیہ کی تعداد وغیرہ غرض خالد نے اونکی اس بات پر صلح منظور کی کہ وہ ایک لاکھہ نوے ہزار درہم دین۔ جسے بعض نے دو لاکھہ نوے ہزار درہم بھی بیان کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ اونہون نے کچھہ ہدایا بھی دئے۔ بعد ازان خالد نے فتح کی خبر اور جو ہدایا وغیرہ وصول ہوئے تھے وہ سب حضرت ابوبکر کی خدمت مین روانہ کئے۔ حضرت ابوبکر نے اوسے قبول فرمایا۔ اور جزیہ لے لیا اور خالد کو لکھا کہ بقیہ جزیہ بھی وصول کرین۔ اور یہ ہدیہ جو اونہون نے دئے ہین اونہین اون کے جزیہ مین محسوب کر لین۔

یہ حیرہ کی فتح ربیع الاول سنہ ۱۲ ہجری مین ہوئی تھی۔ اور صلح کے وقت خالد نے ایک نوشتہ بھی اونہین لکھہ دیا تھا۔ مگر جب سواد والے باغی ہو گئے۔ تو اونہون نے وہ نوشتہ کھو دیا۔ جب مثنیٰ نے اوسے دوبارہ فتح کیا۔ تو دوسری شرطین مقرر کین۔ پھر جب وہ پھر باغی ہو گئے اور سعد بن ابی وقاص نے اوسے فتح کیا۔ تو اون پر چار لاکھہ درہم کا جزیہ لگایا۔

خالد کہتے تھے۔ کہ فارس والون کی طرح مجھے کوئی قوم شوخ و شنگ نہین ملی۔ اور ان مین سے جیسے لین کے لوگ ہین اوس طرح کا چالاک اور فطنتی کوئی فارس والا نہین ہے۔

حیرہ کی فتح کے بعد کا حال

۹۲ خالد کا سرحدی انتظام اور زمیندار وں کی اطاعت

کہتے ہین کہ حیرہ کے گرد و نواح کے دہاقین اس امر کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ حیرہ والون سے اور خالد سے کیا معاملہ ہوتا ہے جب حیرہ والون نے اون سے صلح کر لی۔ اور سب لوگ اون کے مطیع ہو گئے تو اس گرد و نواح کے دہاقین اور زمیندار لوگ خالد کے پاس آئے۔ اونمین فرات کے دہقان سریا اور صلوبا بن نسطونا اور نسطونا بھی تھے۔ انہون نے فلالیج سے (جو فلوجہ کی جمع ہے اور جس کے معنی ہین زمین قابل الزراعت اور جو سواد کے ایک علاقہ کا نام ہو گیا ہے) ہرمز گرد تک کے علاقہ کے واسطے بیس لاکھ درہم دینا کئے۔ اور بعض کے نزدیک صرف دس لاکھ دینا کئے تھے۔ یہ جزیہ اوس مقدار کے سوا تھا جو وہ شاہان کسریٰ کو دیا کرتے تھے۔ یہان اس ملک مین خالد نے اپنے عمال (کارپردازان مال) اور مسالح (سرحدی فوجی متعینین اور کوتوالی پولس کے آدمی) بھیجدئے۔ اور ضرار بن الازور اور ضرار بن الخطاب اور قعقاع بن عمرو اور مثنی بن حارثہ اور عتیبہ بن النہاس کو روانہ کیا۔ یہ لوگ جا کر سیب مین فروکش ہوئے خالد کی ماتحتی مین یہی لوگ اون کے امرائے ثغور تھے۔ اور سرحدون کی نگرانی کرتے تھے۔ خالد نے اونہین حکم دیدیا تھا کہ دشمن کے ملک مین جا کر تاخت و تاراج کرین۔ چنانچہ اونہون نے آگے دجلہ کے کنارون تک بڑھکر ملک کو لوٹا کھسوٹا اور خوب غارت کیا۔

۹۳ خالد کا خط اہل فارس کو اور فرخ زاد کا کارپرداز مقرر ہونا

پھر خالد نے فارس والون کے پاس ایک خط

لکھہ کر بھیجا۔ اوسمین اون کو لکھا۔ کہ یا تو تم اسلام لاؤ۔ ورنہ جزیہ دو۔ اگر یہ دو باتین تم نے مان لین تو بہتر ہے۔ نہین تو لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اسوقت عجم والے مضطرب الحال ہو رہے تھے۔ اردشیر مر گیا تھا۔ اور اونکی رائے متفرق ہو رہی تھی تاہم اونہون نے بہمن جادویہ وغیرہ کو بہر سیر مین بھیجا۔ تاکہ یہ اون کے پیش خیمہ کا کام دے۔

اور خالد نے پچاس دن برابر اس ملک سے خراج وصول کیا۔ اور مسلمانون کو لے لے کر دیا۔ اسوقت دجلہ اور حیرہ کے درمیان اہل فارس کی حکومت اٹھہ گئی تھی۔ اور اردشیر کی موت کے باعث اون کا کچھہ انتظام درست نہ رہا تھا۔ مگر اسپر بھی وہ خالد کی لڑائی کے واسطے تیاریان کر رہے تھے۔ اور خالد حیرہ مین مقیم تھے۔

اور فارس والونکا یہ حال ہو رہا تھا۔ کہ کسی کو بادشاہ بناتے تھے اور کسی کو معزول کرتے تھے۔ وجہ اسکی یہ تھی۔ کہ شیرا ابن کسری نے اون سب لوگون کو قتل کر دیا تھا جو نوشیروان کی نسل سے ہونے کا دعوی کرتے تھے۔ اور فارس والون نے اس کے بعد اوس کے بیٹے اردشیر بعد رہے سہے لوگون کو بھی مار ڈالا تھا جو نوشیروان سے لیکر بہرام گور تک کسی کی اولاد مین تھے۔ اس لئے فارس والون کے پاس کوئی شخص شاہی نسل کا ایسا باقی ہی نہ رہا تھا کہ جس پر اون کو اتفاق ہوتا۔ اور اوس کو بادشاہ بنا کر وہ ایک جگہہ اکٹھے ہوتے۔

جب یہ خالد کا خط اون کے پاس پہونچا۔ تو شاہی خاندان کی عورتون نے مشورہ کیا۔ اور فرخ زادبن بندوان سردھرا اوسوقت تک بنایا گیا۔ کہ کوئی شاہی خاندان کا لایق آدمی ملجائے اور اوسے لوگ بادشاہ تسلیم کرلین۔

۹۴ جریر بن عبداللہ البجلی کا خالد کے پاس آنا

پھر جب یہ فتح ہوگیا۔ تو جریر بن عبداللہ البجلی خالد کے پاس آئے ان کے آنے کا سبب یہ تھا۔ کہ وہ خالد بن سعید بن العاص کے پاس شام مین تھے۔ اونہون نے خالد سے اجازت لی۔ کہ وہ ابوبکر کے پاس جائین اور اون سے اجازت لے کر اپنی قوم کو اون کے لئے جمع کرین اونکی قوم جگہہ جگہہ عرب مین متفرق ہو رہی تھی۔ پھر وہ اذن حاصل کر کے حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور اون سے اس باب مین ذکر کیا۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اجازت کا وعدہ بھی فرمایا تھا۔ اور اس کے گواہ بھی پیش کئے۔ حضرت ابوبکر یہ سن کر بہت ناراض ہوے اور کہا تم یہ نہین دیکھتے کہ ہم کس کام مین پھنسے ہوے ہین۔ مسلمان تو فارس اور روم کے مقابلہ مین امداد کی دہائیان دے رہے ہین۔ اور تم مجھ سے وہ باتین کرانا چاہتے ہو کہ جس کی ضرورت نہین ہے۔ اور جو کچھہ اسوقت مفید نہین ہین۔ اور اون سے کہا۔ کہ خالد بن الولید کے پاس تم چلے جاؤ۔ اس لئے وہ فتح حیرہ کے بعد اون کے پاس گئے اسوقت تک وہ عراق مین نہین آئے تھے۔ اور خالد کے ساتھہ مرتدین کی لڑائیون مین شریک ہوئے تھے۔

انبار کی فتح

۹۵ انبار کا محاصرہ اور شیرزاد کا قلعہ خالی کرنا اور انبار اور کلواذی کی فتح۔

پھر اس جگہہ سے خالد نے بانتظام تمام آگے انبار کو کوچ کیا۔ اسے انبار اس سبب سے کہتے ہین۔ کہ اس مقام پر اہل فارس کے غلہ کے انبار لگے رہا کرتے تھے۔ اسوقت خالد کے مقدمہ پر اقرع بن حابس تھے۔ جب وہ انبار مین پہونچے تو اوس کے گرد پھر کر لڑائی کے مواقع دیکھے بھالے اور پھر لڑائی شروع کی۔ اونہین لڑائی کا ایک شوق تھا

بغیر لڑائی صبر نہ آتا تھا۔ اپنے تیر اندازون سے اونہون نے کہا۔ کہ تیر دشمنون کی آنکھون مین مارو۔ چنانچہ اونہون نے ایک باڑ ماری۔ اور اسی طرح متواتر باڑین مارے چلے گئے۔ جس سے دشمنون کی کوئی ہزار آنکھین ضائع کردین۔ اسواسطے اس لڑائی کا نام جنگ ذات العیون پڑ گیا ہے۔ یہان انبار کے اندر جو فوج تھی اوسکا سردار شیرزاد تھا۔ جو ساباط کا مالک تھا۔ جب اوس نے یہ نقصان دیکھا۔ تو اوسنے صلح کی درخواست کی۔ مگر کچھ ایسی شرطین کین۔ کہ جنہین خالد نے منظور نہ کیا۔ اور اون کے قاصد کو واپس کردیا۔ اور جو اپنے لشکر مین کمزور اونٹ تھے اونہین ذبح کرکے خندق مین ڈالا۔ اور اونکی لاشون کا پل بناکے اوس سے پار ہوگئے۔ اور مسلمان اور کفار دونو خندق مین جمع ہوگئے۔ اس سے شیرزاد مجبور ہوا۔ اور جو بات خالد چاہتے تھے اوسے منظور کرکے صلح کی درخواست کی۔ اور اس شرط پر صلح ہوئی۔ کہ جریدہ قلعہ سے لوگ نکل جائین اور کچھ مال و اسباب ساتھ نہ لیجائین۔ پھر شیرزاد انبار سے نکلکر بہمن جادویہ کے پاس چلا گیا۔ اور انبار کے گردونواح کے لوگون نے اور کلواذی کے باشندون نے خالد کی اطاعت اختیار کرلی۔

عین التمر کی فتح

۹۶ خالد کی روانگی عین التمر کو اور عقہ کا مہران سے خالد کی لڑائی کی اجازت لینا۔

جب خالد انبار سے فارغ ہوگئے۔ تو وہان کا امیر زبرقان بن بدر کو مقرر کیا۔ اور خود عین التمر کی جانب کوچ کیا۔ یہان مہران بن بہرام چوبین عجمیون کی ایک بڑی زبردست فوج لئے پڑا تھا۔ اور اوس کے سوا عقہ بن ابی عقہ قبائل نمر اور تغلب اور ایاد وغیرہ کے عرب بھی

اکہٹے کرکے اوس کا شریک ہوگیا تھا۔

جب اونہون نے سنا کہ خالد آرہے ہین۔ تو عقبہ نے مہران سے کہا کہ عرب ہی عربون کی لڑائی کو خوب جانتے ہین۔ تو ہمین چھوڑ دے۔ ہم خالد سے بھگت لین گے۔ مہران نے کہا تو سچ کہتا ہے تمہین لوگ عربون کی لڑائی کو خوب جانتے ہو۔ اور عجمیون سے لڑنے مین بھی تم ہمارے برابر ہو یہ اوس نے عقبہ کو دہوکا دیا۔ اور اوسے لڑوا کر دشمن سے اپنی حفاظت کی۔ اور کہا کہ اگر تم کو ضرورت پڑیگی تو ہم تمہین مدد دین گے۔ اسپر اوس کے دوستون نے اوسکو ملامت کی۔ کہ تو نے ایسی حقارت کی بات کیون کہی۔ اوس نے کہا کہ تمہارے بادشاہون کے قتل سے ہم پر ایک مصیبت عظیم پڑ رہی ہے اور ہم اسوقت کمزور ہو رہے ہین۔ حدود کی نگرانی کے لئے کوئی نہین ہے۔ اس لئے مین نے اون سے اپنا بچاؤ کیا ہے۔ اگر خالد پر اونکی فتح ہوگئی تو وہ تمہاری فتح ہوگی۔ اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو اون کے نقصان سے تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ ہم خود پھر اون سے لڑین گے اور اسوقت اون پر قوی ہون گے۔ اس بات کو اوس کی سب مان گئے۔ اور اوسکی دانائی کی تعریف و تحسین کرنے لگے۔

۹۷ عین التمر کی فتح اور عقبہ کا قتل اور سیرین نصیر اور حسران۔

پھر عقبہ خالد کی طرف کو بڑھا۔ اور فریقین ایک دوسرے کے مقابل ہوے خالد بذات خاص میدان مین نکلے۔ اور عقبہ کے اوپر چلے۔ وہ اسوقت اپنے صفوف کو آراستہ کر رہا تھا انہون نے جاکر اوسے کو لیا مین پکڑ لیا۔ اور گرفتار کر لیا۔ اس سے اوس کا لشکر بغیر جدال و قتال کے بھاگ گیا۔ اور کثرت سے لوگ گرفتار ہو گئے۔ یہ خبر مہران کو پہونچی

تو وہ بھی اپنے لشکر کو لیکر بھاگا۔ اور قلعہ عین التمر کو خالی کر گیا۔ لیکن جب یہ عقہ کے ساتھی بھگوڑے وہان پہونچے۔ تو اونہون نے اوس قلعہ مین پناہ لی۔ خالد نے اونکا محاصرہ کیا۔ اس پر قلعہ والون نے امن چاہی۔ مگر خالد نے امن دینے سے انکار کیا۔ آخر وہ لوگ بلا شرائط اونکی خدمت مین حاضر ہوے۔ اور گرفتار کئے گئے اور عقہ کو قتل کر دیا گیا۔ پھر خالد نے اون سب کو بھی قتل کرا دیا۔ اور جو لوگ قلعہ مین باقی تھے اونہین لونڈی غلام بنا لیا۔ اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔

یہان خالد نے دیکھا۔ کہ اون کے معابد مین چالیس لڑکے انجیل پڑہتے ہین اونہین اونہون نے پکڑوا لیا۔ اور اون لوگون کو دیدیا۔ جنہون نے لڑائی مین بڑی جانفشانی کی تھی۔ انہین لڑکون مین سیرین محمد کا باپ اور نصیر موسی کا باپ اور حمران حضرت عثمان کا مولی تھا۔

پھر خالد نے اسکی خبر اور نیز خمس مال حضرت ابو بکر کی خدمت مین بہیجا۔ اس لڑائی مین عمیر بن رباب السہمی مارے گئے۔ جو حبشہ کے مہاجرین مین سے تھے۔ اور بشر بن سعد الانصاری نعمان کے والد بھی یہان اپنی موت مر گئے۔ اور عمیر کی قبر کے برابر مدفون ہوے۔

دومۃ الجندل کا واقعہ

۹۸ عیاض کا خالد سے مدد مانگنا اور خالد کا دومۃ الجندل کو جاکر فتح کرنا۔

جب خالد عین التمر سے فارغ ہوے۔ تو اون کے پاس عیاض بن غنم کا خط آیا۔ اور اونہون نے مشرکین کے مقابلہ مین خالد سے مدد مانگی۔ اسواسطے خالد اونکی طرف روانہ ہوے۔ وہان معلوم ہوا۔ کہ عیاض کے مقابلہ مین بہرا اور کلب اور غسان اور تنوخ اور ضجاعم کے

آدمی بکثرت جمع ہین - دومہ کے اسوقت دو رئیس تھے - ایک تو اکیدر بن عبد الملک تھا اور دوسرا جودی بن ربیعہ تھا -

ان مین سے اکیدر کی تو یہ رائے تھی - کہ خالد سے لڑائی نہ کیجائے - اور کہتا تھا کہ اون سے صلح کیجائے - اوسے اونکی لڑائی سے خوف تھا - مگر اونہون نے اوسکی بات نہ مانی - اسواسطے وہ اون کے پاس سے چلدیا - اس کا حال کہین خالد کو معلوم ہوگیا - اونہون نے کچھہ آدمی اوسکی گرفتاری کے واسطے بہیجے - اور وہ گرفتار ہوکر آیا - پہر خالد نے اوسے قتل کرادیا - اور جو مال و اسباب اوس کے ساتھہ تھا اوسے لے لیا -

اور پھر آگے بڑہ کر دومۃ الجندل کے پاس خیمہ ڈالے - اور پھر ایک طرف آپ ہوے - اور دوسری طرف عیاض بن غنم کو گیا - پھر جب یہ لوگ اتر کر پڑے - تو جودی اپنے آدمیون کو لیکر نکلا - اور عربون کو لیکر اونکی لڑائی کے لئے آمادہ ہوا اور دوسری طرف سے اونکی فوج عیاض بن غنم کے مقابلہ کو چلی - عیاض سے اوسنے لڑائی ہوئی اور عیاض نے اونہین پسپا کردیا - ادہر سے خالد نے اپنے مقابلون کو بھی شکست دیدی اور جودی کو گرفتار کرلیا - اور اوس کے ساتھی حصن مین جاکر پناہ گیر ہوے - اور جب قلعہ بھر گیا - تو اونہون نے اپنے بقیہ لوگون کو قلعہ کے باہر چھوڑ کر دروازہ بند کرلیا - اسواسطے جو لوگ باقی باہر رہ گئے اونہین خالد نے پکڑ کر قتل کرادیا - اور اون کے مقتولون کی لاشون سے حصن کا دروازہ بند ہوگیا پھر جودی کو بھی مروادیا - اور جو اور قیدی تھے اونہین بھی قتل کردیا صرف کلب کے قیدی رہ گئے - اونہین خالد کے ہمراہی بنی تمیم نے کہا - کہ ہم پناہ دیتے ہین - یہ لوگ

نبی تمیم کے حلیف تھے۔ اسواسطے خالد نے اونہین چھوڑ دیا۔

پھر خالد نے دشمنون سے قلعہ زبردستی چھین لیا۔ اور لڑائی لڑنے والے آدمیون کو قتل کر کے باقی بال بچون کو پکڑ لیا۔ اور اونہین فروخت کر ڈالا۔ اور اس فوج مین سے خالد نے جودی کی دختر کو مول لے لیا۔ جو بڑی حسین مشہور تھی۔

۹۹ زرمہر اور روزبہ فارسیون اور ہذیل اور ربیعہ عربون کا خالد کے برخلاف اٹھنا

پھر خالد دومۃ الجندل مین قیام پذیر ہوے۔ اور آگے نہ بڑھے۔ اس سے عجمیون نے کچھ ہمت کی۔ اور چونکہ عقہ کے مارے جانیکے سبب سے جزیرہ کے عرب بھی خالد سے ناراض ہو رہے تھے اونہون نے بھی عجمیون سے پیغام سلام کئے۔ اسواسطے زرمہر اور روزبہ انبار کے ارادہ سے نکلے۔ اور حصید یا خنافس مقامات مین ملنے کا وعدہ کیا۔ جب یہ بات قعقاع بن عمرو نے جو حیرہ پر خالد کے خلیفہ تھے سنی تو اونہون نے اعبد بن فدکی کو حصید کی طرف روانہ کیا۔ اور عروۃ بن الجعد البارقی کو خنافس پر بھیجدیا۔ کہ ان دونو مقامات کی وہ حفاظت کرین۔ یہ دونو حصید اور خنافس کی طرف گئے۔ اور جاکر ایسے مقام پر ٹھہرے کہ جس کے ایک طرف حصید و خنافس تھے اور دوسری طرف سبزہ زار زمین تھی۔

اسوقت خالد بھی حیرہ کو لوٹے۔ اونکا ارادہ تھا کہ مدائن والون سے چھیڑ چھاڑ کرین۔ اور اونکا استیصال کر دین مگر اونہون نے یہ حال سنا تو اونہون نے حضرت ابوبکر کی مخالفت کے اندیشہ سے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

پھر قعقاع بن عمرو اور ابولیلی بن فدکی بطور یلغار کے زرمہر اور روزبہ کی طرف چلے ادہر خالد کے پاس خبر آئی۔ کہ ہذیل بن عمران نے مضیح مین آکر ڈیرہ ڈالے ہین۔

اور ربیعہ بن بجیر تغلبی اور بشر بن آکر قیام کیا ہے۔ اور عقہ کے سبب سے وہ مسلمانون کی مخالفت پر آمادہ ہین اور زرمہر اور روزبہ کی مدد کو جا رہے ہین۔ اسواسطے خالد نکلے۔ اور قعقاع اور ابولیلی بھی چلے۔ اور خالد آگے بڑہ کر ان دونو سے عین کے مقام مین آکر مل گئے۔ اور قعقاع کو حصید کی طرف اور ابولیلی کو خنافس کی طرف روانہ کیا۔

جنگ حصید و خنافس

۱۰۰ زرمہر اور روزبہ کا قتل اور حصید و خنافس پر مسلمانون کا قبضہ۔

قعقاع خالد کے اشارہ کے بموجب روانہ ہوے اور حصید کی طرف پہونچے۔ وہان روزبہ اور زرمہر جا کر اکٹھے ہو گئے۔ اس سے فریقین کا مقابلہ حصید مین ہوا اور عجمی بہت کثرت سے مارے گئے۔ اور قعقاع نے زرمہر کو مار ڈالا۔ اور عصمہ بن عبداللہ نے جو بنی الحارث بن طریف الضبی مین سے تھا روزبہ کو مار ڈالا۔ عصمہ بررہ مین سے تھا۔ بررہ اوس فخذ کو کہتے ہین جو سب کا سب ہجرت کر گیا ہو۔ اور خیرہ اوس قوم کو کہتے ہین جو اپنے بطن کے پاس سے چلی گئی ہو۔

یہان حصید مین جو کچہہ تھا وہ مسلمانون نے سب لوٹ لیا۔ اور عجمی خنافس کو بھاگ گئے۔ اور ابولیلی بھی اپنے ہمراہیون کو لے کر اون کے تعاقب مین خنافس کو گیا۔ وہان ایک شخص اہل فارس کا مہبوذان نام لشکر لئے پڑا تھا۔ جب اوس نے معلوم کیا کہ یہ لوگ ادہر آرہے ہین تو وہ بھی وہان سے ہذیل بن عمران کی طرف بھاگ گیا۔

جنگ مضیح

۱۰۱ خالد کا حملہ ہذیل پر اور عبدالعزی اور حرقوص کا قتل اور حضرت عمر کی ناراضی خالد سے

جب یہ خبر خالد کو پہونچی۔ کہ حصید والون پر فتح حاصل ہوگئی اور خنافس والے بھاگ گئے۔ تو اونہون نے قعقاع اور ابولیلی اور عبد اور عروہ کو خط لکھہ کر بھیجا۔ اور کہا کہ فلان روز فلان ساعت تم کو مضیح مین پہونچنا چاہیئے۔ اور مین بھی اوسی وقت وہان آجاونگا اور خالد عین سے نکلے۔ اور اونکی طرف کو روانہ ہوے۔ اور اپنے موعودہ روز اور ساعت پر وہان پہونچے اور سب اوس جگہہ جمع ہوگئے۔ اور سب نے ملکر ہذیل پر تاخت کی۔ وہ تو اسوقت خواب غفلت مین سرشار اور نیند مین سو رہے تھے۔ کہ مسلمان تین طرف سے اون پر جا پہونچے۔ اور اون کو قتل کرنا شروع کردیا۔ اور اتنا قتل کیا کہ اون مین صرف ہذیل چند آدمیون کو لیکر نکل گیا۔ باقی سب لوگ مارے گئے ہذیل کے ساتھہ عبدالعزی بن ابی رہم جو اوس مناۃ کا بھائی تھا اور لبید بن جریر بھی تھے یہ دونو آدمی مسلمان ہوگئے تھے۔ اور اون کے پاس حضرت ابوبکر کا نوشتہ بھی تھا کہ یہ مسلمان ہین۔ یہ بھی لڑائی مین مارے گئے۔ پھر یہ خبر اور عبدالعزی کا یہ قول حضرت ابوبکر کے پاس پہونچا۔

اقول اذ اطرق الصباح بغارۃ		سبحانک اللھم رب محمد

جس وقت وہ خالد صبح کے تڑکے مین غارت کے لئے آیا تو مین کہہ رہا تھا کہ اے محمد کے پروردگار تو سبحان اور پاک ہے

سبحان ربی لا الہ غیرہ		رب البلاد ورب من یتورد

وہ میرا پروردگار پاک ہے اور اوس کے سوا کوئی معبود نہین وہی شہرون ملکون کا اور اون لوگون کا پروردگار ہے جو جو شہر مین کم کم آتے رہتے ہین

یہ سن کر حضرت ابو بکر نے اون دونو کی دیت دی - اور اون کی اولاد کے ساتھہ بحسن سلوک پیش آئے - مگر ان دونو کے قتل پر اور مالک بن نویرہ کے قتل پر حضرت عمر خالد سے ناراض رہا کرتے تھے - اور اونکی شکایت کرتے تھے حضرت ابو بکر کہتے تھے - کہ جو لوگ مشرکین سے لڑا کرتے ہین اونہین ایسے ہی اتفاق پیش آجایا کرتے ہین - (واقعی یہ بات صحیح تھی - لڑائی اور کشت وخون مین اس قسم کا کوئی واقعہ اگر پیش آجائے تو کوئی تعجب کی بات نہین ہے - ایسی لڑائیون مین اس قدر باریک بینی انسان کے قابو سے باہر ہے - مگر حضرت عمر دینداری کے جوش مین اس کو بھی قابل مواخذہ سمجھتے تھے - لیکن آخر کو اونہین ثابت ہوگیا کہ خالد اس بارہ مین بے قصور ہین)

حرقوص بن النعمان بن النمر نے ان دونو کو نصیحت کی تھی - اور اونکو ایسی باتین بتائی تھین کہ یہ حادثہ اون پر نہ ہوتا - مگر اونہون نے اوسکی نصیحت نہ سنی اور اپنی بی بی اور بچون کے ساتھہ شراب پینے لگا - اور کہا کہ ایسی شراب پلاؤ جو رخصت کے وقت پلائی جاتی ہے - یہ خالد ہے جو مقام عین مین پڑا ہوا ہے - اور اوسکا لشکر حصید مین ہے - پھر کہا -

الا فاسقیانی قبل خیل ابی بکر	لعل منایانا قریب ولا ندری

بھلا تم دونو مجھے شراب اوس سے پہلے پلا دو - کہ ابو بکر کے سوار یہان آجائین شاید ایسا ہو ہماری موت قریب آگئی ہو اور ہمین معلوم بھی نہ ہو

پھر عبد العزی کا سر اڑا دیا گیا - اور اوس طشت مین آکر گرا جسمین شراب رکھی تھی - پھر اونہون نے اوسکی اولاد کو بھی قتل کیا - اور اوسکی بیٹیون کو پکڑ لیا -

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ عبدالعزی کا اور حرقوص کا قتل اور یہ لڑائی اور ثنی کی لڑائی اوسوقت ہوئی ہے کہ جب خالد بن الولید عراق سے شام کی طرف جارہے تھے۔ جس کا ذکر آیندہ آتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ثنی اور میل کی لڑائی

۱۰۲ خالد کا ربیعہ اور عتاب پر شب خون مارنا اور ثنے اور زمیل پر قبضہ۔

اور ربیعہ بن بجیر التغلبی اسوقت ثنے اور بشر مین جسے زمیل بھی کہتے ہین موجود تھا۔ اور یہ دونو مقام مصافہ کی مشرق مین ہین۔ یہ لڑائی کے واسطے عقہ کے مارے جانیکی وجہ سے اٹھا تھا اور روزبہ اور زرمہر اور ہذیل سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔

پھر جب مضیح کی فتح ہوگئی۔ تو خالد نے قعقاع اور ابولیلی کو ایک معین روز پر ربیعہ پر چھاپا مارنے کا حکم دیا۔ اور خود بھی اوس روز وہان پہونچنے کا وعدہ کیا۔ اور اون سے کہا کہ فوراً وہان پہونچو مین بھی آتا ہون۔ چنانچہ خالد مضیح سے روانہ ہوے اور وہ اور اون کے رفیق ثنی مین جاکر جمع ہوے اور تین طرف سے دشمنون پر چھاپا مارا۔ اور تلوار پکڑی۔ اور ایسا قتل کیا کہ اونمین سے کوئی خبر دینے والا بھی باقی نہ چھوڑا۔ اور سب مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور ذراری کو لونڈی غلام بنا لیا اور حضرت ابوبکر کے پاس یہ خبر مع خمس مال غنیمت کے بھیجی۔

ان سبایا مین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ربیعہ بن بجیر التغلبی کی بیٹی کو مول لے لیا۔ اور اوسکے پیٹ سے اون کے بچے عمر اور رقیہ پیدا ہوے۔

ادہر جب خالد کے سامنے سے ہذیل مقام مضیح سے بھاگ کر گیا تھا۔ تو وہ جاکر بشر بن عتاب بن فلان سے مل گیا تھا۔ جس کے پاس ایک زبردست لشکر موجود تھا۔ خالد نے قبل اس کے کہ اون کو ربیعہ کی خبر پہونچے بشر مین دشمنون پر تین طرف سے چھاپا مارا۔ اور نہایت کثرت سے دشمنون کو قتل کر ڈالا کہ ایسا پہلے کبھی نہین مارا تھا اور مال غنیمت لوٹ کر آپس مین تقسیم کر لیا۔ اور خمس حضرت ابوبکر کی خدمت مین بھیجدیا۔

پھر خالد بشر سے رضاب کو روانہ ہوے۔ جہان ہلال بن عقہ پڑا ہوا تھا۔ اسواسطے اوس کے ساتھی متفرق ہو گئے۔ اور ہلال وہان سے چلدیا۔ کہ جس سے خالد سے لڑائی نہین ہوئی۔

جنگ فراض

۱۰۳ھ خالد کا حملہ رومیون پر اور رومیون فارسیون پر غلب پانا اور نمر کا اون سے لڑنا اور مسلمانون کی فتح۔

پھر خالد رضاب سے فراض کی طرف روانہ ہوے (فراض کے معنی گہاٹ کے ہین۔ مگر یہان ایک مقام کا نام پڑ گیا ہے) جو حدود شام عراق اور جزیرہ پر واقع ہے۔ اور وہان پہونچکر رمضان کے روزہ موقوف کر دیے کیونکہ اسوقت علے الاتصال غزوات ہو رہے تھے۔ اور دشمنون سے ہر روز چھیڑ چھاڑ اور مار دھاڑ رہا کرتی تھی۔

رومیون سے اب تک چونکہ کچھ چھیڑ چھاڑ نہین ہوئی تھی اس لئے خالد کا ادہر آنا ادہر نہین بڑا ناگوار گزرا۔ اور اونہون نے فارس کی سرحدی فوج سے استغاثہ کی

فارس والے بھی اونکی اعانت کو موجود ہو گئے۔ اور تغلب اور ایاد اور نمر قبائل کے عرب بھی اون کے ساتھ جمع ہو گئے۔ اور یہ سب ملکر خالد کی طرف روانہ ہوے

جب وہ لوگ دریاے فرات کے کنارہ پہونچے۔ اور دیکھا کہ خالد دوسرے کنارہ پر پڑے ہین۔ تو اونہون نے مسلمانون سے کہلا بھیجا۔ کہ یا تو تم دریا سے اُتر کر لڑنے کو آؤ۔ یا ہم آتے ہین۔ خالد نے کہا۔ اچھا تم ہی آؤ۔ اونہون نے کہا۔ تو تم ایک طرف ہو جاؤ کہ ہم دریا سے اتر کر آئین۔ خالد نے کہا یہ تو نہین ہو سکتا کہ مین اپنے مقام سے ہٹ جاؤن۔ ہان یہ ہو سکتا ہے کہ تم کسی طرف پیچھے کو جاؤ۔ اور وہان سے اُتر آؤ اس لئے وہ پائین کی طرف گئے اور وہان سے دریا عبور کر کے آئے۔ لیکن جب خالد کے لشکر کو دیکھا تو اونکی آنکھین کھل گئین۔ اور دشمنون کے دلون مین خالد کی دہاک بیٹھ گئی۔

پھر رومیون نے کہا۔ کہ آپس مین ہر ایک شخص کو دیکھتے رہو۔ کہ کون میدان مین جم کر لڑتا ہے اور کون ہم مین سے بھاگتا ہے۔ اس سے یہ مقصود تھا کہ لوگون کو لڑائی مین جرات ہو۔ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ اور نہایت سخت لڑائی ہوئی۔ اور رومی اور اون کے رفیق بھاگے۔ اور خالد نے مسلمانون کو حکم دیا۔ کہ قتل سے دست کشی نہ کرین۔ جہانتک ہو سکے مشرکین کو مارے جائین چنانچہ میدان جنگ مین اور تعاقب مین کوئی ایک لاکھ آدمی دشمنون کا مارا گیا (افسوس کہ ان لڑائیون کا حال نہایت ہی اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ورنہ وہ لڑائیان کہ جن مین ایک ایک لاکھ آدمی دشمن کے مارے جائین بڑی تفصیل کے لائق تھین۔ اور اگر ایک ایک لڑائی کے لئے ایک ایک

مستقل کتاب نہ ہوتی تو دو چار جزو تو ہونا سخت ضرور تھے)

پھر خالد فراض مین دس روز ٹھہرے رہے۔ پھر ۲۶ ذیقعدہ کو وہان سے حیرہ کی طرف واپسی کا حکم دیدیا اور شجر بن الاخر کو چنداول پر مقرر کیا۔ اور مشہور کیا کہ چنداول پر خود خالد ہین۔ تاکہ پیچھے سے دشمن کہین آکر نہ ستاوین

حضرت خالد کا حج کرنا

۱۰۴ خالد کا حضرت ابوبکر کی بلا اجازت حج کرنا اور اصحاب ذات السلاسل۔

پھر فراض سے خالد چپکے کرکے حج کو چلے۔ اور صرف چند اصحاب کو اپنے ہمراہ لیا۔ اور راستہ مین بچتے ہوے گھومتے گھماتے روانہ ہوے۔ اور مکہ گئے وہان حج کیا اور لوٹ کر اپنے لشکر کو چلدیے۔ اسوقت لشکریون نے اونکی خبر چھپا رکھی اور اسوقت تک یہ حال کسی سے نہ کہا۔ کہ وہ اور اون کے چنداول کا امیر دونو ساتھ ساتھ لشکر مین نہ آگئے۔ اسوقت جب خالد اور اون کے اصحاب لشکر مین پہونچے ہین۔ تو اون کے بال منڈے ہوے تھے۔ اسوقت تک کسی کو نہ معلوم تھا کہ وہ حج کو گئے ہین۔ صرف چند آدمی جو اون کے خواص مین سے تھے اس بات کو جانتے تھے۔ اور حضرت ابوبکر کو بھی اسکی خبر نہ تھی۔ جب وہ لوٹ کر لشکر مین پہونچ گئے ہین تب یہ بات حضرت ابوبکر کو معلوم ہوئی ہے۔ اس سے حضرت ابوبکر اون سے بہت ناراض ہوے اور اونہون نے اون کو یہ سزا دی۔ کہ اونہین عراق سے شام کو بھیجدیا اور حکم دیا کہ یرموک مین مسلمانون کی مدد کو جائین۔ جب کبھی حضرت علی کے زمانہ مین حضرت معاویہ کی طرف سے کوئی بات

عراق والون کی نسبت ہوتی تو وہ اپنے آپ کو اصحاب ذات السلاسل کہا کرتے تھے اور یہ لفظ انہین لوگون کی نسبت استعمال کرتے جو واقعہ ذات السلاسل اور واقعہ فراض کے درمیان لڑائیون مین شامل رہے تھے۔ اور اسکے بعد کی لڑائیون مین جو شامل تھے۔ اونکی نسبت اسکا اطلاق نہین کرتے تھے۔ اور انہین حقیر جانتے تھے۔

۱۰۵ سوق بغداد اور مسکن اور قطربل اور تل عقرقوف اور بادوریا پر تاخت

اور خالد بن الولید نے سوق بغداد پر تاخت کی۔ اور مثنی کو بھی بھیجا۔ جنہون نے ایک بازار کو جا کر لوٹا جہان قضاعہ اور ابوبکر کے لوگ جمع تھے۔ اور نیز انہون نے مسکن اور قطربل اور تل عقرقوف کو بھی جا کر لوٹا۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔

وَالْمُثَنّٰی بِالْعَالِ مَعْرَکَۃٌ	شَاهَدَهَا مِنْ قَبِیْلَهٖ بَشَرُ

عال مین مثنے کے ساتھ دشمنون سے لڑائی ہوئی جسے اون کے قبیلہ کے بہت لوگون نے شاہدہ کیا

کَتِیْبَۃٌ اُفْزِعَتْ بِوَقْعَتِهَا	کِسْرٰی وَکَادَ الْاِیْوَانُ یَنْفَطِرُ

اون کی فوج ایسی تھی۔ کہ جس کے وقعت سے کسری گھبرا اوٹھا۔ اور اوس کا دیوان پھٹنے کے قریب ہوگیا

وَشَجَعَ الْمُسْلِمِیْنَ اِذْ حَذِرُوْا	وَفْصُ وَفِی الْمَحَارِبِ الْعِبَرُ

اور مثنی نے جس وقت مسلمانون کو اندیشہ ہوا تھا اوس وقت عبرت لائی۔ محارب کے گردش اور پھیر پھار مین عبرتین اور تصحیحین ہوا کرتی ہے

سَهَّلَ نَهْجَ السَّبِیْلِ فَاقْتَفَرُوْا	آثَارَهُ وَالْاُمُوْرُ تُقْتَفَرُ

حضرت مثنے نے فتوحات ایران کا راستہ ہموار کردیا اور مسلمانون نے اون کے طریق کی پیروی کی سچ ہے امور کی سطح نمایان اور اقتفا بلکہ کرائے ہے

عال سے شاعر کی مراد انبار اور مسکن اور قطربل اور بادوریا ہے۔

۱۰۶ متفرق حوادث

اسی سنہ مین حضرت عمر نے عاتکہ بنت زید سے نکاح کیا۔ اور اسی سنہ کے ذی الحجہ مہینے مین ابوالعاص بن الربیع مر گئے۔

اور زبیر کو وصیت کر گئے۔ اور حضرت علی نے اونکی بیٹی امامہ سے نکاح کیا۔ جو بی بی زینت بنت رسول اللہ کی بیٹی تھین۔ اور اسی سنہ مین بعض لوگ کہتے ہین حضرت عمر نے اپنے مولی اسلم کو مول لیا تھا۔ اور لوگون کے ساتھ حضرت ابوبکر اس سال حج کو گئے تھے۔ اور مدینہ پر حضرت عثمان بن عفان کو خلیفہ کر گئے تھے۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت عمر یا عبدالرحمن بن عوف لوگون کے ساتھ حج کو گئے تھے۔ اسی سنہ مین ابو مرثد الغنوی بھی مرے تھے جو بدری تھے۔ اور اونکا بیٹا مرثد بن ابی مرثد رجیع مین مارا گیا تھا۔ اور وہ بھی بدری تھا۔

سنہ ۱۳ ہجری

فتوح الشام کا بیان

۱۰۷ خالد بن سعید کا شام کی طرف روانہ ہونا

کہتے ہین کہ سنہ ۱۳ ہجری مین حضرت ابوبکر نے اوسوقت کہ جب حج سے لوٹ کر آئے ہین لشکر شام کی طرف بھیجا ہے۔ چنانچہ اونہون نے سب سے اول خالد بن سعید بن العاص کو ادھر روانہ کیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ خالد بن ولید کو اوسیوقت بھیجا تھا۔ کہ جب خالد بن سعید کو عراق کی طرف روانہ کیا تھا۔ سب سے اول جو لوا شام کی طرف کھڑا کیا گیا وہ خالد بن سعید کا ہی لوا ہے مگر ان کے جانے سے قبل ہی اونہین معزول کر دیا تھا۔ اون کی معزولی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ وہ حضرت ابوبکر کی بیعت مین دو مہینے تک خاموش رہے تھے۔

اور علی بن ابی طالب اور عثمان بن عفان سے ملکر کہا تھا۔ ابو الحسن اور بنی عبد مناف تم ان لوگون سے دب گئے۔ اور خلافت تم نے اپنے ہاتھون سے نکل جانے دی علی نے کہا۔ کہ تو اسے دبنا دبانا کہتا ہے یا خلافت سیبہتا ہے (یعنی ایسی باتونکا ذکر نہ کر) اس سے ابو بکر تو کچھ ناراض نہ ہوے مگر عمر کو اس پر اون سے رنج ہو گیا اور جب ابو بکر نے اونہین والی مقرر کیا۔ تو عمر ہمیشہ اون کے برخلاف حضرت ابو بکر سے شکایت کرتے رہے۔ جس سے آخر کار اونہون نے اونہین امارت سے معزول کر دیا۔ اور تیما کے مقام پر مسلمانون کی تائید ی فوج پر بھجوا دیا۔ اور اونکو حکم دیا۔ کہ وہان سے بلا اجازت کہین کو حرکت نہ کرین اور مرتدین کے سوا اور جو عرب ملین اونہین فراہم کرین۔ اور صرف اوسی شخص سے لڑین جو اون سے لڑے۔ اس طرح پر خالد بن سعید کے پاس بہت فوج جمع ہو گئی۔

۱۰۸ خالد بن سعید کا شام کے عربون کو متفرق کرنا اور بانان سے لڑنا۔

پھر خالد بن سعید کی خبر رومیون کو پھونچی۔ اور اونہون نے شام کے دیہاتی عربون کو جو بہر اسلیح غسان کلب لخم اور جذام قبائل سے تھے اکٹھا کیا۔ اسکا حال خالد بن سعید نے حضرت ابو بکر کو لکھکر بھیجا۔ ابو بکر نے اونہین لکھا۔ کہ آگے کو بڑہین۔ مگر احتیاط کے ساتھ۔ خالد اونکی طرف چلے۔ اور جب اون کے قریب پھونچے تو یہ قبائل متفرق ہو کر چلدئے۔ اور خالد نے اون کے مورچون مین اپنے ڈیرہ ڈالدئے۔ اور ابو بکر کو اسکا سب حال لکھ بھیجا۔ حضرت ابو بکر نے اونہین حکم دیا کہ آگے کو بڑہین۔ مگر ایسی دور اندیشی کے ساتھ کہ دشمن پیچھے سے آکر کہین گھیر نہ لین۔ اس لئے خالد آگے تو بڑہے مگر بہت ہی تھوڑا۔ اور جا کر تھوڑی

دور پر قیام کر دیا۔ خالد کی پیش قدمی کا حال جب رومیون نے سنا تو اون کا ایک بطریق جس کا نام باہان تھا اون کے دفعیہ کو روانہ ہوا۔ اور خالد کی اوس سے لڑائی ہوئی۔ خالد نے اوسے شکست دی اور اوس کے لشکر کے بہت آدمی مار ڈالے۔ اور اوسکا حال لکھہ کر ابوبکر کی خدمت مین اطلاع دی اور اون سے مدد مانگی۔

۱۰۹ حضرت ابوبکر کا شام پہ فوجین بھیجنا اور عمرو بن العاص اور یزید بن ابی سفیان اور ابوبکر کی نصائح۔

جب ابوبکر نے یمن مین فراہمی فوج کا حکم دیا تھا اوسمین سے ابتدائی آمد شروع ہو گئی تھی اور انمین ذوالکلاع بھی آگیا تھا اور عکرمہ بن ابی جہل بھی آئے۔ اور اون کے ساتھ جو تہامہ اور عمان اور بحرین اور سرو کے لوگ تھے وہ بھی آئے تھے۔ اسواسطے حضرت ابوبکر نے امرای صدقات کو لکھا۔ کہ جو لوگ اون کے پاس سے تبدیلی چاہتے ہین اونہین بدل دیا جائے جب اون سے دریافت کیا گیا۔ تو اون سب نے تبدیلی چاہی۔ اس واسطے اس لشکر کا نام جیش البدل ہو گیا۔ اور یہ لوگ خالد بن سعید کے پاس پہونچے۔ اور حضرت ابوبکر نے شام مین مدد بھیجنے کا خوب اہتمام کیا۔

عمرو بن العاص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات سعد ہذیم اور عذرہ وغیرہ پر والی مقرر کیا تھا پھر یہ عمان کو گئے تو رسول اللہ نے اون سے وعدہ کیا تھا۔ کہ جب وہ عمان سے لوٹ کر آئین گے تو اونہین اونہین کے کام پر مقرر کر دیا جائے گا۔ اسواسطے جب وہ عمان سے لوٹ کر آئے تو حضرت ابوبکر نے اونہین اون کے کام پر بھیجدیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو وعدہ کیا تھا اوسے پورا کر دیا۔ پھر جب حضرت ابو بکر نے شام کے معاملہ کا قصد کیا تو عمرو بن العاص کو لکھا۔ کہ جس کام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہین مقرر کیا تھا اور پھر آپنے مکرر یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ تمہین اوسی کام پر پھر بھیجدیا جائیگا مین نے تم کو اوس پر پھر بھیجدیا۔ اور اوسی جگھ تم کو والی مقرر کر دیا۔ اب مین یہ چاہتا ہون کہ تمہین اس کام سے الگ کر لون۔ اور ایک اور ایسے کام پر تمہین بھیجدون جو تمہارے لئے دنیا اور آخرت مین اوس سے بہتر ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم بھی اوسے منظور کرو۔ عمرو بن العاص نے اونہین لکھا۔ کہ اسلام کے تیرون سے مین ایک تیر ہون۔ اور اگرچہ فی الحقیقت تو خدا تعالیٰ تیر انداز ہے مگر بعد اوس کے ظاہر مین آپ اون تیرون کے تیر انداز ہین۔ اور اونکے جمع کرنیوالے ہین۔ آپ کو اختیار ہے کہ اونمین اچھے مضبوط اور افضل تیر لین اور اونہین جدہر چاہین پھینک دین۔ اسواسطے حضرت ابو بکر نے اونہین اور ولید بن عقبہ کو جو قضاعہ کے بعض صدقات پر مقرر تھے حکم دیا۔ کہ عربون کو جمع کرین۔ چنانچہ اونہون نے عرب جمع کئے۔ اور جو عرب کہ حضرت ابو بکر کے پاس جمع تھے۔ اونہین بھی حضرت ابو بکر نے عمرو کے پاس بھیجدیا۔ اور اون کو فلسطین کی طرف ایک راستہ پر جس کا نشان اونہون نے بتا دیا تھا اونہین مقرر کر دیا اور ولید کو حکم دیا کہ اون مین جائین۔ اور اونہین بھی کچھ لوگ مدد مین دئے۔

اور یزید بن ابی سفیان کو حضرت ابو بکر نے ایک بڑے عظیم الشان لشکر پر امیر مقرر کیا یہ لشکر اون لوگون سے مرکب تھا جو فوراً بلانے کے ساتھ ہی جمع

ہو گئے تھے۔ اسمین سہیل بن عمرو اور اور مکہ کے ایسے ہی لوگ بھی شامل تھے۔
جب یہ لشکر روانہ ہونے لگا تو حضرت ابوبکر یزید کی مشایعت کے واسطے پاپیادہ نکلے
اور اونہین اور امرای عساکر کو نصیحتین کین۔ ان نصایح مین سے جو اونہون نے
یزید بن ابی سفیان کو کی تھین یہ باتین بھی تھین۔ مین نے تجھے اس لئے والی
کیا ہے کہ تجھے آزماؤن اور جانچون۔ اور تجھے دشمن کی طرف بھیجتا ہون اگر
تونے وہان اچھے کام کئے۔ تو تجھے تیرے کام پر پھر واپس کر دونگا۔ اور بلکہ
کچھ اس سے زیادہ بھی دونگا۔ اور اگر تونے اچھے کام نہ کئے۔ تو تجھے معزول
کر دونگا اس لئے تجھے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ۔ کیونکہ وہ تیرے باطن
کو ایسے ہی دیکھتا ہے جیسے تیرے ظاہر کو دیکھتا ہے اور آدمیون مین اللہ کے
نزدیک اچھا آدمی وہ ہی ہے جو اوس کے کامون کو اچھی طرح کرے اور اللہ تعالےٰ
سے اقرب وہ ہی شخص ہے جو اپنے کامون سے اوسکی طرف تقرب ڈھونڈھنے
مین سب سے بڑھکر ہو۔ مین نے تجھے خالد بن سعید کی بجائے مقرر کیا ہے۔
جاہلیت کے فخر و گھمنڈ کو تو چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اوسکو بُرا سمجھتا ہے اور اللہ والے
بھی اوسے بُرا جانتے ہین۔ جب تو اپنے لشکر کے پاس جائے تو صحبت مین اونسے
اچھا برتاؤ کرنا۔ اور اون کے ساتھ بھلائی سے معاملہ شروع کرنا۔ اور ہمیشہ
بھلائی سے پیش آیا کرنا۔ جب تو اونہین کوئی نصیحت کرے تو مختصر الفاظ
مین کہنا۔ کیونکہ طول طویل کلام مین ایک بات دوسرے کو بھلا دیتی ہے۔
اور چاہئے کہ تو اپنی ذات مین صلاحیت پیدا کرے تاکہ دوسرے لوگ تجھے
دیکھکر صالح ہو جائین۔ نمازون کو اپنے اوقات پر پڑھنا اور رکوع اور سجود

اور تخشع کامل طور پر کرنا۔ جب تیرے پاس دشمن کے قاصد آئین تو اون سے
باکرام پیش آنا۔ اور ایسی جگہ اُتارنا جہان تیرے لشکر کا جاہ و جلال ہو۔ اور
کسی دوسرے کو اپنی طرف سے گفتگو نہ کرنے دینا۔ اون سے تو ہی بذات خود کلام
کرے۔ اور اپنی باتین جو مخفی ہون اونہین ظاہر نہ کرنا نہین تو تیرا کام بگڑ جائیگا
اور جب کسی سے مشورہ لے تو اوس کو ٹھیک ٹھیک معاملے سے آگاہ کرنا تاکہ
مشورہ وہ ٹھیک دے اور مشیر سے کوئی بات نہ چھپانا۔ نہین تو جو نقصان
ہوگا وہ تیرے ہی ذات سے ہوگا۔ اور اپنے اصحاب سے رات مین بات چیت کرنا
کہ جس سے تجھے لوگون کی خبرین ملا کرینگی۔ اور جو چھپے معاملات ہونگے وہ تجھے
معلوم ہوجایا کرین گے۔ اور پہرہ چوکی والے بہت مقرر کرنا۔ اور اونہین تمام
لشکر مین پھیلا دینا اور پہرہ والون پر نگرانی کے واسطے یکایک جانا اور اونسے
بغیر کہے اونہین جاکر دیکھنا کہ وہ پہرہ پر مستعد ہین یا غافل۔ اگر غافل ہین تو اونہین
تادیب دینا۔ مگر ایسی تادیب کہ جسمین افراط نہ ہو۔ اور رات مین پہرہ چوکی
کے اوقات مقرر کرنا۔ اول پہرہ والے کے لئے زیادہ وقت دینا اور اخیر کیلئے
کم۔ کیونکہ اول شب کا وقت دن کے قریب ہوتا ہے۔ اور یہ پہرہ اخیر پہرہ سے
آسان ہوتا ہے۔ اور جب کسی مستوجب سزا کو سزا دے تو کچھ خوف نہ کرنا۔ مگر
اوسمین زیادتی نہ کرنا۔ اور جلدی بھی نہ کرنا۔ اور ایسی دیر بھی نہ کرنا کہ گویا تو اوسے
چھوڑ دے۔ اور اپنے لشکر والون سے غافل نہ رہنا کہ کہین کوئی فساد نہ اٹھا کر
کھڑا کر دین۔ اور نہ اونکے ایسے راز فاش کرنا کہ جس سے اونکی رسوائی ہو اور
نہ لوگون سے کسی کے اسرار دریافت کرنا۔ جو اون کا ظاہر ہے اوسی پر اکتفا کرنا

اور لغو لوگون مین نہ بیٹھنا بلکہ ایسے لوگون مین بیٹھنا جو صاحب صدق وصفا ہون۔ اور ملاقات کے وقت ہر کسی سے ملتا رہنا۔ اور نامردی نہ کرنا۔ نہین تو تیرے ساتھی بھی نامردی کرین گے۔ اور مال غنیمت مین خیانت نہ کرنا۔ کیونکہ یہ فقیری کی بات ہے اور نصرت مین اس سے فرق آجاتا ہے۔ تم لوگ جب دشمن کے ملکون مین پہونچوگے تو تمہین ایسے لوگ ملین گے۔ جو معابد مین گوشہ گیر ہوگئے ہین تجھے چاہئے کہ ان لوگون سے کچھ پرخاش نہ کرے۔ اور نہ اونکے مذہب مین کچھ دخل دے۔ یہ جو میںنے نصیحتین کی ہین۔ یہ سب اچھی نصائح ہین۔ ان سے بڑے نفع ہونگے اور امیرون اور رئیسون کے واسطے بہت مفید ہین۔

۱۱۰ ابوعبیدہ کا تقرر شام پر اور اسکا عربہ اور واسن مین رومیون پر تاخت کرنا اور خالد بن سعید کی شکست اور شرجیل اور معاویہ کی روانگی شام کو۔

پھر ابوبکر نے اور جو لوگ مجتمع ہوے تھے اون پر ابوعبیدہ کو امیر مقرر کیا۔ اور اونہین حمص مین جانے کا حکم دیا۔ ابوعبیدہ اپنے مقام کو روانہ ہوے۔ اور بلقا کے ایک دروازہ پر پہونچے۔ وہان قلعہ والون سے اور اون سے لڑائی ہوئی۔ پھر اونہون نے صلح کا پیغام دیا۔ اور فریقین مین صلح ہوگئی۔ یہی اول صلح ہے جو شام کے ملک مین ہوئی ہے۔

اور عربہ کے مقام پر جو سرزمین فلسطین مین ہے رومیون کے کچھ آدمی اکٹھے ہوے۔ یزید بن ابی سفیان نے اس کا حال سن کر ابوامامۃ الباہلی کو اونکی طرف روانہ کیا۔ اور ابوامامہ نے جاکر اونہین پراگندہ کردیا۔ یہی شام کے ملک مین اول لڑائی ہے جو اسامہ بن زید کے سریہ کے بعد ہوئی ہے۔

پھر وہ لوگ واسن مین آئے۔ وہان بھی ابو امامہ نے اونہین شکست دی پھر وہ لوگ مرج الصفر مین پھونچے۔ وہان خالد بن سعید کا ایک بیٹا مارا گیا۔ اور بعض کہتے ہین کہ خود خالد بھی وہان مارے گئے۔ مگر دوسرون کا قول ہے کہ وہ بچ گئے۔ اور وہان سے بھاگ آئے جس کا ذکر ہم آیندہ کرینگے۔

اور یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ جب خالد بن سعید نے سنا کہ حضرت ابو بکر نے رومیون کے مقابلہ کے واسطے اور امیر مقرر کئے ہین۔ تو اونہون نے رومیون کی لڑائی مین جلدی کی۔ یہ دیکھکر باہان پیچھے ہٹ گیا۔ اور خالد نے اوسکا پیچھا کیا۔ اور اون کے ساتھہ ذوالکلاع اور عکرمہ اور ولید بھی چلے۔ اور مرج الصفر مین جاکر قیام کیا۔ یہان باہان کے پاس وہ فوج آکر جمع ہوگئی جو رومیون کی طرف سے حدود روم پر مقرر تھی۔ اور خالد کا راستہ گھیر لیا اور باہان نکلا اور دیکھا۔ کہ وہان خالد بن سعید کا بیٹا ہے اوس نے آکر اون کے بیٹے کو اور اوس کے ساتھیون کو مار ڈالا خالد یہ سنتے ہی بھاگے۔ اور ایسے بھاگے کہ ذی المروہ مین ہی ٹھہرے جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے حضرت ابو بکر نے یہ سن کر اونکو حکم بھیجدیا۔ کہ وہین ٹھہرے رہین۔ اس لئے اب صرف مسلمانون کی امدادی فوج پر صرف عکرمہ ہی باقی رہ گئے۔ اور وہ مسلمانون کی حفاظت کرتے رہے۔

اسی زمانہ مین شرحبیل بن حسنہ خالد بن الولید کے پاس سے سفیر کے طور پر حضرت ابو بکر کے پاس آئے تھے اونہین حضرت ابو بکر نے شام مین امیر مقرر کرکے بھیجدیا۔ اور اونکے ساتھہ آدمی جمع کرائے۔ اور ولید بن عقبہ

کی جگہ اردن کا تقرر کیا - پھر شرحبیل خالد بن سعید کے پاس آئے - اس سے خالد کے بعض آدمی اردن سے جدا ہو گئے - اور ابوبکر کے پاس کچھ لوگ جمع ہو گئے ان لوگون کو اونہون نے معاویہ بن ابی سفیان کو دیدیا - اور اونہین حکم دیا کہ اپنے بھائی یزید بن ابی سفیان کے پاس جا کر ملجائین - جب معاویہ خالد بن سعید کے پاس پہونچے تو اونکے پاس کے باقی لوگ بھی اون سے جدا ہو گئے - اس لئے حضرت ابوبکر نے خالد بن سعید کو مدینہ مین آنے کی اجازت دیدی -

۱۱۱ ہرقل کی فوجون کی کثرت کو دیکھکر مسلمانون کا یک جا جمع ہونا -

جب یہ سب امیران لشکر شام مین پہونچے تو ابوعبیدہ جابیہ مین ٹھہرے اور یزید بلقا مین اور شرحبیل اردن مین اور بعض کہتے ہین بصرے مین اترے اور عمرو بن العاص عربہ مین قیام پذیر ہوے - اور رومیون کو یہ سب خبرین پہونچین - اونہون نے یہ سب حال ہرقل بادشاہ روم کو لکھکر بھیجا - جو اسوقت قدس مین تھا - اوس نے کہا مسلمانون سے صلح کر لینا میرے نزدیک بہتر ہے کیونکہ نصف محاصل شام کی اونہین دیدینا اور نصف بلاد روم اپنے قبضہ مین رکھہ لینا - یہ اوس سے بہتر ہے کہ کل وہ ملک شام تم سے چھین لین اور نصف بلاد روم بھی لے لین یہ بات سن کر رومی اوس سے بھاگ چلے اور اوسکی بات نہ مانی - اسواسطے ہرقل نے اونہین جمع کیا - اور رومیون کو لیکر حمص کو چلا اور وہان آکر قیام پذیر ہوا اور فوجین اور لشکر تیار کئے - اور چونکہ اوس کا لشکر بکثرت تھا - اور مسلمانون کی سپاہ تھوڑی تھی - اسواسطے اوس نے یہ مناسب سمجھا - کہ مسلمانونکی طرف جدا جدا ہر فریق کے مقابلہ مین فوجین بھیجے - اور اون کو الگ الگ الجھائے رکھے -

اسواسطے اوس نے اپنے حقیقی بھائی تدارق (تھیوڈور) کو نوے ہزار فوج سے عمرو کی طرف روانہ کیا۔ اور جرجہ بن توذر کو یزید بن ابی سفیان کی لڑائی کے واسطے بھیجا۔ اور قیقار بن نسطوس کو ساٹھ ہزار آدمی سے ابوعبیدہؓ بن الجراح کے مقابلہ کا حکم دیا۔ اور وراقص کو شرجیل کے دفعیہ پر مقرر کیا اس سے مسلمان بہت گھبرائے۔ اور عمرو کو لکھا کہ اب بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ اونہون نے کہا کہ ہم سے آدمیون کے لئے ضرور ہے کہ سب اکٹھے ہو جائین۔ کیونکہ جب ہم سب اکٹھے ہو جائین گے تو قلت تعداد کے سبب سے ہم مغلوب نہین ہون گے لیکن اگر جدا جدا ہون گے تو دشمن کی کثرت کے سبب سے اون کے مقابلہ مین نہین ٹھہر سکین گے۔ اور یہی بات ان سب نے حضرت ابوبکر کو بھی لکھی اونہون نے بھی یہی رائے دی۔ کہ سب ایک جگہہ جمع ہو جائین۔ کیونکہ اکٹھے ہو کر قلت کی وجہہ سے آپ لوگ مغلوب نہ ہون گے۔ البتہ وہ لوگ جو گناہ کرتے ہین دس ہزار بھی ہون تو مغلوب ہو جائین گے اس لئے آپ لوگ گناہون سے پرہیز کیجئے اللہ تمہارے ساتھہ ہے۔

۱۱۲ مسلمانون اور رومیون کے لشکرگاہ اور رومیون کا مسلمانون کی تانس کے لئے لڑائی مین دیر کرنا۔

اسواسطے مسلمانون کے سب سپہ سالار ایک جگہہ مجتمع ہو گئے تاکہ آپس مین ایک دوسرے کی اعانت کرین۔ مگر نماز اپنی اپنی فوج مین جدا جدا اوسی لشکر کے امیر پڑہاتے رہے۔ اوسمین کچھہ فرق نہ آیا۔ غرض کہ مسلمان اور رومی دونون یرموک کے میدان مین جمع ہوے۔ رومیون کا سپہ سالار تدارق تھا۔ اور اوس کے مقدمہ پر جرجہ اور ایک بازو پر باہان تھا جو ابھی لشکر

ین آکر شامل نہین ہوا تھا اور دوسرے پر دراصل تھا اور لڑائی کرنے کے لئے تیار مقرر تھا۔

پھر آدمی ایسے مقام پر فروکش ہوے جہان وادی تھا۔ اس لئے یہ وادی اون کے لئے ایک خندق ہوگیا۔ اور اس سے اون کا یہ مقصود تھا۔ کہ رومی اور مسلمانون کے درمیان انس و محبت ہوجائے کہ جس سے اہل اسلام کے قلوب اونکی طرف مائل ہوجائین۔ اور مسلمان ایسی جگہہ پڑے تھے جو رومیون کا راستہ تھا اور بجز اس راستہ کے اون کے لئے کوئی اور راستہ ہی نہ تھا۔ یہ دیکھکر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ آپ لوگ خوش ہوجائین۔ رومی محصور ہوگئے ہین۔ اور جو لوگ محصور ہوا کرتے ہین اون کا کام بہت کم درست ہوا کرتا ہے۔ پھر اسی طرح صفر کے مہینے اور ربیع الاول اور ربیع الثانی کے مہینے مین یہ فوجین ایک دوسرے کے مقابل پڑی رہین۔ مسلمان تو وادی اور خندق کے سبب سے اون پر نہین جا سکتے تھے۔ مگر ہان جب کبھی رومی نکلکر باہر آتے تو مسلمان اونہین نیچا دکھا دیتے تھے۔

خالد بن الولید کی روانگی عراق سے شام کو

۱۱۳ خالد بن الولید کو شام کے جانے کا حکم اور اون کی فوج۔

جب مسلمانون نے دیکھا۔ کہ رومی لڑائی کو طول دیتے ہین تو اونہون نے حضرت ابوبکر سے امداد چاہی۔ اور حضرت ابوبکر نے خالد بن الولید کو ایک فرمان لکھا کہ وہ شام کی طرف جائین۔ اور اونکو لڑائی کے لئے خوب جوش دلایا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ اپنے لشکر

کے نصف آدمی تو خود لے لین اور نصف آدمی مثنی بن حارثہ الشیبانی کے پاس چھوڑ دین۔ اور جو دلاور اور ذی ہمت لوگ خود لین تو اونہین کے مشابہ مثنی کے پاس بھی اتنے ہی رہنے دین۔ پھر جب اللہ تعالی شام مین اونکو فتح دیدیگا تو پھر وہ اپنی اپنی خدمت پر لوٹا دئے جائین گے۔ اور اون کے اصحاب بھی عراق مین بھیجدئے جائین گے۔

خالد نے جب لشکر کی تقسیم شروع کی۔ تو اونہون نے چاہا۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو خود لے لین اور مثنی کو اون مین سے ایک بھی نہ دین۔ البتہ اونہین کے برابر تعداد مین وہ لوگ اون کو دیدین جو لڑائی مین بڑے صابر اور قانع ہون صرف یہی فرق ہو کہ وہ رسول اللہ کی صحبت مین نہ رہے ہون۔ پھر اسی طرح لشکر کے دو حصہ کردئے۔ مثنی نے کہا واللہ مین تو یہ بات نہ مانون گا۔ جو حکم ابوبکر نے دیا ہے وہ ہی کرنا چاہئے مجھے بھی نصرت کی امید اصحاب نبی صلعم سے ہی۔ مین بھی اون کو لینا چاہتا ہون۔ جب خالد نے دیکھا کہ مثنی نہین مانتے۔ تو اونہون نے اون کو بھی راضی کردیا۔ اور نبی صلعم کے اصحاب بھی اونہین دیدئے۔ نجیسو کہتے ہین کہ وہ عراق سے آٹھ سو آدمی اور بعض کے قول سے چھ سو یا پانچسو آدمی لیکر چلے تھے مگر بعض لوگون نے اون کے فوج کی تعداد نو ہزار اور بعض نے چھ ہزار بھی بتائی ہے۔ اور بعض یہ کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر نے اونہین حکم دیا تھا کہ اچھے اچھے قوت والے اور دلاور آدمی اپنے ساتھ لیجامین۔

۱۱۴ خالد کی روانگی شام کو اور حدود اور مقیح کی غارت اور قراقر سے سوکیہ رافع کے ساتھ جانا

پھر خالد روانہ ہوے۔ اور مقام حدود امین پہنچے وہان کے لوگ اون سے لڑے۔ مگر خالد کی فتح

ہوئی پھر خالد مضیح مین آئے۔ وہان تغلب کے کچھ لوگ جمع تھے۔ ان سے بھی لڑکر خالد نے اونہین بھگا دیا اور اون کے بال بچے پکڑ لئے اور مال لوٹ لیا۔ انہین لونڈی غلامون مین صہبا بنت حیب بن بجیر بھی تھی جو حضرت علی بن ابی طالب کے بیٹے عمر کی ماں تھی۔ مگر ایک روایت اسکی نسبت اور بھی ہے جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین۔

کہتے ہین کہ جب خالد روانہ ہوے۔ اور فراقر مین پہونچے۔ جو کلب کا ایک چشمہ ہے۔ تو وہان کے باشندون پر تاخت کی۔ اور چاہا کہ اونٹون پر وہان سے سوی مقام کو چلے جائین۔ جو بہرا کا ایک چشمہ تھا۔ اور ان دونون مقامون کے درمیان پانچ منزل کا فاصلہ تھا۔ اوس راستہ پر لیجانے کے لئے ایک رہبر کی ضرورت ہوئی لوگون نے کہا۔ کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اس راستہ سے واقف ہی حضرت خالد نے اوس سے رہبری کی درخواست کی رافع نے کہا۔ یہ راستہ تو نہایت خطرناک ہے۔ یہ گھوڑے اور احمال و اثقال اس راستہ سے نہین جا سکتے اکیلا شتر سوار بھی وہان جانا مشکل ہے۔ چہ جائے کہ ایک لشکر۔ خالد نے کہا کیا کیا جائے مجبوری ہے۔ اگر مین اس راستہ سے جاؤن گا تو رومیون کے عقب سے وہان پہونچون گا۔ اور اس طرح مین مسلمانون کی امداد کے لئے اون تک پہونچ جاؤنگا اگر اور راستہ سے جاؤنگا تو رومی مجھے مسلمانون سے ملنے نہ دینگے

تب رافع نے کہا۔ کہ ہر ایک جماعت کا امیر یہ تدبیر کرے۔ کہ اس گھاٹی سے نکلنے کے واسطے پانچ روز کا پانی لے اور اچھے اچھے اونٹون کو ایک کافی حد تک پیاسا رکھین پھر اونہین نہل کے بعد علل پلاوین۔ نہل اول پینے کو اور علل

دوسرے پینے کو کہتے ہین - پھر اونٹون کے کانون پر تہیلیان باندہ دین - تاکہ وہ آواز نہ سنین - اور اون کے ہونٹون کو کس دین - کہ وہ بھاگین نہین -

پھر جب یہ تدبیر کر چکے - تو قراقر سے خالد اور اون کے ہمراہی سوار ہوے اور جب ایک شبانہ روز چل چکے تو کتنے ہی گھوڑون کے واسطے اون اونٹون کے پیٹ چاک کر ڈالے - اور اون کے اوجہہ کا پانی دودہ مین ملا کر گھوڑون کو پلا دیا - اور ایسے ہی چار روز تک برابر کرتے رہے - جب خالد علمین مقام کے قریب پہونچے تو رافع نے پوچہا کہ یہان کہین تمہین عوسج کا درخت بھی دکہائی دیتا ہے جو بیٹہے ہوے آدمی کے برابر ہے - لوگون نے کہا کہ ہمین تو کوئی پیڑ ایسا نظر نہین آتا - رافع نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن تم سب ہلاک ہو گئے - اور مین بھی تمہارے ساتھ ہلاک ہو گیا - اوسکی آنکہون پر آشوب تھا - اوس نے کہا بھلے انسو پہر دیکہو - اونہون نے پہر جب غور سے دیکہا تو کہا کہ ہان ہان وہ ہے اوسے کسی نے کاٹ ڈالا ہے - اور جڑ اوسکی کسی قدر باقی ہے - پھر جب لوگون نے اوسے دیکہہ لیا - تو تکبیر کہی - رافع نے کہا - اسکی جڑ مین کہود - جب اوسے کہودا تو وہان پانی نکلا اور لوگون نے اوسمین سے پانی پیا - اور سب سیراب ہو گئے رافع نے کہا مین یہان صرف ایک مرتبہ اپنے لڑکپن کے زمانہ مین آیا تھا اور کبھی یہان نہین آیا - اس باب مین ایک مسلمان شاعر کے کچہہ اشعار ہین

لِلّٰہِ عَیْنَا رَافِعٍ اَنّٰی اِہْتَدٰی	فَوْقَ مَرْمٰی قَارَۃٍ لِلسَّوْءٰی

اللہ اللہ رافع کی عجب آنکہین ہین - کہ آیا اور راستہ پایا - اور قراقر سے روی مقام تک بیابان طے کر کے پہونچ گیا

خَمْسًا اِذَا مَا سَارَہُ الْجَیْشُ بَکٰی	مَا سَارَہَا قَبْلَکَ اِنْسِیٌّ یُرٰی

جب کہ اوس مقام کے پاس لشکر پانچ دن مین پہونچ گیا تو رافع رو پڑا - اے رافع وہان تجھہ سے پہلے کوئی انسان چلتا ہوا نہین دیکہا گیا

جب خالد سویٰ مین پہونچے۔ تو اوس کے باشندون کو لوٹ لیا۔ وہان بہرا قبیلہ کے لوگ رہتے تھے۔ اسوقت وہ شراب پی رہے تھے۔ اور اونکا مغنی یہ اشعار گا رہا تھا۔

الا عللانی قبل جیش ابی بکر	لعل منایانا قریب ولا تدری

ارے مجھے کہانے پینے کو دو قبل اس سے کہ ابوبکر کا لشکر آئے۔ شاید ہماری موتین قریب ہون اور ہمین معلوم بھی نہ ہو

الا عللانی بالزجاج وکررا	علی کمیت اللون صافیۃ تجری

ارے مجھے شیشہ والی چیز پینے کو دو۔ اور بار بار دو۔ اور سرخ سیاہ رنگ لے شراب جو صاف جھلکتی ہے مجھے دو

الا عللانی من سلافۃ قھوۃ	تسلی ھموم النفس من جید الخمر

ارے مجھے نچوڑی ہوئی شراب دو جو اچھی اعلے درجہ کی شراب ہو۔ اور جس سے نفس کے غم والم دور ہو جائین اور دل کو تسلی ہو جائے

اظن خیول المسلمین وخالدا	ستطرقکم قبل الصباح مع النمر

میرا گمان ہے۔ کہ مسلمانون کے سوار اور خالد تمہین صبح سے قبل نمر ستارہ کے نکلنے کے ساتھ ہی آلین گے

فھل لکم فی السیر قبل قتالکم	وقبل خروج العصرات من الخدر

تو کیا قتال سے پہلے اور اس سے پیشتر کہ جوان جوان لڑکیان پردہ سے باہر نکل پڑین تمہارا سیر کرنیکو دل نہین چاہتا

اس مغنی کو مسلمانون نے مار ڈالا۔ اور اوس کا خون بہکر اوس طشت مین جا گرا۔ اور مسلمانون نے اون کے مال واسباب لوٹ لئے۔ اور حرقوص بن النعمان البہرانی مارا گیا۔ پھر خالد ارک کو آئے۔ اور وہان کے لوگون نے اونکی اطاعت اختیار کر لی۔

۱۱۵ خالد کی قریتین حوارین قصم اور مرج راھط پر تاخت اور اونکا عقاب رایت

پھر خالد قریتین کو گئے۔ اور وہان کے باشندون سے لڑائی ہوئی اور خالد کو اون پر فتح حاصل ہوئی۔ اور اون کا مال واسباب مسلمانون نے لوٹ لیا۔ پھر خالد حوارین مقام مین پہونچے جہان

اور وہان کے باشندون کو لڑکر بھگا دیا۔ اور قتل و قید کر لیا۔ پھر قصم مین پہونچے وہان پر قضاعہ کے بیٹے شجعہ نے اونکی اطاعت اختیار کر لی۔

پھر خالد اور آگے بڑہے۔ اور ثنیۃ العقاب مین پہونچے جو اوس کے قریب ہے۔ اسوقت حضرت خالد اپنے رایت کا پہریرا اڑاتے آرہے تھے یہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رایت تھا۔ اور اوس کا نام عقاب تھا اور رنگ اسکا سیاہ تھا۔ مگر بعض نے کہا ہے۔ کہ یہ خود خالد کا ہی رایت تھا اور اوس کا نام عقاب تھا۔ اور ثنیہ کا نام ثنیہ العقاب انہین کے رایت کے سبب سے ہوا ہے۔ اور یہ بھی لوگون نے بیان کیا ہے کہ عقاب پرندہ اوپر کہین اڑا آیا تھا اس سے اس رایت کو عقاب کہنے لگے تھے۔ مگر اول روایت اصح اور اشہر ہے۔

پھر آگے بڑہکر خالد مرج راہط مین پہونچے۔ اور اُسی روز غسان پر تاخت کی اور اونہین قتل اور اسیر کیا۔ اور کچھ فوج اپنے غوطہ کے ایک کنیسہ کی طرف بھیجے۔ وہان اون لوگون نے جاکر مردون کو قتل کیا۔ اور عورتون کو گرفتار کر لیا اور اون کے عیال کو خالد کے پاس لے آئے۔

۱۱۶ خالد کا حدود شام مین داخل ہوکر بصرے کو فتح کرنا اور رومیون سے اول لڑائی

پھر خالد اور آگے چلے۔ اور بصرے کے قریب پہونچے۔ اور وہان کے لوگون سے لڑائی ہوئی۔ اور خالد کو خدا تعالی نے فتح و ظفر عنایت کی اور باشندہ مطیع ہوگئے۔ یہی بصرے شام مین اول شہر ہے۔ جسے خالد نے اور عراق والون نے فتح کیا ہے۔ پھر خالد نے خمس غنیمت حضرت ابوبکر کے پاس بھیجی۔ پھر اور آگے بڑہے۔

اور مسلمانون کے سامنے جاکر نمودار ہوے۔

اسی وقت کے قریب قریب باہان بھی رومی فوج مین آملا۔ اوس کے ساتھ شماس اور قسیس اور رہبان تھے اور رومی فوج کو لڑائی کی تحریص و ترغیب دیتے تھے۔ پھر باہان لڑائی کے لئے اس طرح نکلا جیسے کوئی معتذر کسی کام کے لئے نکلتا ہو۔ خالد نے اوس کی لڑائی کا ذمہ لیا۔ اور ہر ایک اہل اسلام کی فوج کا امیر اوس سے لڑا جو اوس کے مقابل مین تھا۔ پھر باہان اور رومی اپنی خندق مین لوٹ گئے۔ اور مسلمانون کی طرف سے اون کو بہت نقصان پہونچا۔

جنگ یرموک

۱۱۷ فریقین کی فوجون کی تعداد وغیرہ

جب یرموک مین مسلمانون کی فوج جو آنا تھی وہ پوری پوری آگئی تو معلوم ہوا کہ سب ستائیس ہزار فوج ہے۔ اور خالد اپنے ساتھ نو ہزار فوج لائے تھے۔ اس سے اون کی فوج ملاکر سب چھتیس ہزار فوج تھی۔ اور عکرمہ کی فوج اس کے علاوہ تھی۔ وہ اون کے لئے روانہ تھی (روا کو انگریزی مین ریزرو فوج کہتے ہین۔ یہ وہ فوج ہوتی ہے جو لڑائی کے وقت لشکر کے پیچھے رہا کرتی ہے۔ اور جہان ضرورت پڑتی ہے وہان لڑائی مین مدد دیتی ہے آیندہ ہم اس لفظ کو ترجمہ مین استعمال کرین گے) اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ وہ ستائیس ہزار تھی۔ اور تین ہزار وہ آدمی تھے جو خالد بن سعید کے ساتھ والون مین سے اون کے ساتھ ہوگئی تھی۔ اور دس ہزار خالد بن الولید اپنے ساتھ لائے تھے۔ اس طرح چالیس ہزار سب فوج تھی۔ اور چھ ہزار اس کے

علاوہ عکرمہ بن ابی جہل کے پاس رد افوج تھی - اس فوج کی تعداد تین اور بھی آئی ہین - واللہ اعلم -

ان مین ہزار رسول اللہ کے صحابی تھے - اونمین کوئی سو کے قریب بدری تھے اور رومی دو لاکھ چالیس ہزار تھے - جنمین اسی ہزار مقید اور چالیس ہزار مسلسل تھے (مقید سے مراد غالباً وہ لوگ ہین - کہ جنہون نے اپنے پیر باہم ایک دوسرے سے باندہ لئے تھے - اور مسلسل وہ لوگ ہین جنہون نے اپنی کمرون مین زنجیرین ڈالکر ایک دوسرے سے باندہ لی تھین) اور موت کے لئے تیار ہوگئے تھے کہ بغیر مرے مارے نہین ہٹین گے - اور چالیس ہزار نے اپنی پگڑیان ایک دوسرے سے باندہ لی تھین اور کھہ لیا تھا - کہ ہرگز نہین بھاگین گے اور اسی ہزار پیادہ تھے - جنکی تعداد بعض نے ایک لاکھ بھی بتائی ہے -

اور مسلمان لوگ جو اون سے لڑتے تھے اوسوقت تک کہ عراق سے خالد بن الولید نہین آئے تھے تب تک ہر ایک امیر اپنے لشکر کا پورا پورا امیر تھا - اور کسی دوسرے کا ماتحت نہ تھا - باہم سب ایک دوسرے کے مشاور اور معاون تھے -

۱۱۸ امرائے فوج اسلام کا ایک دوسرے کے ماتحت نہ ہونا اور خالد کی رائے کے موجب سب امیرونکا اونکو امیر الامرا یا سپہ سالار بنانا

جب رومی فوجین یرموک مین آئی تھین تو اوسوقت اون کے قسیس اور رہبان ایک مہنیا برابر اونہین لڑائی کے لئے تحریص و ترغیب دیتے رہے تھے - پھر وہ جمادی الآخرہ مین اوسوقت لڑائی کی ترغیب کے لئے نکلے کہ جس کے بعد پھر لڑائی نہین ہوئی -

پھر جب مسلمانون کو معلوم ہوا۔ کہ رومی لڑائی کے لئے نکلے۔ تو مسلمانون نے بھی چاہا کہ اوسی طرح متساند نکلین جیسے پہلے نکلتے رہے تھے۔ یہ دیکھکر خالد بن الولید اونمین آگئے۔ اور اول وہان خدا تعالی کی حمد وثنا کی۔ پھر کہا لوگو یاد رکھو۔ کہ اس دن کے بعد اور بھی دن ہین۔ دشمن تو تعبیہ اور انتظام سے نکلے ہین یعنی اون کی فوج کا ایک حاکم کے ہاتھہ مین انتظام ہے۔ اور آپ لوگ متساند اور ایک دوسرے کے مددگار ہین۔ کوئی تمہاری کل فوج کا ایک حاکم نہین ہے۔ ان لوگون سے تمہین لڑنا ہرگز نہین چاہئے منتظم فوج سے غیر منتظم کہین نہین لڑا کرتی ہے۔ اور وہ شخص جس نے تمہین یہان بھیجا ہے اگر اس بات کو جانتا جو تمہارے روبرو درپیش ہے تو ہماری اس حالت کو بدلنے کا حکم دیتا اس لئے تم کو چاہئے کہ جیسا موقع اسوقت موجود ہے اوس کے مطابق عمل کرو۔ اگرچہ تمکو اوسکا حکم نہین دیا گیا ہے۔ یہہ رائے ایسی ہے کہ تمہارے والی کی رائے اور اوسکی محبت کے موافق ہی۔ اونہون نے کہا وہ رائے کیا ہے۔ اوسکو بیان کیجئے۔ خالد نے کہا۔ کہ ابوبکر نے ہمین جو یہان بھیجا ہے۔ یہ سمجھکر بھیجا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھہ رضامندی سے برتاؤ کرین گے۔ اونہین اگر وہ باتین معلوم ہوتین جو ہم تم مین ابتک ہوئی ہین یا آیندہ ہونیوالی ہین تو وہ ہمین ہرگز جمع نہ کرتے۔ جو حالت کہ اسوقت تمہاری ہو رہی ہے وہ مسلمانون کے واسطے نہایت ہی مضر ہے اور اگر مشرکین کو مدد پہونچ جائے تو اوس سے ہماری خراب حالت اونکے لئے زیادہ مفید ہے۔ یہ تفرقہ جو ہمارے درمیان پڑا ہوا ہے مجھے معلوم ہوگیا ہے

کہ یہ دنیا کی خواہش اور نفسانیت نے ہمارے درمیان ڈالدیا ہے۔ اگر تم مین سے کوئی شخص اپنے امیر کی اطاعت کرے تو وہ کہین بھی اکیلا شہر مین کیون نہ چلا جائے اوسکی قدر و قیمت مین کچھ نقصان نہین آتا۔ اور نہ تمہارے امیر اوسکی تواضع کرین تو کچھ اوسکی عزت مین کچھ زیادتی ممکن ہے۔ اگر تم مین سے کوئی شخص تم پر امیر مقرر ہوجائے تو تمہاری قدر و قیمت مین اللہ کے اور خلیفۂ رسول اللہ کے نزدیک کوئی نقصان نہین ہوگا۔ اس لئے چاہئے کہ اس تفریق کو چھوڑ دو۔ اور ایک امیر کے تحت مین کام کرو۔ دشمن تیار ہوکر نکل آئے ہین۔ چلو۔ آج اس کے بعد پھر بھی اور دن آنیوالے ہین۔ اگر آج ہم نے اونہین اون کے خندق کی طرف لوٹا دیا۔ تو ہم ہمیشہ اونہین لوٹا دیا کرینگے اور اگر اونہون نے ہمین پسپا کر دیا تو پھر فلاحیت کا ملنا ہمین دشوار ہے اٹھو اور یکے بعد دیگرے ہم امرا مین سے ہر روز ایک ایک روز ایک ایک شخص فوج کا امیر بنے۔ کوئی تو آج امیر اور سپہ سالار ہوا کوئی کل اور کوئی پرسون اس طرح ہم سب یکے بعد دیگرے کل فوج کے باری باری سے امیر ہوجائین گے مگر آج مہربانی کرکے یہ امارت مجھکو دیجئے۔ اسپر اونہون نے خالد کو اپنا امیر بنالیا وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ لڑائی ایسی ہی ہوگی جیسے ہم روز تاخت کے لئے نکلا کرتے ہین اس معاملہ کو طول نہ ہوگا۔

۱۱۹ فریقین کی صف بندی اور خالد کی جرأت دلانیوالی باتین

پھر رومی ایسے تعبیہ اور انتظام سے نکلے۔ کہ کسی نے ایسی عمدہ صف بندی کبھی نہ دیکھی تھی۔ اور خالد نے بھی اپنی فوج اس تعبیہ اور حسن انتظام کے ساتھ نکالا۔ کہ عربون مین یہ انتظام اس سے قبل کبھی

نہین ہوا تھا۔ انکی فوج کے کردوس چھتیس سے لیکر کوئی چالیس تک تھے۔ خالد نے اپنے لوگون سے کہا دشمن تمہارے بہت ہین۔ اور لڑائی مین فوج کے انتظام کیلئے سب سے عمدہ کردوس کا بنانا نظر آتا ہے۔ اس لئے اونہون نے قلب کو کردوسون سے مرتب کیا۔ اور اوسمین ابو عبیدہ امیر ہوئے۔ اور میمنہ پر کردوس بنائے اور اون پر عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ مقرر ہوئے۔ اور میسرہ پر بھی کرادیس بنائے۔ اور اون پر یزید بن ابی سفیان حاکم ہوئے۔ اور ایک کردوس پر قعقاع بن عمرو مقرر ہوئے۔ اور ہر ایک کردوس پر ایک ایک دلا در کو افسر کیا اور قاضی ابو الدرداء ہوئے۔ اور ابو سفیان بن حرب بھی قاضی ہوئے۔ اور طلائع یعنے پیرہ کی فوج پر قباث بن اشیم اور اقباض یعنے مال غنیمت کے نگرانی پر عبداللہ بن مسعود ہوئے۔

اسمین ایک شخص نے خالد سے کہا۔ کہ دیکھو رومی کس قدر کثرت سے اور مسلمان کیسے تھوڑے ہین۔ خالد نے کہا غلط ہے۔ دیکھو مسلمان کیسی کثرت سے اور رومی کیسے تھوڑے ہین۔ لشکر کی کثرت نصرت اور دل جما کر لڑنے سے اور قلت دل کی چوری اور بزدلی سے ہوتی ہے۔ مین تو اس بات کو پسند کرتا ہون کہ اشقر یعنی میرا گھوڑا میدان جنگ سے منہ نہ پھیرے۔ گو وہ کتنے ہی تعداد مین کم کیون نہ ہو جائین۔

۱۲۰ لڑائی کا آغاز و حضرت ابوبکر کی وفات کی خبر خالد اسوقت لڑائی کے لئے چلے۔ تو اونہون نے کچھ فوج کمین مین چھپا دی۔ پھر خالد نے حکم دیا تو عکرمہ بن ابی جہل اور قعقاع بن عمرو نے قتال شروع کیا۔ اور لوگ جوش مین بھر گئے اور شہسوارون نے حملہ

شروع کئے۔ اور لڑائی خوب شدت سے ہونے لگی۔

اسی مین ناگہانی مدینہ سے ایک قاصد آیا جس کا نام محمیۃ بن زنیم تھا۔ لوگون نے پوچھا کہ خیر تو ہے اوس نے کہا ہان خیر ہے۔ اور امداد بھی آتی ہے۔ لیکن درحقیقت وہ حضرت ابوبکر کے وفات کی اور ابوعبیدہ کے امیر لشکر ہونے کی خبر لایا تھا۔ لوگ اوسے خالد کے پاس لے گئے۔ قاصد نے اون سے چپکے سے کہا کہ حضرت ابوبکر کی وفات ہوگئی۔

۱۲ جرجہ رومی کا خالد کے ہاتھ پر اسلام اور مسلمانون مین شامل ہوکر رومیون سے لڑنا

اتنے مین ایک شخص جرجہ نام رومیونکی طرف سے نکلکر دونو صفون کے درمیان آکر کہڑا ہوا۔ اور خالد کو میدان مین بلایا۔ خالد بھی نکلے۔ اور دونونے ایک دوسرے کو امن دی۔ پہر جرجہ نے خالد سے پوچھا کہ خالد مجھے سچ سچ بتانا جھوٹ نہ بولنا کیونکہ خر جھوٹ نہین بولا کرتے۔ اور مجھے کچھ دہوکا بھی نہ دینا۔ کیونکہ جو لوگ کریم ہوا کرتے ہین وہ اون سے دہوکا نہین کیا کرتے جو اون سے دوستی چاہتے ہون کیا اللہ تعالی نے کوئی تلوار تمہارے نبی پر آسمان سے نازل کی ہے اور وہ اونہون نے تجھے دی ہے کہ جس پر تو اوس تلوار کو نکالتا ہے تو اونہین شکست ہی دیدیتا ہے خالد نے کہا۔ نہین ایسی کوئی تلوار آسمان سے کبھی نہین اُتری جرجہ نے کہا۔ تو پہر تیرا نام سیف اللہ کیون ہوا ہے خالد نے کہا۔ اللہ تعالی نے ہم مین سے ایک نبی صلعم کو مبعوث کیا۔ مین اوس نبی کو ایک مدت تک جہٹلاتا رہا اور اس سے لڑا کیا۔ پہر اللہ تعالی نے مجھے ہدایت کی۔ اور مین نے اوس نبی کی اطاعت کی۔ پہر نبی نے مجھے سیف اللہ کا خطاب دیا۔ اور فرمایا۔ کہ تو

اللہ تعالی کی ایک تلوار ہے جو خدا تعالی نے مشرکین پر نکالی ہے اور مجھے تائید نصرت کی دعا دی۔ پھر جرجہ نے پوچھا کہ تو مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ خالد نے کہا اسلام یا جزیہ یا لڑائی۔ جرجہ نے کہا۔ کہ جو شخص اسلام لایا کرتا ہے اور تم مین شریک ہوتا ہے اوسکا تمہارے درمیان کیسا درجہ ہوتا ہے۔ خالد نے کہا اوسکا درجہ ہم مین ایسا ہوتا ہے کہ جیسا کہ خود ہم مین سے کسی کا ہوتا ہے۔ جرجہ نے پوچھا کہا اجر آخرت بھی اوسی طرح تمہارے برابر ملتا ہے۔ خالد نے کہا بلکہ بڑھکر کیونکہ ہم نے تو نبی کی تبعیت اوسوقت تک کی تھی کہ جب وہ زندہ تھے اور ہمین غیب کی خبرین بتاتے اور ہم اونکی ذات بابرکات سے عجائبات اور آیات قدرت معائنہ کرتے تھے۔ اور سچ یہ ہے کہ جس نے وہ باتین دیکھین جو ہم نے دیکھی ہین اور جس نے وہ باتین سنین جو ہم نے اون سے سنی ہین تو ضرور ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیگا۔ مگر تم لوگون نے اونکی باتین ہماری طرح دیکھی اور سنی نہین ہین۔ اگر آپ لوگ سچے دل سے اون کے دین مین داخل ہون گے تو ہم سے بڑھکر اور افضل ہون گے۔ یہ سن کر جرجہ نے اپنی ڈھال پھیری۔ اور خالد کی طرف کو پھر آیا۔ اور اسلام لے آیا خالد نے اوسے اسلام کی باتین بتائین۔ اور اوس نے غسل کر کے دو رکعتین پڑھین۔ پھر خالد کے ساتھ نکلا۔ اور رومیون سے لڑا۔

۱۲۲ گھسان کی لڑائی اور آخرکار مسلمانون کی فتح

پھر رومیون نے مسلمانون پر ایسا حملہ کیا۔ کہ اون کو اپنی جگہ سے ہٹکر مورچون مین پناہ لینا پڑی۔ لوگ جو پیچھے ہٹے تھے ان پر عکرمہ اور اون کے چچا حارث بن ہشام مہیا تھے۔ عکرمہ نے کہا مین تو وہ شخص ہون کہ رسول اللہ کے ساتھ ہر جگہ لڑا ہون۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ مین آج بھاگ جاؤن۔ پھر بلند آواز

سے پکار کر کہا۔ کون شخص ہے جو مرنے مارنے پر میرے ساتھ بیعت کرتا ہے۔ یہ سنتے ہی حارث بن ہشام اون کے چچا اور ضرار بن الازور چار سو اچھے اچھے مسلمانون اور شہسوارون کو لیکر نکلے اور اون سے مرنے مارنے پر بیعت کی۔ اور خالد کے خیمہ کے روبرو آکر لڑے۔ اور اگرچہ بہت ہی زخمی ہوگئے مگر میدان سے منہ نہ پھیرا۔ یہان لوگ اس وقت اسقدر زخمی ہوگئے تھے۔ کہ اونمین سے بہت لوگ تو مرگئے اور کچھ زخمون سے اچھے بھی ہوگئے۔

اور خالد اور جرجہ دشمنون سے نہایت ہی شدت سے لڑے۔ جنمین سے اخیر وقت شام کے قریب جرجہ مارے گئے۔

اس لڑائی مین لوگون نے ظہر اور عصر کی نماز صرف ایما اور اشارون سے پڑہی پھر رومیون مین تضعضع اور تزلزل شروع ہوگیا۔ اور خالد اونکے قلب مین گہس گئے۔ اور اون کے سوار پیادون کے درمیان پہونچ گئے۔ اس سے اونکے سوار بھاگ گئے۔ صرف پیادہ باقی رہگئے۔ جب مسلمانون نے دیکھا کہ رومیون کے سوار بھاگنے کا راستہ دیکھتے ہین تو اونہون نے اونکے لئے راستہ کھولدیا جس سے وہ متفرق ہوگئے۔ اور پیادہ کشت وخون کرنے لگے۔ اور پھر اپنی خندق مین گہس گئے مسلمان بھی اون کے پیچھے خندق مین دوڑ پڑے۔ اور جس قدر میدان جنگ مین قتل ہونیکے بعد اسی ہزار مقرنین اور چالیس ہزار مطلق (یا مقیدین) مین سے بچ رہے تھے وہ بھی خندق مین جا گرے۔ اور قیقار (یا قلیقلار) اور روم کے اشراف و اکابر نے (امن مانگنے کے واسطے) اپنی برانس (رومی لینی لوپیون) پر ہاتھ رکھے اور بیٹھ گئے۔ جنہین لباس پہنے ہوئے قتل کردیا گیا۔

اور خالد بھی خندق مین پہونچے۔ اور تدارک کے۔ واق مین جاکر فروکش ہوے۔

۱۲۳ عکرمہ اور انکے بیٹے عمرو کی شہادت اور عبداللہ بن الزبیر کی ایک روایت ابوسفیان کی نسبت

جب صبح ہوئی تو لوگ خالد کے پاس عکرمہ بن ابی جہل کو اور نیز اونکے بیٹے عمرو بن عکرمہ کو لائے۔ یہ دونو نہایت زخمی تھے خالد نے عکرمہ کا سر تو اپنی ران پر اور عمرو کا سر اپنی ساق پر رکھا۔ اور اون دونو کے چہرون پر ہاتھ پھیرا اور حلق مین پانی کے قطرے ٹپکائے۔ اور کہا کہ ابن حنتمہ کا خیال تھا کہ ہم شہید نہین ہونگے۔ مگر اللہ تعالے نے اونہین شہادت دیدی اس لڑائی مین مسلمان عورتین بھی تھین۔ اور اونہون نے بھی بڑی بڑی سخت کام کئے تھے

عبداللہ بن الزبیر کہتے ہین۔ کہ مین بھی جنگ یرموک مین اپنے والد ماجد کے ساتھ تھا اوسوقت مین اتنا چھوٹا تھا کہ لڑائی مین شامل نہین تھا۔ جسوقت خوب لڑائی ہو رہی تھی تو مین نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک ٹیلہ پر علیحدہ کھڑے ہوے ہین اور لڑتے نہین ہین۔ یہ دیکھکر مین سوار ہوا اور اونکی طرف گیا۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہان تو ابوسفیان بن حرب وغیرہ قریش کے وہ مشائخ کھڑے ہوے ہین جو فتح مکہ کے مہاجرین مین سے تھے۔ اونہون نے مجھے نادان بچہ جانکر کچھ اندیشہ و خوف نہین کیا۔ عبداللہ کہتے ہین کہ مین نے لوگون کو دیکھا جس وقت مسلمانون کے منہ پھرتے اور رومی اون پر غالب ہوتے تو کہتے تھے۔ کہ واہ وا بنی الاصفر ہی چاہیے اور جس وقت رومی پیچھے ہٹتے اور مسلمانون اون پر جاتے اور غالب ہوتے تو کہتے کہ افسوس بنی الاصفر۔ پھر اللہ تعالی کی عنایت سے رومیون کو شکست ہوگئی تو مین نے اس کا ذکر اپنے باپ سے کیا۔ وہ اسے سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے۔ خدا انہین غارت کرے یہ لوگ ہمارے تمہاری دشمنی سے ایسی باتین کرتے ہین۔ حالانکہ ہم تو اونکے واسطے رومیون سے بہتر ہین۔

اسی واقعہ یرموک مین ابوسفیان بن حرب کی آنکھ لڑائی مین جاتی رہی تھی۔ (چونکہ آنکھ کا جاتا رہنا یقینی طور پر ثابت ہوگیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوپر کی

روایت غالباً غلط ہو۔ اور یہ روایت ابوسفیان کے مخالفین کی ساختہ و پرداختہ ہو۔ علاوہ برین عبداللہ بن الزبیر بنی امیہ کے ایک بڑے بھاری دشمن ہین اسلئے اون کا بیان ایسے امور مین قابل اعتبار نہین ہو سکتا۔

۱۲۴ شکست کی خبر سن کر ہرقل کو اپنی حفاظت کرنا جس وقت کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی ہے اوس وقت ہرقل بادشاہ روم حمص مین تھا۔ یہ سنتے ہی اوس نے وہان سے فوراً کوچ کا حکم دیدیا۔ اور ایسے موقع سے کچھ دور جا کر پڑ گیا۔ کہ جہان سے حمص اوس کے اور مسلمانون کے درمیان ہو گیا۔ اور حمص پر ایک شخص کو اپنی طرف سے امیر مقرر کر دیا۔ اور ایسے ہی دمشق پر بھی ایک شخص کو بھیجدیا۔

۱۲۵ بعض شہدائے یرموک کے نام اس لڑائی مین مسلمانون کی طرف سے تین ہزار آدمی شہید ہوے تھے۔ انہین شہیدون مین عکرمہ اور اونکا بیٹا عمرو اور سلمۃ بن ہشام اور عمرو بن سعید اور ابان بن سعید اور جندب بن عمرو اور طفیل بن عمرو اور طلیب بن عمیر اور ہشام بن العاص اور عیاش بن ابی ربیعہ بھی تھے۔ اور انہین مین سعید بن الحارث بن قیس بن عدی السہمی جو مہاجرین حبش سے تھے شہید ہوے تھے۔ اور اسی مین نعیم بن عبداللہ النحام العدوی عدی قریش بھی مارے گئے تھے جو حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہوے تھے۔ اور اسی لڑائی مین نضیر بن الحارث بن علقمہ بھی شہید ہوے جو قدیم الاسلام و الہجرت تھے اور جو نضر کے بھائی تھے جو بدر مین بحالت کفر مارا گیا تھا اور اسی مین ابوالروم بن عمیر بن ہاشم العبدری جو مصعب بن عمیر کے بھائی تھے مارے گئے تھے۔ اور جو حبش کے مہاجرین مین سے تھے۔ اور احد کی لڑائی مین شریک ہوے تھے۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ یہ لوگ جنگ اجنادین مین مارے گئے تھے۔ واللہ اعلم۔

مثنی بن حارثہ کا حال عراق مین

۱۲۶ مثنی کی طرف ہرمز جادویہ کا آنا اور شہریران کا بادشاہ ہونا اور مثنی اور اوسکی مراسلت اور مثنی کا ہرمز کو شکست دینا۔

اب اودہر عراق مین مثنی بن حارثہ الشیبانی کا حال سنئے جب خالد بن الولید اونہین وداع کرکے اور اپنا لشکر لیکر شام کو روانہ ہوے۔ تو وہ حیرہ مین قیام پذیر ہوے۔ اور سرحدون پہ اپنی چوکی پہرہ مقرر کردے۔ اور جاسوسون کو چارون طرف روانہ کیا۔

خالد کی روانگی کو بہت عرصہ نہ گزرا تھا۔ کہ اہل فارس کی حکومت کا انتظام پھر درست ہوگیا۔ یعنی سنہ ۱۳ ہجری مین ہی شہریزان بن اروشیر بن شہریار بن شاپور بادشاہ ہوگیا۔ اور اوس نے مثنی کی طرف ہرمز جادویہ کی سپہ سالاری مین دس ہزار آدمی کا ایک لشکر عظیم روانہ کیا۔

مثنی بھی حیرہ سے اوسکی طرف نکلے انکی فوج کے دونو بازون پر اون کے دونو بھائی معنی اور مسعود تھے حیرہ سے نکل کر اونہون نے بابل مین قیام کیا۔ اور ہرمز اونکی طرف بڑہکر آیا۔ اسی مین شہریزان نے ایک خط مثنی کے نام لکہکر بھیجا۔ اور اوس مین لکہا۔ کہ مین نے فارس کے وحشی لوگون سے ایک لشکر مرتب کرکے تمہاری طرف بہیجا ہے۔ وہ مرغیون اور خنزیرون کے چرواہے ہین۔ مین تم سے لڑنے کے لئے شریفون کو نہین بلکہ ایسے رذیل لوگون کو بھیجتا ہون۔ اس کے جواب مین مثنی نے اوسے لکہا۔ کہ اس لکہنے مین تو دو حال سے خالی نہین یا تو تو بڑا مغرور ہے اگر ایسا ہے تو یہ بات تیرے لئے بری ہے اور ہمارے لئے اچھی ہے۔ اور یا تو جھوٹا ہے۔ اگر یہ بات ہے تو تو یاد رکھ کہ اللہ کے اور

اوس کے مخلوق کے نزدیک جھوٹ کے لحاظ سے بادشاہون کی بڑی فضیحت و رسوائی ہوا کرتی ہے۔ مگر ہماری تیرے اس عمل پر یہ رائے ہے۔ کہ تمکو ان لوگون کے بھیجنے سے بڑا نقصان پہونچے گا۔ الحمدللہ کہ تمھاری لڑائی بہرائی کا کام مرغیون کے اور خنزیرون کے پیروا ہون پر آن پڑا ہے (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمھاری حالت نہایت پست ہوگئی ہے) اس جواب کو دیکھکر فارس والے بھی بہت برا مانے۔

غرض ثنی اور ہرمز کا مقابلہ بابل مین ہوا۔ اور نہایت شدید لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی مین فارس والون کے پاس کا ایک ہاتھی مسلمانون کو بڑا دق کرتا اور اونہین پراگندہ کر رہا تھا۔ اسپر ثنی خود اوسکی طرف جھپٹے۔ اور اون کے ساتھ اور آدمی بھی گئے۔ اور جاکر اوس ہاتھی کو مار ڈالا۔ پھر فارس والے بھاگے۔ اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا اور مدائن تک مارتے اور قتل کرتے چلے گئے۔

اوسی وقت جبکہ ہرمز جادویہ کو شکست ہوئی ہے تو شہریزان بھی مرگیا اور فارس کی سلطنت کا کام پھر بگڑ گیا اور دجلہ سے اوس طرف کا تمام ملک ثنی کے قبضہ مین آگیا۔

۱۲۷ فارس پر دخت زنان کی حکومت ومعزولی پھر شاپور کی حکومت پھر آزرمی دخت کا شاپور زاد۔ فرخ زاد کو قتل کرکے بادشاہ ہونا

پھر فارس والے دخت زنان دختر کسری کے پاس جمع ہوے مگر ابھی اوس کے حکم احکام جاری بھی نہین ہوئے تھے کہ وہ معزول و مخلوع کردی گئی۔ اور شاپور بن شہریزان بادشاہ بنایا گیا۔ پھر جب یہ بادشاہ ہوگیا تو اوسکا وزیر اعظم اور کاریرداز کل فرخ زادبن بندوان مقرر ہوا۔ فرخ زاد نے شاپور سے کہا کہ آزرمیدخت دختر کسری کو میرے نکاح مین دیدے۔ اوس نے اسے منظور کیا

مگر جب آزرمی دخت نے سنا تو اوسکو نہایت غصہ آیا۔ اور اوس نے فوراً سیاوخش الرازی کو اپنے پاس بلایا۔ اور اوس سے اس امر کی شکایت کی۔ سیاوخش نے اوس سے کہا۔ کہ فرخ زاد سے لڑائی نہ کر۔ بلکہ اوس کو تو اپنے پاس بلا۔ جب وہ تیرے پاس آئے تو تو مجھے اطلاع کردے۔ اور سیاوخش متعہد ہوکر کمین مین بیٹھ گیا چنانچہ شادی کے سامان ہوے۔ اور عین نکاح کی شب کو فرخ زاد دلہن کے مکان کو آیا۔ اور آزرمی دخت کے مکان مین داخل ہوا۔ وہان سیاوخش کمین سے نکلا۔ اور اوسے مار ڈالا۔ پھر آزرمی دخت سیاوخش کو لیکر شاپور کے پاس گئی۔ اور اوسکو اوس کے مکان مین گھیر لیا۔ اور پکڑکر قتل کرڈالا۔ اور آزرمی دخت پوری بادشاہ ہوگئی۔

۱۲۸ شنے کا حضرت ابوبکر کے پاس آنا اور مدد کی درخواست کرنا اور حضرت ابوبکر کا عمر سے اوس کی وصیت کرنا۔

غرض فارس والے تو اپنے ان جھگڑون مین مشغول تھے۔ اونہین عربون کی روک کے لئے کچھہ مہلت نہ تھی۔ اور ہرمز شنے کو کچھہ عرصہ تک حضرت ابوبکر کی خبر نہ ملی۔ تو اونہون نے مسلمانون پر بجائے اپنے بشیر بن الخصاصیہ کو مقرر کیا۔ اور خود مدینہ کو حضرت ابوبکر کے پاس آئے۔ کہ اون سے مشرکین کا سارا حال بیان کرین۔ اور اون سے اس امر کی اجازت مانگین کہ جو لوگ مرتد ہوگئے تھے اور اب اونکا حال اچھا ہوگیا ہے اور اونہون نے پوری پوری توبہ کرلی ہے۔ اونہین بھی اسلام کی اوس فوج مین بھرتی کرلین جو مشرکین سے لڑ رہی ہے۔ کیونکہ اون لوگون کو اورونکی بہ نسبت قتال کفار کی زیادہ خوشی معلوم ہوتی ہے۔ جب یہہ مدینہ کو آئے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر بیمار ہین۔ اور حالت نزع مین ہین۔ تو اونہون نے جاکر ابوبکر سے یہ حال بیان کیا۔ ابوبکر نے عمر کو بلایا۔ اور اون سے کہا۔ مین جانتا ہون کہ آج مین

مرجاؤنگا۔ اگر مین مرجاؤن تو تم میری موت کی کچھ پروانہ کرنا۔ اور آج کی شام سے بھی پہلے تم مثنیٰ کے ساتھ جانے کے واسطے لوگون کو بلانا۔ اور میری موت کی مصیبت کو اللہ تعالےٰ کے مقابلہ مین بھلا دینا۔ اور خدا کا کام پورا کرنا۔ تم نے اوسوقت مجھے دیکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے کہ مین نے کیا کیا تھا۔ اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ رسول اللہ کی وفات سے بڑھکر مخلوق کے لئے کوئی صدمہ نہین ہوسکتا تو مثنیٰ کی اعانت مین کسی طرح تساہل نہ کرنا فوراً آج ہی اوس کے ساتھ فوج بھیجنے کا سامان شروع کردینا۔ اور جب اللہ تعالیٰ تم کو شام والون پر فتح دیدے۔ تو اوسوقت عراق والون کو عراق کی طرف بھیجدینا۔ کیونکہ وہ لوگ یہین کے لوگ ہین اور اوس جگہ کے کام کو بھی خوب جانتے ہین۔ اور اونہین کو فارس والون پر خوب جرأت حاصل ہے۔

یہ کہکر اوسی رات کو حضرت ابوبکر نے وفات پائی۔ تب حضرت عمر نے اونہین دفن کیا۔ اور مثنیٰ کے ساتھ جانے کے واسطے لوگون کو بلایا۔ اور کہا۔ کہ ابوبکر کو یہ خوب معلوم تھا۔ کہ مین خالد کی امارت کو پسند نہین کرتا ہون۔ اس لئے اونہون نے مجھے اپنی وصیت مین یہ تو کہا کہ خالد کے اصحاب کو مین شام سے عراق کو بھیجدون اور خالد کا کچھ ذکر نہ کیا۔

پھر حضرت ابوبکر کی وفات کی خبر آرزمی دخت کو پہونچی۔ یہان تک عراق کے وہ حالات ہین جو حضرت ابوبکر کے ایام حیات مین گزرے ہین۔ اس سے آیندہ جو واقعات ہین وہ اونکی وفات کے بعد ہوئے ہین۔

جنگ اجنادین

۱۲۹ جنگ اجنادین اور مسلمانون کی فتح اور جنگ اجنادین اور یرموک کی تاریخ

ابو جعفر الطبری نے اس جنگ اجنادین کو جنگ یرموک کے بعد بیان کیا ہے اور ابن اسحاق سے لیکر امرا کے اجتماع کا اور خالد بن الولید کے عراق سے شام کی طرف جانے کا حال اوسی طرح لکھا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور یہ کہا ہے کہ خالد مرج راہط سے بصری کی طرف گئے۔ اس مقام پر ابو عبیدۃ بن الجراح اور شرحبیل بن حسنہ اور یزید بن ابی سفیان پڑے ہوے تھے۔ جب وہان کے باشندون نے مسلمانون کو دیکھا تو جزیہ دینے پر اون سے صلح کرلی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر کی خلافت مین شام کا یہی شہر ہے جو اول فتح ہوا ہے۔ پھر وہان سے یہ سب اکٹھے ہوکر عمرو بن العاص کی مدد کے واسطے فلسطین کی طرف روانہ ہوے جو اوسوقت عربات مین مقیم تھے۔

اور رومی لوگ اجنادین یا اجنادین مین جمع ہوے۔ انکا سپہ سالار تدارق تھا جو ہرقل کا حقیقی بھائی تھا بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ اسوقت اہل روم کا سپہ سالار قیقلار تھا۔ اور اجنادین رملہ اور بیت جبرین علاقۂ فلسطین کے درمیان واقع ہے ادہر عمرو بن العاص نے سنا کہ مسلمان آتے ہین تو وہ اون سے ملنے کو روانہ ہوے اور سب آکر اجنادین مین خیمہ افگن ہوے۔ اور رومیون کے مقابلہ مین مورچہ جمادئے۔

پھر قیقلار نے ایک عربی شخص کو مسلمانون کے پاس بھیجا۔ کہ وہ چھپکر انکی خبر دریافت کرکے لائے۔ وہ یہان مسلمانون کے لشکر مین آیا۔ اور ایک رات اور ایک دن امنین رہا۔ پھر اوس کے پاس لوٹ آیا۔ قیقلار نے پوچھا کہ مسلمانونکا

کیا حال ہے۔ کہا مسلمان رات کو تمام رات خوف و اندیشہ مین مستغرق رہتے ہین اور دن کو جوان مرد شہسوار و بے باک ہوتے ہین۔ اونمین اگر کوئی بادشاہ کا بیٹا بھی چوری کرے تو بھی وہ اوس کا ہات کاٹ ڈالتے ہین۔ اور وہ زنا کرے تو اوسے سنگسار کر دیتے ہین اور اقامت حق اور عدل و انصاف کے مقابلہ مین وہ کسی کی پروا نہین کرتے ہین۔ قیقلار نے کہا کہ اگر تو سچ کہتا ہے تو ایسے لوگون سے لڑنے کی بجائے دنیا مین زمین کے اوپر رہنے سے زمین کے اندر گڑ جانا ہی بہتر نظر آتا ہے۔

پھر فریقین مین بروز شنبہ ۱۸ جمادی الاولی ۱۳ھ کو لڑائی ہوئی۔ اور مسلمانون کو فتح ہوئی۔ اور رومی شکست کھا کر بھاگے اور قیقلار اور تدارق مارے گئے۔

اور مسلمانون سے بھی بہت لوگ شہید ہوے۔ اون شہدا مین سے سلمہ بن ہشام بن المغیرہ اور ہبار بن الاسود اور نعیم بن عبداللہ النحام اور ہشام بن العاص بن وائل جسے کہتے ہین کہ یرموک مین مارا گیا تھا اور بھی بہت لوگ تھے۔

ابو جعفر نے بیان کیا ہے۔ کہ پھر ہرقل نے مسلمانون کے مقابلہ مین فوج جمع کی اور یرموک مین لڑائی ہوئی۔ اسی وقت اون کے پاس خبر آئی کہ حضرت ابوبکر نے وفات پائی۔ وہ اسوقت لڑ رہے تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ ابو عبیدہ بن الجراح امیر لشکر مقرر ہوے۔ یہ لڑائی رجب مین ہوئی تھی۔ اسی طرح سے اوسکا بیان ہے۔

۱۳۰ اجنادین کی لڑائی کے بعض شہدا کے نام اون لوگون مین سے جو اس لڑائی مین مارے گئے بعض کے نام یہ ہین ضرار بن الخطاب الفہری جنھین رسول اللہ کی صحبت کا شرف حاصل تھا۔ عمرو بن سعید بن العاص جو حبش کے مہاجرین مین سے تھے۔ اور جنہین بعض نے کہا ہے کہ یرموک مین مارے گئے تھے۔ فضل بن العباس جنھین بعض نے کہا ہے

کہ مرج الصفر مین مارے گئے تھے۔ اور بعض کہتے ہین کہ طاعون عمواس مین مرے تھے۔ طلیب بن عمیر بن وہب القرشی جنھین بعض کہتے ہین کہ یرموک مین مارے گئے تھے بیعہ بدر کی لڑائی مین موجود تھے۔ اور مہاجرین اولین مین سے تھے۔ عبداللہ بن ابی جہم القرشی العدوی جو فتح مکہ کے وقت اسلام لائے تھے۔ عبداللہ بن الزبیر بن عبدالمطلب جنھون نے معرکہ مین بہت رومیون کو قتل کیا تھا۔ انکی عمر اوس روز کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے کوئی تیس سال کی تھی۔ عبداللہ بن الطفیل الدوسی جن کا لقب ذوالنور تھا اور جو فضلائے صحابہ مین سے اور قدیم الاسلام تھے۔ اور جو ہجرت کر کے حبش کو بھی گئے تھے۔

بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اجنادین کی لڑائی ۱۵ھ مین ہوئی ہے۔ چنانچہ اس کا ذکر آیندہ آتا ہے انشاء اللہ تعالی۔

حضرت ابوبکر کی وفات

۱۳۱ حضرت ابوبکر کی وفات اور تجہیز و تکفین وغیرہ ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ کو بروز سہ شنبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی ہے۔ اسوقت آپکی عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی۔ اور یہی روایت صحیح ہے۔ کیونکہ لوگون نے اس باب مین اور اور بھی روایتین بیان کی ہین۔ اونہین ایک یہ ہے کہ یہودی نے چانولون مین اور بعض کہتے ہین کہ حریرہ مین جو ایک قسم کی تیلی پینے کی چیز ہوتی ہے زہر دیا تھا۔ یہہ چانول حضرت ابوبکر نے اور اون کے ساتھ حارث بن کلدہ نے کہائے تھے۔ کہاتے کہاتے حارث نے ہاتھ روک لیا اور ابوبکر سے کہنے لگے۔ کہ تم نے زہر ملا ہوا کہانا کہایا ہے۔ اور یہہ زہر ایسا ہے

جو ایک سال مین اثر کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک سال مین وہ دونو انتقال کر گئے اور بعض لوگ کہتے ہین (اور غالبًا یہی صحیح بھی ہے) کہ وہ ایک روز سردی کے دن مین نہائے تھے۔ اس سے اونکو بخار آگیا۔ اور پندرہ روز تک رہا کہ نماز کے واسطے بھی وہ اوسکی شدت کے باعث باہر تشریف نہین لاسکے۔ اور حضرت عمر کو اونہون نے نماز پڑہانے کے لئے حکم دیا۔ اسی مرض کے ایام مین لوگون نے اون سے کہا۔ کہ آپ کسی طبیب کو کیون نہین بلاتے۔ آپنے فرمایا۔ کہ میرے پاس وہ آیا تھا۔ اور کہہ گیا ہے کہ جو تیری مرضی ہے مین وہ ہی کرونگا۔ اس سے لوگ اونکا مطلب سمجھکر ساکت ہوگئے پہر آپ کا انتقال ہوگیا۔ اونکی خلافت کل دو سال تین مہینے دس روز رہی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ دو سال چار مہینے مین چار دن کم رہے تھے کہ آپنے وفات پائی۔ آپ کی پیدایش عام الفیل سے تین سال بعد ہوئی تھی ابوبکر نے وصیت کی تھی کہ اونہین اون کی بی بی اسمار بنت عمیس اور اون کا بیٹا عبدالرحمن غسل دے اور اون کے کفن مین دو کپڑے لگائے جائین اور ایک تیسرا کپڑا اور اون کے ساتھ مول لیکر شامل کردیا جائے جب اون سے لوگون نے کہا کہ پرانے کپڑون کی بجائے نئے کپڑے کیون نہ خریدے جائین تو کہا اَلْحَیُّ اَحوَجُ اِلَی الْجَدِیدِ مِنَ الْمَیِّتِ اِنَّمَا ھُوَ لِلْمِھْنَۃِ وَالصَّدِیدِ (زندہ مردے سے نئے کپڑے کا زیادہ حاجت مند ہے کفن تو صرف ریم و خون کے واسطے ہوا کرتا ہے۔)

حضرت ابوبکر رات مین دفن ہوئے تھے۔ اور نماز حضرت عمر بن الخطاب نے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین چار تکبیرون سے پڑہائی تھی۔ اور آپ کا جنازہ

اوسی تخت پر اٹھا کر لے گئے تھے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ اٹھایا گیا تھا۔ اور قبر مین آپ کو آپکے بیٹے عبدالرحمن اور عمر اور عثمان اور طلحہ نے اتارا تھا۔ اور آپکا سر نبی صلعم کے شانون کے پاس رکھا گیا اور قبر نبی صلعم کی قبر کے برابر لگی ہوئی بنائی گئی۔ اور جیسی قبر نبی صلعم کی مسطح تھی اوسی طرح مسطح آپ کی قبر بھی تیار کی گئی تھی۔

۱۳۲ حضرت عمر کا نوحہ کو منع کرنا اور حضرت ابوبکر کا حلیہ مبارک اور اونکے مان باپ اور اہل وعیال۔

جب حضرت ابوبکر کا انتقال ہوگیا تو بی بی عائشہ اون پر گریہ وزاری اور نوحہ کرنے لگین۔ حضرت عمر نے اونہین بکا سے منع کیا مگر اونہون نے کہنا نہ مانا۔ حضرت عمر نے ہشام بن الولید کو بھیجا۔ کہ گھر مین جاکر ابوقحافہ کی بیٹی کو میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ جاکر ام فروہ بنت ابی قحافہ کو لائے اور حضرت عمر نے اون کے کئی درّے لگائے۔ جب عورتون نے یہ حال سنا تو سب اِدہر اُدہر چلدین۔ اور رونا دہونا موقوف کردیا۔

حضرت ابوبکر نے مرتے وقت جو آخری الفاظ کہے تھے وہ یہ تھے تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْن (اے خدا تو مجھکو اپنی فرمانبرداری کی حالت مین دنیا سے اٹھالے۔ اور اپنے نیک بندون مین داخل کرلے)

حضرت ابوبکر کا رنگ گورا رخسارون پر گوشت کم خمیدہ پشت کہ جس سے اپنی چادر وہ نہین سنبھال سکتے تھے۔ اور چہرہ پر نہایت ہی کم گوشت تھا اور بدن دبلا تیلا ناک اونچی آنکھین اندر کو گھسی ہوئی تھین۔ اور مہندی اور وسمہ بالون کو لگایا کرتے تھے۔ جس وقت آپ کا انتقال ہوا ہے تو اوسوقت تک

آپ کے باپ ابو قحافہ مکہ مین بقید حیات موجود تھے۔

اون کا نام ابوبکر عبداللہ یا عتیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن النضر بن مالک تھا۔ اور آپ کا نسب نبی صلعم سے جاکر مرۃ بن کعب مین مل جاتا تھا اور آپ کی مان کا نام ام الخیر سلمی بنت صخر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم تھا۔

کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی نسبت فرمایا تھا انت عتیق من النار (تو آتش دوزخ سے عتیق یعنے آزاد ہے) اس سے اونہون نے اسی کو اپنا نام کر لیا تھا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اونہین عتیق (خوبصورت) اون کے حسن و جمال کے سبب سے کہتے تھے۔ اونکی مان قدیمی مسلمان تھین حضرت ابوبکر کے اسلام کے بعد اسلام لائی تھین۔ ابوبکر نے ایام جاہلیت مین قتیلہ بنت عبدالعزی بن عامر بن لوی سے نکاح کیا تھا اور اون کے پیٹ سے عبداللہ اور اسما اونکے دو بچے پیدا ہوے تھے۔ اور اونہین ایام جاہلیت مین ہی اونہون نے ام رومان سے بھی جن کا نام دعد بنت عامر بن عمیرۃ الکنانیہ تھا نکاح کیا تھا۔ ان کے بطن مبارک سے عبدالرحمن اور عائشہ پیدا ہوئے تھے۔ پھر اسلام کے زمانہ مین آپنے اسما بنت عمیس سے نکاح کیا تھا جو پہلے جعفر بن ابی طالب کی بی بی تھی۔ اس کے پیٹ سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوا۔ ایک اور عورت سے بھی آپنے اسلام کے ہی زمانہ مین نکاح کیا تھا اوس کا نام حبیبہ بنت خارجہ بن زید الانصاریہ تھا۔ اوس کے پیٹ سے حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد اونکی ایک بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئی تھی۔

حضرت ابوبکر کے قضات اور عمال اور کتاب

۱۳۳ ابوبکر کے عمال وغیرہ کے نام اور اونکی مہر اور ابو قحافہ کی موت۔

جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے ہین۔ تو ابو عبیدہ نے کہا۔ مین تمہارے واسطے مال کے کامون کا ذمہ دار ہون۔ حضرت عمر نے کہا۔ مین آپکے واسطے قضا کا کام کرونگا۔ کہتے ہین کہ حضرت عمر کے پاس سال بھر تک کوئی بھی مقدمہ لیکر نہ آیا۔ حضرت ابوبکر کی تحریر کا کام علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت اور عثمان بن عفان کیا کرتے تھے۔ اور یہ ہی نہ تھا بلکہ جو موجود ہوتا وہ لکھنے پڑھنے کا کام کر دیتا تھا۔ اون کے عاملون مین سے مکہ پر اون کے عامل عتاب بن اسید تھے اور جس روز کہ ابوبکر کا انتقال ہوا ہے اوسی روز اونکا بھی انتقال ہوگیا تھا۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ وہ بعد مین مرے ہین۔ اور طائف پر عثمان بن ابی العاص عامل تھے۔ اور صنعا پر مہاجر بن ابی امیہ اور حضرموت پر زیاد بن لبید الانصاری اور خولان پر یعلی بن منیا اور زبید اور رمع پر ابو موسی عامل تھے۔ اور جند پر معاذ بن جبل تھے۔ اور بحرین پر علاء بن الحضرمی عامل تھے۔ اور اونہون نے جریر بن عبداللہ کو نجران پر اور عبداللہ بن ثور کو جرش پر اور عیاض بن غنم کو دومۃ الجندل پر عامل کرکے بھیجا تھا۔ اور شام مین ابو عبیدہ اور شرجیل اور یزید اور عمرو تھے۔ اور یہ سب لشکرون کے سردار تھے۔ اور ان سب پر خالد بن الولید سپہ سالار تھے۔

حضرت ابوبکر کی انگوٹھی پر منقوش تھا نعم القادر اللہ آپکے بعد آپکے والد ماجد چھ مہینے کئی روز اور زندہ رہے پھر مر گئے۔ اسوقت اونکی عمر ستانوے برس کی تھی۔

ابوبکر کے بعض حالات اور اون کے مناقب

۱۳۴ رسول اللہ کا ابوبکر کی تعریف کرنا اور اونکی خلافت کی طرف اشارہ اور ابوبکر کا اپنا مال فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔

بعض لوگون کے نزدیک حضرت ابوبکر سب سے اول اسلام لائے ہین۔ مگر اسمین اختلاف ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے جس کسی کو اسلام کی دعوت کی اوس نے کچھہ نہ کچھہ اوس کے قبول کرنے مین تامل کیا۔ مگر ابوبکر نے اوسے بے تامل قبول کرلیا۔ اون کے مناقب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہین وہ بہت کثرت سے ہین۔ جیسے رسول اللہ نے اون کو جنت کی بشارت دی اور اونہین فرمایا کہ وہ آتش دوزخ سے آزاد ہین۔ اور بھی ایسی ہی کتنی باتین اون کے حق مین بیان فرمائے ہین جیسے اونکی خلافت کی طرف اشارہ کیا اور ایک عورت سے فرمایا۔ کہ اگر مین تجھے نہ ملون تو تو ابوبکر کے پاس آنا۔ اور ایسے ہی رسول اللہ نے فرمایا کہ تم لوگ ابوبکر و عمر وغیرہ جو لوگ ہین اونکی اقتدا کرنا۔ ابوبکر بدر احد اور خندق وغیرہ کی لڑائیون مین رسول اللہ کے ساتھہ رہے تھے۔ اور آپنے سات آدمیون کو مول لیکر آزاد کیا تھا جنمین سے ہر ایک کو کفار اون کے اسلام کے سبب سے ایذا دیتے تھے۔ اون کے نام یہ ہین بلالؓ۔ عامر بن فہیرہؓ۔ زنیرہؓ اور نہدیہؓ اور اونکا بیٹا اور ایک عورت بنی مؤمل کی اور ام عبیسؓ۔

جب وہ اسلام لائے ہین تو اون کے پاس چالیس ہزار درہم تھے اونہین سب کو اونہون نے اللہ کی راہ مین خرچ کردیا۔ اور بھی جو کچھہ تجارت سے پیدا کیا

وہ بھی سب فی سبیل اللہ خرچ کر ڈالا۔

۱۳۵ علی کا ابوبکر کو لڑائی سے روکنا اور ابوبکر کا مسلمانون پر اپنا مال خرچ کرنا اور تقسیم علی السویہ۔

جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے ہین تو اوس وقت تمام عرب مرتد ہوگیا تھا۔ اسوقت وہ اپنی تلوار نکالکر ذی القصہ کی طرف روانہ ہوے علی یہ سن کر اون کے پاس دوڑے آئے۔ اور اون کے اونٹ کی نکیل پکڑکر کہنے لگے۔ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین آپسے وہ بات کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی لڑائی مین آپسے فرمائے تھے۔ کہ تم اپنی تلوار میان مین کرلو۔ ایسا نہ کرو کہ ہم کو آپ کی جان کی طرف سے خوف واندیشہ پیدا ہو واللہ اگر تم پر کوئی آفت آگئی تو پھر اسلام کا انتظام درست نہ رہے گا۔ اسلئے حضرت ابوبکر لوٹ آئے اور فوج کو روانہ کر دیا۔

حضرت ابوبکر کا بیت المال سنح محلہ مین تھا۔ وہین وہ رہا کرتے تھے۔ پھر مدینہ مین چلے آئے تھے کسی نے اون سے کہا کہ تمہارے بیت المال پر ہم پہرہ مقرر کر دین۔ کہا نہین۔ اور پھر جس قدر اپنا خزانہ تھا وہ سب مسلمانون کے کام مین خرچ کر دیا۔ اوسمین ایک حبہ بھی باقی نہ رکھا۔ کہ اوسکو حراست وحفاظت کی حاجت پڑتی پھر جب وہ مدینہ مین چلے آئے۔ تو بیت المال اپنے مکان مین بنایا۔ انہین کی خلافت مین معدن بنی سلیم فتح ہوا ہے۔

حضرت ابوبکر کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی چیز تقسیم کرتے تو اون لوگون کو جو سابقین اولین مین سے تھے اوسی قدر دیتے جس قدر متاخرین فی الاسلام کو دیتے تھے۔ اور ایسے ہی عبد اور حر اور عورت و مرد کو حصہ برابر دیا کرتے تھے کسی نے

اون سے کہا کہ آپ اہل السبق کو علی قدر منازل حصہ مین زیادہ دیا کیجئے حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ وہ جو اسلام لائے ہین تو اللہ کے واسطے اسلام لائے ہین۔ اون کے اجر کا دینا تو خدا کو ضرور ہے۔ وہ آخرت مین اونہین پورا اجر دے گا۔ یہ دنیا اس لئے نہین ہے بلکہ اس مین بقدر کفایت ہی دینا چاہئے۔ اور بس۔

یہ بھی اونکا دستور تھا کہ وہ کپڑے مول لیا کرتے اور ایام سرما مین بیواؤن کو تقسیم کیا کرتے تھے۔

۱۳۶ ابوبکر کے بیت المال کا خالی ہونا اور اونکا محتاجون کی خدمت کرنا اور عایشہ کو تقسیم میراث کی وصیت اور نفقہ کا بچا ہوا بیت المال مین واپس دینا

جب حضرت ابوبکر کی وفات ہوگئی۔ تو حضرت عمر نے چند امینون کو جمع کیا۔ اور بیت المال کو جاکر کھولا۔ دیکھتے کیا ہین کہ وہان تو ایک دینار کے سوا جو کہین تھیلے مین سے گر پڑا تھا اور ایک حبہ بھی نہین ہے۔ یہ دیکھکر سب نے کہا کہ خدا تعالے اون پر رحم کرے۔

ابو صالح الغفاری کہتے ہین۔ کہ حضرت عمر ایک اندہی عورت کے یہان رات کو جایا کرتے کہ اوسکا کوئی کام ہو تو کردیا کرین۔ مگر جب کبھی یہ جاتے تو دیکھتے کہ وہان کوئی اور آیا ہے۔ اور جو اوس کے کام ہین وہ سب کر گیا ہے اس لئے ایک روز عمر وہان اوس شخص کے انتظار مین بیٹھے۔ کہ دیکھین ایسا کون ہے جو مجھ سے پہلے اس بے کس کا کام کر جاتا ہے۔ آخر کو معلوم ہوا کہ وہ ابوبکر ہین جو مخفی طور پر آتے ہین اور اوس کا کام کر جایا کرتے ہین۔ حالانکہ اسوقت وہ خلیفہ تھے

حضرت نے دیکھکر کہا۔ کہ اوہو یہ آپ ہی ہین جو مجھ سے بھی پہلے اوس کا کام کر جایا کرتے ہین۔

ابوبکر بن حفص بن عمر کہتے ہین کہ جب حضرت ابوبکر کے مرنے کا وقت قریب آیا تو بی بی عایشہ وہان آئین۔ ابوبکر حالت نزع مین تھے۔ اس لئے عائشہ نے یہ کسی کا شعر پڑہا۔

لعمرك ما يغني الثراء عن الفتى	اذا حشرجت يوما وضاق بها الصدر

تیری جان کی قسم ہے جس روز جان کسی کے گلے مین اٹکے اور سینہ مین دم رکنے لگے تو اوس روز کسی دنیا کی دولت ثروت کچھ فایدہ نہین

ابوبکر نے سن کر عائشہ کی طرف غضب کی نگاہ سے دیکھا۔ اور پھر کہنے لگے۔ یہ بات تو نہین مگر موت کی سختی ہے جسکا آنا برحق ہے۔ یہ وہی چیز ہے کہ نفس تو جس سے گریز کیا کرتا تھا اور بی بی عائشہ سے کہا کہ مین نے تم کو ایک باغ دیا ہے۔ جسکی نسبت میرے دل مین ایک خیال ہے۔ اوسے تم میراث کرنا یعنی بہن بہائیون مین تقسیم کر لینا۔ چنانچہ بی بی عائشہ نے اوسے تقسیم کر لیا۔ پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ وہ دونو تمہارے بھائی اور وہ دونو تمہاری بہنین ہین۔ عایشہ کہتی ہین مین نے کہا دوسری بہن کون ہے وہ تو ایک سما ہی ہے کہا وہ دوسری خارجہ کی بیٹی کے پیٹ مین کی (جو ابوبکر کی بی بی تھین) اور اوسوقت حاملہ تھین۔ اون کے پیٹ سے ابوبکر کی موت کے بعد اون کی بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئی۔

ابوبکر نے بی بی عائشہ سے کہا۔ کہ جب سے ہم مسلمانون کے حاکم ہوے ہین ہم نے اون کے دینار و درہم سے صرف غریبون کا سا کہانا اور موٹا جھوٹا کپڑا تو لیا ہے اور کچھ نہین لیا۔ مسلمانون کے خراج سے ہمارے پاس صرف یہ غلام

اور یہ اونٹ اور یہ پرانی چادر ہے۔ جب مین مرجاؤن تو ان سب کو عمر کے پاس پہونچا دینا۔ پھر جب اونکا انتقال ہوگیا۔ تو بی بی عایشہ کہتی ہین کہ مین نے یہ تینون چیزین اون کے پاس بھیجدین۔ جب حضرت عمر نے دیکھا تو آنکھون مین آنسو بھر لائے اور ایسے روئے کہ گویا زمین تک اون کے آنسو پہونچ گئے۔ اور کہنے لگے اللہ تعالی ابوبکر پر رحم کرے۔ اونہون نے اون لوگون کو تھکا دیا جو اون کے بعد رہ گئے ہین۔ اور یہ بات اونہون نے کتنے ہی بار کہی (یعنے اون کے برابر کون ایسا ہے جو ایسا زاہد و متقی ہوگا) اور حکم دیا کہ اسے لے لین۔ اس پر عبدالرحمن بن عوف نے کہا سبحان اللہ اے عمر تم ابوبکر کے عیال سے ایک غلام اور ایک پانی کا اونٹ اور ایک گھسی ہوئی چادر بھی چھینے لیتے ہو۔ جسکی قیمت پانچ درہم ہون گے۔ کیا اچھا ہوتا جو آپ انہین اونہین کو واپس کر دیتے۔ حضرت عمر نے کہا۔ نہین۔ واللہ جس نے محمد کو رسول کر کے بھیجا ہے۔ میری حکومت کے زمانہ مین تو ایسا کبھی نہین ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو ابوبکر بھی اوس کے بوجھ سے بری نہین ہوسکین گے۔ اور میری گردن پر بھی اوسکا وبال رہے گا۔ حالانکہ ابوبکر کہہ گئے ہین۔ کہ جو کچھ بیت المال سے اون کے نفقہ کے واسطے لیا گیا ہے اونکی وفات کے بعد وہ سب واپس کر دیا جاوے۔

۱۳۷ ابوبکر کی بی بی کی خواہش زیور کے لئے اور اون کا نفقہ کم کیا جانا۔

کہتے ہین۔ کہ ایک مرتبہ ابوبکر کی بی بی کا زیور کے لئے دل چاہا اور اون سے اوس کی درخواست کی۔ ابوبکر نے کہا ہمارے پاس تو دولت نہین جس سے ہم زیور خریدین اونکی بی بی بولین۔ کہ مین اوس نفقہ سے جو ہمین ملتا ہے کچھ دنون مین اتنا

بچالون گی کہ اوس سے مین کچھہ زیور خرید سکون - ابوبکر نے کہا - اچھا بچاؤ - چنانچہ اونہون نے بچانا شروع کیا - اور ایک عرصہ دراز مین کچھہ خفیف رقم بچالی - پھر جب اونہون نے اوسکی اطلاع ابوبکر کو دی کہ وہ اوس سے زیور خریدین ابوبکر نے وہ رقم لیلی اور اوسے بیت المال مین واپس کردیا اور کہا کہ یہ ہماری قوت سے فاضل بچ رہا ہے - اور پھر جسقدر دنون مین اونہون نے یہ رقم بچائی تھی اوسی حساب سے اونکا نفقہ کم کردیا - اور کہا کہ اتنا ہی کافی ہے - اور اپنی ملک سے جو پچھلا زیادہ خرچ ہوا تھا بطور تاوان کے بیت المال مین ادا کردیا - واللہ یہ ایسا تقوی ہے کہ اس سے بڑھکر ممکن نہین - اور جو اونہین مخلوق کی خلافت کے واسطے مقدم کیا تھا یہ حق بجانب تھا رضی اللہ عنہ وارضاہ

۱۳۸ حضرت ابوبکر کا بکریان چرانا اور دودہ دہونا اور تجارت چھوڑکر بیت المال سے نفقہ لینا اور اوسکا واپس کرنا

ابوبکر کا مکان سنح مین تھا جہان اونکی بی بی حبیبہ بنت خارجہ رہتی تھین - اسی جگھہ وہ خلافت کے بعد بھی چھہ مہینے تک رہی صبح کے وقت پاپیادہ اور کبھی کبھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر مدینہ کو آتے تھے اور یہان نماز لوگون کے ساتھ پڑھا کرتے تھے - اور پھر عشا کی نماز پڑھنے کے بعد سنح کو لوٹ جاتے تھے - اور جب کبھی وہ نہ ہوتے تو حضرت عمر نماز پڑھایا کرتے تھے

ابوبکر کی یہ عادت تھی کہ ہر روز صبح کے وقت بازار کو جاتے اور خرید و فروخت کیا کرتے تھے - اور کچھہ بکریان بھی اون کے پاس تھین - شام کو وہ اون کے مکان پر آجایا کرتی تھین - کبھی تو ایسا ہوتا کہ وہ خود اونہین باہر لیجایا کرتے تھے - اور کبھی کوئی چرواہا اونہین چرالایا کرتا تھا - اور وہ جہان رہتی تھین

وہان کی بکریان دوہا کرتے تھے - جب وہ خلیفہ ہوگئے تو ایک عورت نے کہا۔
وہ تو خلیفہ ہوگئے بھلا اب وہ کیون ہماری اونٹنیان دوہنے آئین گے حضرت
ابوبکر نے کہا ایسا نہین ہے بلکہ مین ضرور اوسی طرح دوہونگا جیسے ہمیشہ سے
دوہتا رہتا ہون - خلافت ملنے سے میری باتون مین کوئی تغیر نہ ہوگا - چنانچہ
اونہون نے ایسا ہی کیا اور اونٹنیان دوہتے ہی رہے -

پھر چھ مہینے کے بعد مدینہ کو چلے آئے - اور کہنے لگے کہ تجارت کے
ساتھ امور خلافت کا انتظام درست نہین رہ سکتا - اس کے لئے فرصت
درکار ہے - اور غور و فکر کی ضرورت ہے - اسواسطے تجارت سے دست کشی
اختیار کرلی - اور مسلمانون کے بیت المال سے اس قدر ہر روز خرچ لیلیا کرتے
کہ جو اون کے اور اون کے عیال کے واسطے کافی ہوتا - اور حج اور عمرہ اوس سے
ہوجاتا - ان کے لئے جو مسلمانون نے نفقہ مقرر کردیا تھا اوسکی تعداد سالانہ
چھ ہزار درہم تھی - مگر ایک قول یہ ہے کہ جتنا اون کے لئے کافی ہوا اوسقدر
دینا تجویز کیا تھا -

پھر جب انکی موت کا وقت قریب ہوا - تو اونہون نے وصیت کی کہ
اونکی زمین فروخت کردیجائے اور اوسکی قیمت بیت المال مین اوس روپیہ کے
عوض داخل کردیجائے جو اونہون نے مسلمانون کے مال سے لیا ہے -

یہی اول والی ہین - کہ جن کیلئے دنیا مین رعایا نے نفقہ مقرر کیا ہے
اور یہی پہلے خلیفہ ہین کہ جن کے باپ اونکے خلیفہ ہونیکے وقت زندہ تھے -
اور یہی پہلے شخص ہین کہ جنہون نے مصحف القران کا نام مصحف رکھا ہے -

اور یہی اول شخص ہین جو خلیفہ کے لقب سے ملقب ہوے ہین۔

حضرت ابوبکر کا حضرت عمر بن الخطاب کو خلیفہ کرنا

۱۳۹ عبدالرحمن اور عثمان کے مشورہ سے حضرت ابوبکر کا خلافت کے لئے حضرت عمر کو منتخب کرنا

جب حضرت ابوبکر کو معلوم ہوا۔ کہ اب موت کا وقت آگیا۔ تو اونہون نے عبدالرحمن بن عوف کو بلایا۔ اور پوچھا کہ عمر تمھاری رائے مین کیسے شخص ہین۔ اونہون نے کہا وہ اوس سے بھی بہتر ہین کہ جس قدر آپ اونہین اچھا سمجھتے ہین مگر اتنا ضرور ہے کہ اونکی مزاج مین غلظت اور سختی ہے۔ ابوبکر نے کہا۔ کہ یہ بات اسوجہ سے ہی کہ مین رقیق القلب ہون۔ اگر وہ خلیفہ ہوجائین گے تو یہ سختی جو اون کے مزاج مین اب دیکھی جاتی ہے اوسے وہ بہت کچھ ترک کردین گے۔ اور مین بھی اسے جان گیا ہون۔ کیونکہ جب کبھی مین کسی شخص پر غصہ ہوتا تو وہ مجھے اوس کی طرف سے نرمی کے لئے کہتے۔ اور جب مین نرم پڑجاتا تھا تو وہ مجھے سختی کی طرف مائل کرتے تھے پھر اونہون نے عثمان بن عفان کو بلایا۔ اور اون سے بھی پوچھا کہ عمر کیسے آدمی ہین۔ اونہون نے کہا۔ کہ اونکا باطن اون کے ظاہر سے اچھا ہے۔ اور ہمارے درمیان کوئی اون کے مثل نہین ہے۔ ابوبکر نے اون دونو سے کہا۔ کہ جو کچھ مین نے تم سے مشورہ لیا ہے اسکا حال کسی سے نہ کہنا اگر مین اس خلافت کے لئے عمر کو نہ منتخب کرتا تو عثمان کے سوا اور کوئی میرے نزدیک اس لایق نہ تھا۔ اور اون کے لئے بہتر تو یہی ہے کہ تمہارے کامونکا ذمہ وہ اپنے اوپر لین۔ اور مین بھی یہی چاہتا تھا کہ تمھارے کامون سے

الگ رہون۔ اور اونہین پچھلے لوگون مین جا ملون جو گزر گئے ہین۔

پہر طلحہ بن عبید اللہ حضرت ابو بکر کے پاس آئے۔ اور کہا کہ آپ نے مخلوق پر عمر کو اپنا خلیفہ کیا ہے۔ آپ خوب جانتے ہین کہ وہ لوگون پر کیسی سختی کرتے ہین حال آنکہ آپ اسوقت موجود ہین۔ لیکن اوسوقت کہ آپ نہ ہون گے خدا جانے وہ لوگون سے کیسے پیش آئین گے۔ آپ جب اپنے پروردگار کے پاس جائین گے تو وہ آپ کی رعیت کا آپ سے جواب طلب کریگا۔ کہ کیسے اون پر آپ خلیفہ کر گئے ہین یہ سنتے ہی ابو بکر نے کہا مجھے بٹہاؤ۔ لوگون نے اونہین جلدی سے بٹہایا۔ تب اونہون نے طلحہ سے کہا کہ تو مجھے اس کام مین خدا سے ڈراتا ہے جب مین اپنے پروردگار کے پاس جاؤن گا۔ اور وہ مجھ سے پوچھے گا تو مین کہونگا کہ مین نے تیری مخلوق پر ایسے شخص کو خلیفہ کیا ہے جو تیری مخلوق مین سب سے بہتر ہے۔

۴۰ ابو بکر کا عثمان کے ہاتھ سے عہد نامہ خلافت عمر کے لئے لکھوانا اور جلسہ عام مین اوسے پڑہوانا۔

پہر حضرت ابو بکر نے عثمان بن عفان کو خلوت مین بلایا۔ کہ وہ اون کے ہاتھ سے عہد نامہ خلافت لکھوائین۔ اور اون سے کہا لکھو

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما عھد ابو بکر بن ابی قحافہ الی المسلمین اما بعد (یہ وہ عہد نامہ ہے جو ابو بکر بن ابی قحافہ نے لکھا کہ مسلمانون کی طرف جاری کیا ہے۔ بعد حمد و ثنا کے جاننا چاہئے) اتنا کہا تھا کہ ابو بکر بیہوش ہو گئے عثمان نے اس کے بعد خود یہ الفاظ لکھ لئے فانی قد استخلفت علیکم عمر بن الخطاب ولم آلکم خیرا (مین نے تمھارے اوپر عمر بن الخطاب کو خلیفہ

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

مقرر کیا ہے۔ اور جہان تک مجھ سے ہو سکا مین نے اسمین تمھاری بھلائی مین کوتاہی نہین کی۔) پھر حضرت ابوبکر کو افاقہ ہوا۔ تو عثمان سے کہا پڑھو تم نے کیا لکھا۔ عثمان نے یہہ سب عبارت جو اونہون نے بتائی تھی اور جو اونہون نے خود لکھی تھی پڑھکر اونہین سنائی حضرت ابوبکر نے سن کر تکبیر کہی۔ اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ تمہین اس بات کا خیال ہوا کہ اگر مین اس بیہوشی مین مرجاؤن تو لوگ پیچھے اختلاف مین نہ پڑجائین۔ عثمان نے کہا ہان یہی بات ہے۔ اسی اندیشہ سے مین نے جو مطلب کہ آپ کا تھا اوسے لکھہ لیا تھا۔ ابوبکر نے کہا جزاك الله خيرا عن الاسلام واهله (خدا تمہین اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزاء نیک عطا فرمائے) جب یہ عہدنامہ خلافت لکھا گیا۔ تو اونہون نے حکم دیا۔ کہ اوسے عام لوگون کے سامنے پڑھکر سنائین۔ اور لوگون کو اکٹھا کرا کر اپنے ایک مولی کے ہاتھہ یہہ عہدنامہ باہر بھیجا۔ حضرت عمر بھی اسکے ساتھہ تھے۔ اور لوگون سے کہتے جاتے تھے خاموش خاموش خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنو۔ اونہون نے تمھاری نصیحت اور بہبود مین جو کرنا تھا اوسمین کوئی بات باقی نہین رکھی ہے جب لوگ خاموش ہوگئے۔ اور یہ نوشتہ اون کے روبرو پڑھا گیا۔ تو اونہون نے علی العموم کہا۔ کہ ہم نے سنا اور اوسے تسلیم کیا۔ اور بدل وجان اوسکی اطاعت کے رضامند ہین۔ اسوقت ابوبکر بھی اوپر سے اونہین دیکھتے جاتے تھے۔ اور پوچھتے تھے کہ جسے مین نے خلیفہ کیا ہے تم اوس سے خوش ہو کہ نہین مین نے تم پر کسی اپنے رشتہ دار کو خلیفہ نہین کیا ہے۔ بلکہ عمر کو خلیفہ کیا ہے۔ اوسکی بات سنو اور اوسکی اطاعت کرو۔ کیونکہ واللہ مین نے نہایت غور و فکر کے

بعد اونکی خلافت کی نسبت رائے قائم کی ہے اور تمہاری بہلائی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے - یہ سن کر سب نے کہا - ہم نے سنا اور سادے بسر و چشم منظور کیا -

۱۴۱ حضرت ابوبکر کی آخری وصایا حضرت عمر کو پھر حضرت ابوبکر نے عمر کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ مین نے تم کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خلیفہ کیا ہے اور اونہین وصیتین کین - پھر کہا عمر اللہ کے حق کچھ تو رات کے وقت مین ہین جو دن مین ادا نہین ہو سکتے اور کچھ رات مین ہین جو دن مین ادا نہین ہو سکتے - اور خدا تعالی نافلہ کو اوسوقت تک قبول نہین کرتا جب تک کہ تم فریضہ پورا پورا ادا نہ کر لو - کیا تم نے یہ بات نہین دیکھی کہ پلہ اونہین کے بھاری ہوتے ہین جنکے پلہ حق کی اتباع کی وجہ سے قیامت کے دن بھاری رہین - ان پلون کا بھاری رکھنا ہر شخص کے اپنی ذات پر منحصر ہے - اگر وہ چاہے گا تو وہ بھاری رہین گے اور میزان کا یہ حق ہے کہ جس پلہ مین حق رکھا جائے وہ پلہ ضرور بھاری رہے اور عمر تم نے یہ بات نہین دیکھی کہ اونہین کے پلہ ہلکے ہوتے ہین جن کے پلہ باطل کی پیروی کے باعث قیامت کے دن ہلکے رہین - اور اونکا ہلکا رکھنا اونہین کی ذات خاص پر موقوف ہے - وہ ہی چاہین تو اوسے ہلکا کر دین گے - اور میزان کا یہ حق ہے - کہ جس پلہ مین باطل رکھا جائے وہ پلہ ضرور ہلکا رہے - عمر کیا تمنے یہ نہین دیکھا کہ آیت رضا اور نرمی کے ساتھ آئی شدت اور سختی ضرور نازل ہوئی ہے تاکہ مومن راغب اور راہب رہے - نہ تو کوئی ایسی چیز کی طرف رغبت کرے کہ جسمین وہ خدا سے اوس چیز کی تمنا کرے جو اوس کے لئے نہین ہے - اور نہ

ایسے اندیشہ کا خوف رکھے۔ کہ جس مین وہ اپنے ہی ہاتون سے جاگرے۔ عمر کیا تم نہین جانتے کہ جس وقت اللہ تعالی نے اہل نار کا ذکر کیا تو اونکا بہت بری طرح ذکر کیا ہے۔ اسی لئے جب مین اونہین یاد کرتا تھا تو کہا کرتا تھا کہ خدایا تو مجھے اون مین سے نہ کرنا۔ اور جب خدا نے اہل جنت کا ذکر کیا ہے تو اونکا ذکر بہت ہی اچھی طرح کیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالی نے اون کی برائیان معاف کردی ہین اس لئے جب مین اونہین یاد کرتا تو مین کہتا تھا کہ میرے اعمال اس لایق کہان ہین جو مین اونہین سے ہوسکون۔ عمر اگر تم میری وصیتون کو یاد رکھوگے تو وہ چھپی ہوئی چیز جسے موت کہتے ہین جب آئے گی تو تمہارے اس موجودہ زندگی سے کہین بہتر اور راحت معلوم ہوگی۔ اور اوسے تم کسی طرح سے روک نہین سکتے ہو۔ اسکے بعد حضرت ابوبکر کا انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جلد ششم مین حضرت عمر کی خلافت کا حال ہے

HYDERABAD STATE LIBRARY